


اسلامی قوانین کا شہرۂ آفاق اور مایۂ ناز مجموعہ

٦

فتاویٰ عالمگیریہ

تالیف

toobaa-elibrary.blogspot.com

اہتمام

سلطان ابو المظفر محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ

نگرانی

الشیخ نظام الدین برہانپوری رحمۃ اللہ علیہ صدر مجلس علماء

معاونِ نظرِ ثانی

حضرت شاہ عبد الرحیم والد حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہما اللہ

عربی متن مع اردو ترجمہ نمبروار احکام کے ساتھ

پیشکش: مجلس منتظمہ اشاعتِ فتاویٰ عالمگیریہ

29
Acc.




Picosmos

toobaa-elibrary.blogspot.com

جلد ۶

(جملہ حقوق بحق ناشر و مترجم محفوظ ہیں)

فتاویٰ عالمگیریہ مترجم

اُردو مع عربی نمبردار احکام کے ساتھ

مترجم ———— حضرت مولٰنا ابو السعید محمد صادق بن حافظ قادری

نظرثانی ———— اراکین مجلس منتظمہ و ممتاز علماء کرام و مفتیان عظام

کتابت ———— خوشنویس راجہ غلام رسُول صاحب بھونہ شریف، ضلع گجرات

کاغذ ———— اعلیٰ سفید

طباعت ———— عکسی

تاریخ اشاعت ———— رجب المرجب ۱۴۰۴ھ بمطابق اپریل ۱۹۸۴ء

مطبع ———— المکتبۃ پریس، شارع فاطمہ جناح، لاہور

ناشر ———— ناظم مجلس منتظمہ اشاعت فتاویٰ عالمگیریہ

طبع شدہ کی قیمتیں علاوہ محصول ڈاک

(جلد ۱) طہارت کی بحث، عنوانات ۹۶، احکام ۱۳۳۶، قیمت ۳۰.۰۰ (جلد ۲) نماز کی بحث، عنوانات ۱۲۳، احکام ۲۶۱۹، قیمت ۷۰.۰۰

(جلد ۳) زکوٰۃ کی بحث، " ۳۲، " ۵۲۱، " ۱۷.۰۰ (جلد ۴) روزہ کی بحث، " ۲۹، " ۵۱۰، " ۱۷.۰۰

(جلد ۵) حج کی بحث، " ۴۳، " ۱۰۱۹، " ۵۰.۰۰ (جلد ۱۲) حدود کی بحث، " ۳۰، " ۸۵۵، " ۳۸.۰۰

(جلد ۱۳) احکام المرتدین، " ۱۳، " ۳۹۰، " ۳۰.۰۰ (جلد ۱۵) جنایات یعنی قصاص و دیت کی بحث " ۱۹، " ۹۸۸، " ۴۶.۰۰

(۴۸) ذکر مصحف اور مسجد وغیرہ کے احکام ۲، " ۱۹۵، " ۱۲.۰۰ (۱۴۸) نذر، کھانے اور قبروں کی زیارت وغیرہ کے احکام ۱۳، ۴۴۴، " ۲۶.۰۰

(۶) نکاح، محرمات، ولی اور کفو کے احکام، عنوانات ۳۰، احکام ۵۰۷ (علمی شاہکار) تعارفی و سوانحی کتاب مجلد ———— ۲۲.۰۰

مذکورہ کتب کا ایک سیٹ، عنوانات ۴۱۷، احکام ۹۲۹۴، قیمت ۴۰۶.۰۰ روپے

سکولوں اور کالجوں کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ

محکمہ تعلیم سے منظور شدہ بموجب چٹھی نمبر 71-10-2 / 2-GM / 97009 / 96904 - ایجوکیشن ڈائریکٹر ریجن راولپنڈی پنجاب

" " " 71-4-13 / A.P.S.C / 2-M / 28386 / 28056 - ڈائریکٹر محکمہ تعلیم صوبہ سرحد

" " " 71-7-14 / 1974 / 19650 / 8-11 / F.P.U.B / E - ایجوکیشن ڈائریکٹر ریجن کراچی

" " " 72-12-13 / 33145 / 33035 / - ناظم تعلیمات حکومت آزاد کشمیر مظفر آباد

العارض: مولٰنا قربان حسین کمال آباد راولپنڈی معاون ناظم نشر و اشاعت مجلس منتظمہ اشاعت فتاویٰ عالمگیریہ، سہگل آباد ضلع جہلم

ملنے کا پتہ:- مولٰنا محمد صادق صاحب ناظم مجلس منتظمہ اشاعت فتاویٰ عالمگیریہ سہگل آباد ضلع جہلم - پاکستان

toobaa-elibrary.blogspot.com





فتاویٰ عالمگیریہ مترجم (عربی متن مع اردو ترجمہ نمبروار احکام کے ساتھ) کی اشاعت پر

اہل علم حضرات (۱۳۰ سے زائد) تبصروں کا خلاصہ

سلطنت مغلیہ کے درویش صفت سلطان، حافظ قرآن، عالم دین۔ محی الدین محمد اورنگزیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دور میں شیخ نظام الدین برہانپوری رحمۃ اللہ علیہ کی زیر نگرانی اور علماء ربانی کی عظیم جماعت کی وساطت سے مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی ضرورت کے پیش نظر فقہ اسلامی کی ترتیب کا جو سنہری کارنامہ

فتاویٰ عالمگیریہ

کے نام سے سرانجام دیا ہے وہ زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی اور اسلام کے تفصیلی احکام کا ایسا بے نظیر مجموعہ ہے جس سے امت محمدیہ ہر دور میں رہنمائی حاصل کر سکتی ہے اسلامی احکام کا یہ شہرۂ آفاق مجموعہ فقہ حنفی کا ایسا جامع، معتمد اور مستند فتاویٰ ہے کہ اس کا نام آتے ہی سب قیل و قال دھری رہ جاتی ہے۔

اس فتاویٰ کے متعلق ایک عرصہ سے یہ ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی کہ اس کا ترجمہ موجودہ سلیس اردو میں عمدہ طباعت کے ساتھ ہو۔ اللہ تعالیٰ عز برہانہ نے اس اہم اور مہتم بالشان کام کے لئے مجلس منتظمہ اشاعت فتاویٰ عالمگیریہ کو اپنے خصوصی فضل و کرم سے اس گرانمایہ خدمت کے آغاز کی توفیق عطا فرمائی۔ مجلس کے ناظم فاضل عالم محقق حضرت مولانا ابو السعید محمد صادق بن حافظ قادری رحمۃ اللہ علیہ نے دینی جذبہ کے عزم کے ساتھ کافی محنت، تندہی اور سعی سے اس عظیم کام کو شروع کیا ہے۔

انہوں نے دین کے انمول موتیوں کو نکھار نکھار کر پیش کرنے اور اس کی افادیت عام کرنے کے لئے ایک طرف عربی عبارت اور دوسری طرف سلیس اردو میں ترجمہ پیش کیا ہے۔ نمبروار عنوانات اور باحوالہ شقیں سونے پر سہاگہ ہیں۔ ترجمہ محتاط انداز میں اور عام فہم ہے۔ اور اردو ایسی شگفتہ ہے کہ یہ ترجمہ ایک علیحدہ کتاب میں بھی مفید ہو سکتا ہے۔ عربی اور اردو یکجا ہونے سے ائمہ مساجد اور اردو دان بھی ارباب ذوق فقہ کے تفصیلی مسائل خود معلوم کر سکتے ہیں۔ اور یہ کتاب تمام مسلمانوں کے لئے ہر لحاظ سے مفید ہے۔

اس اشاعت میں کاغذ اعلیٰ سفید، دیدہ زیب ٹائیٹل اور طباعت آفسٹ ہے۔ اور باایں ہمہ اس حسین و جمیل مرقع کی قیمت بھی مناسب رکھی گئی ہے۔

اس فتاویٰ کی ہمہ گیر مقبولیت تو پہلے ہی بین الاقوامی ہے اور اب مذکورہ خصوصیات کے ساتھ منظر عام پر آنے سے اس کی افادیت بھی عام ہو گئی ہے ہمیں امید ہے کہ اس نادر تحفہ سے ہزاروں، لاکھوں مسلمان فائدہ اٹھائیں گے ہمارے تعلیمی ادارے اور لائبریریاں مستفید ہوں گی۔ اور یہ اشاعت پاکستان کی جدید اسلامی مملکت کیلئے دلیل راہ ثابت ہو گی۔

مجلس منتظمہ اشاعت فتاویٰ عالمگیریہ کا یہ کام ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ یہ کوشش دنیائے علم اور دنیائے اسلام کی عظیم خدمت ہے۔ اس کی یہ محنت پوری قوم کے شکریہ اور حوصلہ افزائی کی مستحق ہے۔ اور یہ کوشش سعی مشکور کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ مترجم کو ہمت، فرصت، صحت اور اسباب بخشے۔ مجلس منتظمہ کو توفیق اور ذرائع مہیا کرے۔ اور جملہ رفقاء و معاونین کے لئے اس دینی خدمت کے صدقہ جاریہ کو شرف قبولیت عطا فرما کر سب کے لئے سعادت دارین کا ذریعہ بنا دے۔ آمین!





ناظم نشر و اشاعت مجلس منتظمہ اشاعت فتاویٰ عالمگیریہ

سہگل آباد، ضلع جہلم مغربی پاکستان

toobaa-elibrary.blogspot.com



فہرست فتاوی عالمگیری مترجم، حامل المتن، جلد ۶، کتاب النکاح

(ابواب ۱ تا ۵)

جس میں نکاح کی شرعی تفسیر، اس کی صفت، رکن، شرطیں اور احکام، جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتاہے اور جن سے نہیں، عقد نکاح کے لئے محرمات کے احکام، محرمات بالنسب، محرمات بالصہریت، محرمات بالرضاع، محرمات بالجمع جس میں اجنبیات کا جمع کرنا اور ذوات الارحام کا جمع کرنا، آزاد عورت پر یا اس کے ساتھ، باندیوں سے نکاح کرنا، وہ محرمات جن سے غیر کا حق متعلق ہو، محرمات بالشرک، محرمات بالملک، محرمات بالطلاق، ولی قرار پانے والوں، اور کفو قرار پانے والوں کے احکام کا بیان ہے۔

دفعات ۳۳۱ تا ۳۵۰، عنوانات ۲۰، تعداد شق ۵۰۷

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

تعداد شق نمبر	الباب الاوّل فی تفسیرہ شرعا وصفتہ ورکنہ وشرطہ وحکمہ	تفسیر النکاح	حوالہ
	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد سید المرسلین علی آلہ واصحابہ وعلی عباد اللہ الصالحین اجمعین، آمین **الجلد السادس، کتاب النکاح** ابواب ۱۱، دفعات ۳۳۱ تا ۳۷۳، عنوانات ۴۳ **الباب الاوّل فی تفسیرہ شرعا وصفتہ ورکنہ وشرطہ وحکمہ** دفعات ۳۳۱ تا ۳۳۵، عنوانات ۵، تعداد شق ۷		
۳۳۱	**تفسیر النکاح**	تعداد شق ۱	
۱	(اما تفسیرہ) فھو عقد یرد علی ملک المتعۃ قصدا		کذا فی الکنز

۱؎ حکم نمبر ۱/۱۰۸۲، ۱/۱۰۸۶ کے ابواب کے حواشی ملاحظہ ہوں۔ نیز کتاب النکاح کے یہ ابواب جن میں نکاح کی شرعی تفسیر، صفت، رکن، شرط، حکم، جن (الفاظ وغیرہ) سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اور جن سے منعقد نہیں قرار پاتا، کن عورتوں سے نکاح حرام ہے، نکاح کردینے کے لئے ولایت کا حق کسے ہے اور نکاح میں کفو قرار پانے کے احکام کا بیان ہے یہ بطور انتخاب ہیں جو کہ فتاوی عالمگیری، عربی کی بحث ۶ کتاب النکاح کے باب ۱ تا ۵ سے متعلق ہیں اور اردو مع عربی کی اس اشاعت میں بطور جلد ۶ اشاعت پذیر ہیں (مترجم)۔ ۲؎ یعنی معاہدہ نکاح، عورت سے قصداً حصول تمتع کی ملکیت کے لئے کیا جاتا ہے جس سے مرد اور عورت کا تعلق خاص جائز، اولاد کی نسب صحیح، باہمی حقوق و فرائض لازم اور متعلقہ اثرات مرتب قرار پاتے ہیں۔ اور قصداً کی قید سے ملکیت مثلاً باندی کا مالک ہونے کی بنا پر حصول تمتع کی ضمنی ملکیت، نکاح کی بحث سے خارج قرار پاتی ہے۔ اور درمختار وردالمحتار میں ہے کہ ایمان کی طرح نکاح کی مشروعیت عہد آدم علیہ السلام سے لیکر آخری شریعت تک حتی کہ جنت میں بھی کسی نہ کسی صورت میں باقی رکھی گئی ہے۔ معاہدہ نکاح، دینی و دنیوی ۱؎

toobaa-elibrary.blogspot.com

مجلس منتظمہ فتاوی عالمگیریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

سب تعریفیں اللہ تعالٰے کے لئے ہیں جو سب جہانوں کا رب ہے اور درود وسلام ہمارے سردار حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر، اُن کی آل پر، اِن کے اصحاب پر اور اللہ تعالٰے کے نیک بندوں پر، سب پر ہو۔ آمین۔

چھٹی جلد، نکاح کی بحث

ابواب ۱۱، دفعات ۳۳۱ تا ۳۷۳، عنوانات ۴۳

پہلا باب، نکاح کی شرعی تفسیر، اِسکی صفت، رکن، شرط اور حکم[۱]

دفعات ۳۳۱ تا ۳۳۵، عنوانات ۵، تعداد شق ۷۷

۳۳۱ نکاح کی تفسیر

اور اس میں ۱ شق ہے

۱ نکاح کی تفسیر یہ ہے کہ (شریعت میں) نکاح ایک ایسا عقد (یعنی معاہدہ) ہے جو قصداً ملک متعہ پر وارد ہوتا ہے[۲] — کنز

سے فوائد و مصالح کا حامل ہے۔ اسلامی شریعت میں اسکی ترغیب دی گئی ہے یہ ایک طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہونے کی بنا پر موجب ثواب قرار پاکر عبادات میں شامل ہے اور دوسری طرف زوجین میں ایک خاص قسم کے تعلق سے عائد شدہ حقوق و فرائض اور اثرات کی بنا پر معاملات میں شامل ہے۔ اسکی یہ حیثیت ذوجہتین ہے اور اسی لئے نکاح کی بحث، ارکانِ اسلام میں عبادات خالصہ یعنی طہارت و نماز، زکوٰۃ، روزہ، اور حج کی مباحث کے بعد اور (مذکورہ) بعض ترجیحات کی بنا پر، دیگر معاملات کی مباحث سے پہلے ہے اور لکھا ہے جس عورت سے عقد نکاح میں مانع شرعی نہ ہو اس سے عقدِ نکاح کی بنا پر، مرد کے لئے حصولِ تمتع حلال ہے الخ مفہوم فی الجملہ ملخصاً ماخوذ از درمختار و ردالمحتار مطبوعہ المکتبہ الماجدیہ کوئٹہ ج ۲ ص ۲۸۰، ص ۲۸۱۔ حکم نمبر ۳۲۵ اور ۴۲/۳۴۹ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات وشق نمبر	الباب الاول فی تفسیرہ شرعا وصفتہ ورکنہ وشرطہ وحکمہ — صفۃ النکاح ورکنہ وشروطہ	حوالہ
۳۳۲-	**صفۃ النکاح** تعداد شق ۱	
۱	(واما صفتہ) فہو انہ فی حالۃ الاعتدال سنۃ مؤکدۃ وحالۃ التوقان واجب وحالۃ خوف الجور مکروہ	کذا فی الاختیار شرح المختار
۳۳۳	**رُکن النکاح** تعداد شق ۲	
۱	(واما رکنہ) فالایجاب والقبول	کذا فی الکافی
۲	والایجاب ما یتلفظ بہ اولا من ایّ جانب کان والقبول جوابہ	ھکذا فی العنایۃ
۳۳۴	**شروط النکاح** تعداد شق ۶۳	
۱	(واما شروطہ) فمنہا العقل والبلوغ والحریۃ فی العاقد الا ان الاول شرط الانعقاد فلا ینعقد نکاح المجنون والصبی الذی لا یعقل والاخیران شرطا النفاذ فان نکاح الصبی العاقل یتوقف نفاذہ علی اجازۃ ولیہ	ھکذا فی البدائع
۲	(ومنہا) المحل القابل وھی المرأۃ التی احلہا الشرع بالنکاح	کذا فی النھایۃ
۳	(ومنہا) سماع کل من العاقدین کلام صاحبہ	ھکذا فی فتاوی قاضیخان
۴	ولو عقد النکاح بلفظ لا یفہمان کونہ نکاحا ینعقد ھو المختار	ھکذا فی مختار الفتاوی

۱ـ یعنی اگر نکاح کرنے والے شخص کو یہ خوف ہو کہ نکاح کے بعد، نکاح کے حقوق و فرائض کے احکام کی پابندی کرنے میں اس سے ظلم صادر ہوگا تو اس کے لئے نکاح کرنا مکروہ ہے (مترجم) ۲ـ حکم نمبر ۲/۳۳۳ نیز جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اسکے متعلق حکم نمبر ۳۳۶ ملاحظہ ہوں (مترجم) ۳ـ حکم نمبر ۱/۳۳۳ اور ۲۹/۳۳۴ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۴ـ نکاح کی (۱۱) شرطوں کے متعلق حکم نمبر ۶۳/۳۳۴ ملاحظہ ہوں (مترجم) ۵ـ جیسا کہ درمختار و ردالمحتار میں ہے اور ردالمحتار میں بحوالہ العنایہ لکھا ہے کہ عقد نکاح کا محل ایسی عورت ہے جس سے نکاح میں مانع شرعی نہ ہو لہٰذا مرد کا مرد سے نکاح، خنثیٰ سے نکاح، اور جنّیہ کا انسان سے نکاح اور محرمات ابدیہ سے نکاح خارج قرار پائے گا نیز بحوالہ الاشباہ علی السراجیہ لکھا ہے کہ بنی آدم اور جن میں اور انسان الماء میں اختلاف جنس کی بنا پر نکاح جائز نہیں قرار پاتا نیز لکھا ہے کہ مانع شرعی میں نسب کی وجہ سے نکاح حرام قرار پانا یا سبب کی وجہ سے مثلا حرمت مصاہرہ یا رضاعت کی وجہ سے نکاح حرام قرار پاتا ہے اور حیض و نفاس اور احرام اور ظہار قبل الکفارہ وطی حلال ہونے کے لئے مانع شرعی

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	پہلا باب، نکاح کی شرعی تفسیر، صفت، رکن، شرط اور حکم کے احکام — نکاح کی صفت، رکن اور شرطوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۲	**نکاح کی صفت** اور اس میں ۱ شق ہے	
۱	(ا) نکاح کی صفت یہ ہے کہ (انسان کیلئے) اعتدال کی حالت میں، نکاح کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ (ب) اور شہوت کی شدت کی حالت میں واجب ہے (ج) اور ظلم کے خوف کی حالت میں مکروہ ہے [۱]	اختیار
۳۳۳	**نکاح کا رکن** اور اس میں ۲ شقیں ہیں	
۱	اور نکاح کا رکن، ایجاب اور قبول کرنا ہے [۲]	کافی
۲	(عقد نکاح میں) ایجاب اس کلام کو کہتے ہیں جو پہلے بولا جائے (مرد کی طرف سے یا عورت کیطرف سے) جس جانب سے بھی ہو اور اس کے (مثبت) جواب کو قبول کرنا کہتے ہیں [۳]	عنایہ
۳۳۴	**نکاح کی شرطیں** اور اسمیں ۶۳ شقیں ہیں	
۱	نکاح کی (۱) شرطوں میں سے ایک یہ ہے کہ عقد نکاح کرنے والا عاقل[۱] ہو، بالغ ہو[۲] اور آزاد[۳] ہو البتہ پہلی شرط (یعنی عاقل ہونا) نکاح منعقد ہونے کی شرط ہے پس پاگل آدمی یا ایسا لڑکا جسے (نکاح کی) سوجھ بوجھ نہیں ہے نکاح کرے تو وہ نکاح منعقد نہیں ہوتا اور آخر کی دو شرطیں (یعنی بالغ اور آزاد ہونا) نکاح کے نفاذ کی شرطیں ہیں پس (نکاح کی) سوجھ بوجھ رکھنے والا (نابالغ) لڑکا نکاح کرے تو اس کا نفاذ اس کے ولی کی اجازت پر موقوف ہوگا [۴]	بدائع
۲	نکاح کی شرطوں میں سے ایک[۴] یہ ہے کہ محل (عقد) نکاح کے قابل ہو اور اس سے مراد یہ ہے کہ وہ عورت ایسی ہو جسے شریعت نے (اس سے) عقد نکاح کے لئے حلال قرار دیا ہو [۵]	نہایہ
۳	نکاح کی شرطوں میں سے ایک[۵] یہ ہے کہ عاقدین (یعنی عقد نکاح کرنے والا مرد اور عورت یا ان کا ولی یا وکیل) میں سے ہر ایک دوسرے کا کلام (یعنی ایجاب و قبول خود یا بذریعہ قاصد) سنے [۶]	قاضیخان
۴	اگر (نکاح میں ایجاب و قبول کے لئے) ان دونوں نے ایسے لفظ سے نکاح کیا کہ وہ دونوں (یعنی وہ مرد اور عورت) اس لفظ کا بمعنی نکاح ہونا نہیں سمجھتے (البتہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس لفظ سے نکاح ہو جاتا ہے	

ہیں عقد نکاح کا محل ہونے کے لئے مانع شرعی نہیں ہیں اور یہاں عقد نکاح کی محلیت کا بیان ہے۔ نیز ردالمحتار میں ہے کہ الاصح یہ ہے آدمی کا نکاح جنیہ سے اور بالعکس بنا بر اختلاف جنس صحیح نہیں قرار پاتا جیسا کہ دیگر حیوانات سے انسان کا نکاح صحیح نہیں قرار پاتا۔ مفہوم فی الجملہ ملخصاً ماخوذ از در مختار و ردالمحتار ج ۲ ص ۲۸۱، ص ۲۸۲۔ حکم نمبر ۱/۳۳۴ مع حاشیہ اور ۲/۳۴۷ کا حاشیہ ملاحظہ ہوں (مترجم)، [۶] حکم نمبر ۱، ۲۷، ۲۹، ۴۲ تا ۴۶/۳۳۴ مع حواشی نیز اسکی نظیر کے متعلق حکم نمبر ۱۱/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	الباب الاوّل، فی تفسیرہ شرعاً وصفتہ ورکنہ وشرطہ وحکمہ — شرط النکاح	حوالہ
٣٣٤-		
٥	(ومنها) الشهادة قال عامة العلماء انها شرط جواز النكاح	هكذا فى البدائع
٦	وشرط فى الشاهد اربعة امور الحرية والعقل والبلوغ والاسلام فلا ينعقد بحضرة العبيد ولافرق بين القن والمدبر والمكاتب ولا بحضرة المجانين والصبيان ولا بحضرة الكفار فى نكاح المسلمين	هكذا فى البحرالرائق
٧	ولوكان الزوج مسلما والمرأة ذمية فالنكاح ينعقد بشهادة الذميين سواء كانا موافقين لها فى الملة او مخالفين	كذا فى السراج الوهاج
٨	واسلام الشاهدين ليس بشرط فى نكاح الكافرين فينعقد نكاح الزوجين الكافرين بشهادة الكافرين سواء كانا موافقين لهما فى الملة او مخالفين	كذا فى البدائع
٩	ويصح بشهادة الفاسقين والاعميين	كذا فى فتاوى قاضيخان
١٠	وكذا بشهادة المحدودين فى القذف وان لم يتوبا	كذا فى البحرالرائق
١١	وكذا يصح بشهادة المحدود فى الزنا	كذا فى الخلاصة

؎١ جیساکہ درمختار ردالمختار میں ہے نیز ردالمختار میں ہے کہ یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ وہ عقد نکاح، تزویج یا نکاح کے لفظ سے ہو اور اگر وہ عقد نکاح (ان کے علاوہ) کنایۃ کے الفاظ سے ہو تو نکاح کی نیت یا قرینہ اور گواہوں کا یہ جاننا کہ یہ نکاح ہے، ضروری ہے۔ نیز ردالمختار میں بحوالہ الدرر لکھا ہے کہ ایجاب وقبول کے الفاظ کے معانی جاننا شرط نہیں ہے البتہ وہ جانتے ہوں کہ اس لفظ سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے اگرچہ وہ اس کا حقیقی معنے نہ جانتے ہوں اور بحوالہ الفتح لکھا ہے کہ اگر کسی عورت کو یہ تلقین کی گئی کہ وہ (نکاح کے لئے) عربی کے یہ الفاظ کہے کہ "زوجت نفسی" یعنی میں نے اپنا نکاح (فلاں سے) کیا حالانکہ وہ عربی کے اس فقرہ کا معنے نہیں جانتی اور مرد نے قبول کر لیا اور گواہ مذکورہ فقرہ کا معنے جانتے ہوں یا نہ وہ ایجاب وقبول صحیح قرار پائے گا۔ مفہوم ماخوذ از درمختار ردالمختار ج ٢ صفحہ ٢٩٠ وھکذا فی ص ٢٩٦ حکم نمبر ٧/٣٣٦ مع حاشیہ ملاحظہ ہو نیز اس کی نظیر کے متعلق حکم نمبر ٢٣/٣٣٤ مع حاشیہ ملاحظہ ہو اور "یہی حکم مختار ہے" کے فقرہ سے اس حکم میں اختلاف کی طرف اشارہ ہے لہٰذا احتیاطاً اعادہ انسب ہے اور "المختار" کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ٢ ب/٤٩٧ کے حاشیہ ترتیب الدلائل کی تفصیل کے ۵ ج میں (٣) کا ۱۲ ملاحظہ ہو۔ نیز حکم نمبر ١/٣٣٤ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ؎٢ نکاح کے گواہ اور گواہوں کے نصاب وغیرہ کے متعلق حکم نمبر ١٥،١ تا ١٥/٣٣٤ مع حواشی ملاحظہ ہوں۔ ردالمختار میں ہے کہ نکاح کے لئے گواہ کرنا، عقدِ نکاح کے لئے خاص ہے باقی عقود، بغیر گواہوں کے نافذ ہو جاتے ہیں البتہ ان میں گواہ کرنا بنا بر آیت مستحب ہے۔ نیز لکھا ہے کہ نکاح کے لئے وکیل بنانے پر گواہ کرنا شرط نہیں ہے البتہ اس پر گواہ کرنے کا فائدہ، اس سے انکار کی صورت میں ثبوت مہیا کرنے سے ہے۔ مفہوم ماخوذ از ردالمختار ج ٢ ص ٢٩٥ (مترجم) ؎٣ مدبر اور مکاتب

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	پہلا باب، نکاح کی شرعی تفسیر، صفت، رکن، شرط اور حکم کے احکام — نکاح کی شرطوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۴-	تو وہ نکاح منعقد قرار پائے گا یہی حکم مختار ہے [1]	مختار الفتاوی
۵	نکاح کی شرطوں میں سے ایک شرط (نکاح پر) گواہی کا ہونا ہے عام علماء کا قول یہی ہے کہ گواہی کا ہونا نکاح کے جائز قرار پانے کی شرط ہے [2]	بدائع
۶	(مسلمانوں کے نکاح کے) گواہ میں چار امور کا ہونا شرط ہے وہ آزاد ہو، عاقل ہو، بالغ ہو اور مسلمان ہو پس غلام کو گواہ بنانے سے نکاح منعقد نہ ہوگا اور اس میں کوئی فرق نہیں کہ وہ (محض) غلام ہو، مدبر ہو یا مکاتب ہو۔ اسی طرح پاگلوں اور لڑکوں کو گواہ بنانے سے نکاح منعقد نہ ہوگا [3]	بحر الرائق
۷	اگر (کسی نکاح کے انعقاد میں) خاوند مسلمان ہو اور عورت (اہل کتاب) ذمیہ ہو تو دو ذمی مردوں کی گواہی سے وہ نکاح منعقد قرار پائے گا خواہ وہ ذمی گواہ اس ذمیہ عورت کے ہم مذہب ہوں یا وہ اس کے مذہب کے خلاف مذہب پر ہوں [4]	سراج وہاج
۸	دو کافروں (یعنی کافر زوجین) کے نکاح میں گواہوں کا مسلمان ہونا شرط نہیں ہے پس کافر زوجین کا نکاح دو کافر گواہوں کی گواہی سے منعقد قرار پائے گا خواہ وہ کافر گواہ، کافر زوجین کے ہم مذہب ہوں یا وہ ان کے مذہب کے خلاف مذہب پر ہوں [5]	بدائع
۹	نکاح (کا انعقاد) دو فاسقوں اور دو اندھوں کی گواہی سے صحیح قرار پاتا ہے [6]	قاضیخان
۱۰	اسی (مذکورہ حکم کی) طرح اِن دو گواہوں کی گواہی سے بھی نکاح (کا انعقاد) صحیح قرار پاتا ہے جن پر حدِ قذف لگی ہو خواہ انہوں نے توبہ نہ کی ہو [7]	بحر الرائق
۱۱	اسی (مذکورہ حکم کی) طرح جسے زنا کی حد لگی ہو اس کی گواہی سے بھی نکاح کا انعقاد صحیح قرار پاتا ہے [8]	خلاصہ

کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ۲/۲۲۲ کا حاشیہ نیز حکم نمبر ۳۴۰،۱۳۰۵/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہوں (مترجم)، [4] ذمی شخص کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ۷/۱۸۱ کا حاشیہ ملاحظہ ہو۔ نیز اس صورت کے متعلق ہدایہ مع بین السطور ہدایہ میں ہے کہ یہاں ذمیہ سے مراد ذمیہ کتابیہ ہے۔ ماخوذ از ہدایہ مع بین السطور ہدایہ ج ۲ ص۳۔ پس اس صورت میں بعض اہل کتاب ذمیہ کے علاوہ ذمیہ شامل نہ ہوگی۔ حکم نمبر ۳۴۵ ملاحظہ ہو۔ نیز اس صورت میں بعض اہل علم کے ہاں ذمیہ کتابیہ سے نکاح کے بعد اگر اس ذمیہ عورت نے وقوعِ نکاح سے انکار کیا اور وہ مسلمان مرد، نکاح کا مدعی ہوا تو ان مذکورہ گواہوں سے اس نکاح کا قائم رہنا ثابت قرار پائے گا لیکن اگر وہ ذمیہ کتابیہ عورت نکاح کی مدعیہ ہوئی اور اس مسلمان مرد نے اس نکاح کے وقوع سے انکار کیا تو ان مذکورہ گواہوں سے اس نکاح کا قیام ثابت نہ ہوگا چنانچہ فتاوی عالمگیری میں بحوالہ محیط السرخسی لکھا ہے کہ مسلمان کے خلاف کافر کی گواہی قبول نہ کی جائے گی اور بحوالہ البدائع لکھا ہے کہ ذمیوں کے مذہب خواہ مختلف ہوں ان کے بعض کی گواہی بعض کے خلاف قبول کی جاسکے گی جبکہ وہ شخص معتبر ہو۔ مفہوم ماخوذ از فتاوی عالمگیری بحث ۲۵ باب ۱۰۔ اور معتبر شخص کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ۷/۲۶۷ کا چوتھا حاشیہ نیز حکم نمبر ۵/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہوں (مترجم)، [5] حکم نمبر ۵/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، [6] حکم نمبر ۱۳۰،۱۲،۵/۳۳۴ مع حواشی نیز حکم نمبر ۳۳/۴۶۴ کا حاشیہ اور ۱/۱۱۷۴ کا دوسرا حاشیہ ملاحظہ ہوں (مترجم)، [7] حد قذف کے متعلق حکم نمبر ۴۶۶ ملاحظہ ہو۔ نیز حکم نمبر ۱۳۰،۱۲۰۵/۳۳۴ مع حواشی اور ۱/۱۱۷۴ کا دوسرا حاشیہ ملاحظہ ہوں (مترجم)، [8] زنا کی حد کے متعلق حکم نمبر ۴۶۲ نیز حکم نمبر ۱۳۰،۱۲،۵/۳۳۴ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات وشق نمبر	الباب الاوّل، فی تفسیرہ شرعا وصفتہ ورکنہ وشرطہ وحکمہ — شرط النکاح	حوالہ
۳۳۴-۱۲	وینعقد بحضور من لاتقبل شہادتہ لہ اصلا کما اذا تزوج امرأۃ بشہادۃ ابنیہ منہا وکذا اذا تزوج بشہادۃ ابنیہ لامنہا او ابنیہا لامنہ	ھکذا فی البدائع
۱۳	والاصل فی ھذا الباب ان کل من یصلح ان یکون ولیا فی النکاح بولایۃ نفسہ صلح ان یکون شاھدا ومن لا فلا	کذا فی الخلاصۃ
۱۴	ویشترط العدد فلا ینعقد النکاح بشاھد واحد	ھکذا فی البدائع
۱۵	ولا یشترط وصف الذکورۃ حتی ینعقد بحضور رجل وامرأتین	کذا فی الھدایۃ
	ولا ینعقد بشہادۃ امرأتین بغیر رجل وکذا الخنثیین اذا لم یکن معہما رجل	ھکذا فی فتاوی قاضیخان
۱۶	(ومنہا) سماع الشاھدین کلامہما معا	ھکذا فی فتح القدیر
۱۷	فلا ینعقد بشہادۃ نائمین اذا لم یسمعا کلام العاقدین	کذا فی فتاوی قاضیخان
۱۸	وتکلموا فی الاصمین الذین لا یسمعان والصحیح انہ لا ینعقد	کذا فی شرح الجامع الصغیر لقاضیخان

لہ جیساکہ اِن صورتوں کے متعلق درمختار اور رد المحتار میں ہے اور لکھا ہے کہ ان کی گواہی سے وہ نکاح منعقد قرار پائے گا اور اگر بعد میں خاوند یا بیوی انکار کردے تو (قاضی کے ہاں)، اِس نکاح کا اظہار ثابت نہ ہوگا (بلکہ اس نکاح کو قائم رکھنے کے لئے قاضی قواعد شہادت کے مطابق فیصلہ دے گا)، مفہوم ماخوذ از درمختار رد المحتار ج ۲ صفحہ ۲۹۷ اور قواعد شہادت کے متعلق فتاوی عالمگیری میں بحوالہ الحاوی لکھا ہے کہ والدین کی گواہی اولاد کے لئے خواہ وہ اولاد نیچے تک ہو اور اولاد کی گواہی والدین، دادا، دادیوں کے لئے خواہ وہ اوپر تک ہوں اور خاوند کی گواہی بیوی کیلئے خواہ وہ مملوکہ ہو اور بیوی کی گواہی خاوند کیلئے خواہ وہ مملوک ہو جائز نہیں قرار پاتی۔ مفہوم ماخوذ از فتاوی عالمگیری عربی ج ۳ صفحہ ۴۶۹ بحث ۲۵، باب ۲، فصل ۳۔ حکم نمبر ۵/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)۔ ۲ہ جیساکہ درمختار رد المحتار میں ہے اور رد المحتار میں لکھا ہے کہ "اپنی ولایت" کی قید سے مکاتب خارج ہو گیا اس لئے کہ اگرچہ وہ اپنی باندی کے نکاح کر دینے کی ولایت کا مالک قرار پاتا ہے لیکن اِس

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات دستی نمبر	پہلا باب، نکاح کی شرعی تفسیر، صفت، رکن، شرط اور حکم کے احکام — نکاح کی شرطوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۴-۱۲	جن لوگوں کی گواہی اس کے (یعنی نکاح کرنے والے کے) حق میں سرے سے قبول ہی نہیں ہوتی (نکاح میں) اسے گواہ بنانے سے اِس نکاح کا انعقاد (صحیح) ہوجاتا ہے مثلاً کسی آدمی نے ایک عورت سے نکاح کرنے میں اپنے اِن دو بیٹوں کو گواہ بنایا جو اِسی عورت سے ہیں (یعنی اس نے اپنی بیوی کو طلاق بائنہ دی اس کے بعد اس سے نکاح کرنے میں اسی عورت سے اپنے دو بیٹوں کو گواہ بنایا) اسی طرح جب کسی آدمی نے کسی عورت سے نکاح میں اپنے اِن دو بیٹوں کو گواہ بنایا جو اس عورت سے نہیں ہیں یا کسی آدمی نے کسی عورت سے نکاح میں اس عورت کے ان دو بیٹوں کو گواہ بنایا جو اس مرد سے نہیں ہیں (تو ان سب صورتوں میں اس نکاح کا انعقاد صحیح قرار پایا جائے گا) ؎۱	بدائع
۱۳	اور اِن مذکورہ احکام میں قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو اپنی ولایت سے نکاح میں ولی ہونے کی صلاحیت رکھتا ہو وہ نکاح میں گواہ ہونے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے اور جو ایسا نہیں ہے تو وہ (نکاح میں) گواہ ہونے کی صلاحیت بھی نہیں رکھتا ؎۲	خلاصہ
۱۴	اور (نکاح کے انعقاد کے لئے دو یا زائد گواہ ہونے کی) تعداد شرط ہے پس ایک گواہ سے نکاح منعقد نہ ہوگا ؎۳	بدائع
۱۵	(ا) نکاح کے (ہر) گواہ میں مذکر ہونے کی صفت شرط نہیں ہے حتی کہ ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہ بنانے سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔ (ب) نکاح کے انعقاد میں، بغیر مرد کے (محض) دو عورتوں کی گواہی سے نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ (ج) اسی طرح دو خنثیٰ کی گواہی سے، جبکہ اِن کے ساتھ مرد نہ ہو۔ نکاح منعقد نہیں ہوتا ؎۴	ہدایہ قاضیخان
۱۶	نکاح کی شرطوں میں سے ایک شرط یہ ہے کہ (نکاح کے) دونوں گواہ ان دونوں (یعنی نکاح کرنے والے دونوں) کا کلام (یعنی ایجاب و قبول) ایک ساتھ سُنیں ؎۵	فتح قدیر
۱۷	پس (مذکورہ حکم ۱۶/۳۳۴ کی بنا پر) سوئے ہوئے دو شخصوں کی گواہی سے جنہوں نے عاقدین (یعنی نکاح کرنے والے دونوں) کا کلام نہیں سنا، عقد نکاح منعقد نہ ہوگا ؎۶	قاضیخان
۱۸	مشائخ نے (عقد نکاح میں) نہ سن سکنے والے دو بہروں کی گواہی کے متعلق کلام کیا ہے اور صحیح حکم یہ ہے کہ وہ نکاح منعقد نہ ہوگا ؎۷	شرح جامع صغیر

کی یہ ولایت اپنی نہیں اس کے آقا سے مستفاد ہے۔ مفہوم ماخوذ از درمختار ورد المختار ج ۲ ص۲۹۷۔ حکم نمبر ۵/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ؎۳ حکم نمبر ۵/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ؎۴ حکم نمبر ۵/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ؎۵ حکم نمبر ۱۶ تا ۳۸/۳۳۴ مع حواشی اور ۴۲ تا ۴۶/۳۳۴ مع حواشی نیز اس کی نظیر کے متعلق حکم نمبر ۳/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ؎۶ حکم نمبر ۱۶/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ؎۷ حکم نمبر ۱۹/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	الباب الأول في تفسيره شرعا وصفته وركنه وشرطه وحكمه — شروط النكاح	حوالہ
٣٣٤ - ١٩	وينعقد النكاح بشهادة المعتقل والاخرس ان كان يسمع	كذا في الخلاصة
٢٠	ولو سمعا كلام احدهما دون الآخر او سمع احدهما كلام احدهما والآخر كلام الآخر لا يجوز النكاح	هكذا في البدائع
٢١	ولو كان بحضرة الرجلين واحدهما اصم فسمع السميع دون الاصم فصاح السميع او رجل آخر في اذن الاصم لا يجوز حتى يكون سمعهما معا	كذا في فتاوى قاضي خان
٢٢	وفي نظم الزندوسي اذا سمع احد الشاهدين كلام المرأة وسمع الشاهد الآخر كلام الزوج ثم اعادا العقد فالذي سمع كلام الزوج في العقد الاول سمع كلام المرأة في العقد الثاني لا غير والذي سمع كلام المرأة في العقد الاول سمع كلام الزوج في العقد الثاني لا غير فان كان العقدان في مجلسين مختلفين لا يجوز بالاتفاق وان كانا في مجلس واحد قال عامة العلماء لا ينعقد وقال بعضهم مثل ابي سهل ينعقد وقال الزندوسي لا نأخذ بقول ابي سهل	كذا في الذخيرة
٢٣	وان سمعا كلام العاقدين ولم يعرفا تفسيره قيل بانه يصح والظاهر خلافه وعن محمد اذا تزوج امرأة بحضرة تركيين او هنديين قال ان امكنهما ان يعبرا ما سمعا جاز والا فلا	كذا في فتاوى قاضيخان
	وهل يشترط فهم الشاهدين العقد ذكر في الفتاوى ان المعتبر السماع دون الفهم حتى لو تزوج بشهادة الاعجميين جاز قال الظهير والظاهر انه يشترط الفهم ايضا	كذا في السراج الوهاج

ـــه حکم نمبر $\frac{١٢}{٣٣٤}$ مع حاشیہ اور اس کی نظیر کے متعلق حکم نمبر $\frac{٢}{٣٣٦}$ ملاحظہ ہوں (مترجم)، ـــه حکم نمبر $\frac{١٢}{٣٣٤}$ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)
ـــه حکم نمبر $\frac{١٢}{٣٣٤}$ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ـــه جیساکہ اس صورت کے متعلق بحوالہ شرح النقایہ رد المحتار میں ہے کہ اس لئے کہ اس قسم کی

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	پہلا باب نکاح کی شرعی تفسیر، صفت، رکن، شرط اور حکم کے احکام — نکاح کی شرطوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۴-۱۹	ہکلا شخص (یعنی جس کی زبان بند ہو جاتی ہو) اور گونگا شخص اگر سُن سکتا ہو تو ان کو گواہ کرنے سے وہ نکاح منعقد قرار پائے گا[۱]	خلاصہ
۲۰	اگر (عقد نکاح کی گواہی میں) دونوں گواہوں نے ان دونوں (یعنی عاقدین) میں سے ایک کا کلام سنا دوسرے کا کلام نہ سنا (یعنی صرف ایجاب سنا یا صرف قبول سنا) یا دونوں گواہوں میں سے ایک گواہ نے عاقدین میں سے ایک کا کلام اور دوسرے گواہ نے عاقدین میں سے دوسرے کا کلام سنا (یعنی ایک گواہ نے ایجاب سنا اور دوسرے گواہ نے قبول سنا) تو (ان صورتوں میں) وہ نکاح جائز نہ ہوگا[۲]	بدائع
۲۱	اگر عقد نکاح دو آدمیوں کی موجودگی میں ہوا اور ان میں سے ایک گواہ بہرہ تھا پس سننے والے گواہ نے (ایجاب وقبول) سنا اور بہرے نے نہ سنا پھر سننے والے نے یا کسی اور آدمی نے بہرے کے کان میں چیخ کر کہا (تو اس صورت میں) وہ نکاح جائز نہ قرار پائے گا جبتک کہ ان دونوں کا سننا ایک ساتھ نہ ہو[۳]	قاضیخان
۲۲	(ا) نظم الزندوسیؒ میں ہے کہ اگر (عقد نکاح میں) ایک گواہ نے (فقط) عورت کا کلام سنا اور دوسرے گواہ نے (فقط) خاوند کا کلام سنا پھر انہوں نے عقد نکاح کو دہرایا تو جس گواہ نے پہلے عقد میں فقط خاوند کا کلام سنا تھا اس نے دوسرے عقد میں فقط عورت کا کلام سنا اور جس گواہ نے پہلے عقد میں فقط عورت کا کلام سنا تھا اس نے دوسرے عقد میں فقط خاوند کا کلام سنا تو (اس صورت کے متعلق حکم یہ ہے کہ) اگر وہ مذکورہ دونوں عقد دو مجلسوں میں ہوئے تو بالاتفاق وہ نکاح جائز نہ قرار پائے گا (ب) اور[۱] اگر وہ دونوں عقد ایک ہی مجلس میں ہوئے تو (بھی) عام علماءؒ کا قول یہ ہے کہ وہ نکاح منعقد نہ قرار پائے گا اور[۲] بعض علماء مثلاً ابو سہلؒ کا قول یہ ہے کہ (پھر) وہ نکاح منعقد قرار پائے گا۔ اور[۳] الزندوسیؒ کا قول یہ ہے کہ ہم ابو سہلؒ کا (مذکورہ) قول اختیار نہیں کرتے[۴]	ذخیرہ
۲۳	(ا) اگر (عقد نکاح میں) دونوں گواہوں نے عاقدین کا کلام سنا اور وہ اس کی تفسیر نہ سمجھے تو (اس کے حکم کے متعلق بعض کا قول یہ ہے کہ وہ نکاح صحیح قرار پا جائے گا (ب) اور ظاہر حکم اس کے خلاف ہے (ج) اور امام محمدؒ سے مروی ہے کہ کسی (مثلاً عربی) مرد نے کسی (مثلاً عربی) عورت سے دو ترکی یا دو ہندی گواہوں کے سامنے نکاح کیا تو (اس کے حکم کے متعلق) آپ کا قول یہ ہے کہ اگر وہ دونوں گواہ اس حکم کی تعبیر (یعنی مفہوم) بیان کر سکتے ہیں جو انہوں نے عاقدین سے سنا ہے تو وہ نکاح جائز قرار پائے گا ورنہ نہیں۔	قاضیخان
	(د) اور کیا گواہ صاحبان کے لئے عقدِ نکاح کے مفہوم کو سمجھنا شرط ہے؟ اسکے متعلق الفتاوی میں مذکور ہے کہ (عقد نکاح میں) گواہوں کا سننا معتبر ہے سمجھنا شرط نہیں ہے حتی کہ اگر کسی (عربی مرد و عورت) نے دو غیر عربی گواہوں کے سامنے نکاح کیا تو جائز ہے (س) اور امام ظہیر الدین مرغینانیؒ کا قول ہے کہ ظاہر حکم یہ ہے کہ (عقد نکاح کے گواہوں کو) عقد نکاح کا مفہوم سمجھنا بھی شرط ہے۔	سراج وہاج

صورتوں میں دو عقدِ نکاح پائے گئے ہیں جنمیں سے کسی ایک میں بھی دو گواہوں کی موجودگی نہیں پائی گئی۔ مفہوم ماخوذ از رد المحتار ج ۲ ص ۲۹۶۔
حکم نمبر ۱۶/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	الباب الاوّل فی تفسیره شرعا وصفته ورکنه وشرطه وحکمه — شروط النکاح	حـــوالـــہ
۳۳۴-	وهو الصحیح	کذا فی الجوهرة النیرة
۲۴	ولو تزوج امرأة بحضرة السکاری وهم عرفوا امر النکاح غیر انهم لا یذکرونه بعد ما صحوا انعقد النکاح	هکذا فی خزانة المفتین
۲۵	وفی فتاوی ابی اللیث رحمہ اللہ رجل قال لقوم اشهدوا انی تزوجت هذه المرأة التی فی هذا البیت فقالت المرأة قبلت فسمع الشهود مقالتها ولم یروا شخصها فان کانت فی البیت وحدها جاز النکاح وان کانت فی البیت معها اخری لا یجوز	کذا فی الذخیرة
۲۶	رجل زوج ابنته من رجل فی بیت وقوم فی بیت آخر یسمعون ولم یشهدهم ان کان من هذا البیت الی ذلک البیت کوّة رأوا الاب منها تقبل شهادتهم وان لم یروا الاب لا تقبل	کذا فی الذخیرة
۲۷	رجل بعث اقواما لخطبة امرأة الی والدها فقال الاب زوجت وقبل عن الزوج واحد من القوم لا یصح النکاح وقیل یصح النکاح وهو الصحیح وعلیه الفتوی کذا فی محیط السرخسی والتجنیس	
۲۸	ومن تزوج امرأة بشهادة الله تعالی ورسوله صلی الله علیه وسلم لا یجوز النکاح	کذا فی التجنیس والمزید
۲۹	امرأة وکلت رجلا لیزوجها من نفسه فقال الوکیل بحضرة الشهود تزوجت فلانة ولم یعرف الشهود فلانة لا یجوز النکاح ما لم یذکر اسمها واسم ابیها وجدها لانها غائبة والغائبة تعرف بالتسمیة	کذا فی محیط السرخسی
	وکان القاضی الامام رکن الاسلام علی السغدی رحمہ اللہ فی الابتداء لم یشترط ذکر الجد ثم رجع فی آخر عمره وکان یشترطه وهو الصحیح وعلیه الفتوی	کذا فی المضمرات

۱ حکم نمبر ۱۶/۳۳۴ مع حاشیہ ۱ اور اس کی نظیر کے متعلق حکم نمبر ۲/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہوں (مترجم) ۲ حکم نمبر ۱۶/۳۳۴ مع حاشیہ نیز اس کی نظیر کے متعلق ۲۰ ص ۳۵۰ ملاحظہ ہوں (مترجم) ۳ حکم نمبر ۱۶، ۲۹/۳۳۴ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۴ حکم نمبر ۱۶/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۵ حکم نمبر ۱۶/۳۳۴ مع

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات وشق نمبر	پہلا باب، نکاح کی شرعی تفسیر، صفت، رکن، شرط اور حکم کے احکام — نکاح کی شرطوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۲۴-	(س) اور یہی (مذکورہ) حکم صحیح ہے[1]	جوہرہ نیرہ
۲۴	اگر کوئی مرد کسی عورت سے ایسے گواہوں کے سامنے نکاح کرے جو نشہ میں ہوں اور گواہوں نے امر نکاح کو پہچانا البتہ نشہ اُترنے کے بعد انہیں وہ نکاح یاد نہ رہا تو (اس صورت میں) وہ نکاح منعقد قرار پاگیا[2]	خزانۃ المفتین
۲۵	فتاویٰ ابو اللیثؒ میں ہے کہ کسی مرد نے کچھ لوگوں سے کہا کہ تم گواہ رہو کہ میں نے اس عورت سے نکاح کیا جو اس مکان میں ہے تو اس عورت نے کہا کہ میں نے قبول کیا اور ان گواہوں نے اس عورت کا کلام سُنا البتہ انہوں نے اس کی شخصیت نہ دیکھی تو (اس کے متعلق حکم یہ ہے کہ) اگر وہ عورت اس مکان میں تنہا تھی تو وہ نکاح جائز ہے اور اگر اس مکان میں اس عورت کے ساتھ کوئی اور عورت بھی تھی تو پھر (اس صورت میں) وہ نکاح جائز نہ قرار پائے گا[3]	ذخیرہ
۲۶	کسی آدمی نے ایک مکان میں اپنی لڑکی کا نکاح ایک مرد سے کیا اور دوسرے مکان میں کچھ لوگ ہیں جو سُن رہے ہیں اور عاقد نے (یعنی نکاح کر دینے والے نے) انہیں گواہ کیا تو (اس نکاح کے جواز کے متعلق حکم یہ ہے کہ) اگر اس مکان سے اس مکان تک کوئی دریچہ ہے اس سے ان گواہ لوگوں نے اس لڑکی کے باپ کو دیکھا تو (اس نکاح میں) ان لوگوں کی گواہی قبول کی جائے گی اور اگر انہوں نے اس لڑکی کے باپ کو نہیں دیکھا تو (اس نکاح میں ان لوگوں کی گواہی) قبول نہ ہوگی[4]	ذخیرہ
۲۷	کسی آدمی نے کچھ لوگ کسی عورت سے پیغام نکاح کے لئے اس کے باپ کے پاس بھیجے تو باپ نے کہا کہ میں نے (اس سے) نکاح کر دیا اور ان لوگوں میں سے کسی ایک نے بھیجنے والے آدمی کی طرف سے قبول کر لیا تو (اس کے متعلق حکم یہ ہے کہ) وہ نکاح صحیح نہ قرار پائے گا یہی حکم صحیح ہے اور اسی پر فتویٰ ہے[5]	محیط سرخسی تجنیس
۲۸	کسی مرد نے کسی عورت سے نکاح میں خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گواہ کیا تو وہ نکاح جائز نہ قرار پائے گا[6]	تجنیس، مزید
۲۹	(ل) کسی عورت نے ایک مرد کو وکیل کیا کہ وہ اس کا نکاح اپنے ساتھ کر دے پس اس وکیل نے گواہوں کے سامنے یہ کہا کہ میں نے فلاں (غائب) عورت سے نکاح کیا اور گواہوں نے یہ نہ پہچانا کہ وہ فلاں عورت کون ہے تو (اس صورت میں) وہ نکاح جائز نہ قرار پائے گا جبتک کہ وہ وکیل اس عورت کا نام اور اس کے باپ دادا کا نام ذکر نہ کرے اس لئے کہ وہ عورت غائب ہے (یعنی غیر حاضر ہے) اور غائب کی شناخت نام بیان کرنے سے ہوتی ہے	محیط سرخسی
	(ب) (مذکورہ صورت میں) قاضی امام رکن الاسلام علی السغدیؒ، دادا کا نام بیان کرنا، ابتدا میں شرط نہ کرتے تھے اور پھر انہوں نے اپنی آخر عمر میں اس سے رجوع کیا اور دادا کا نام بیان کرنا بھی شرط کرنے لگے اور یہی حکم صحیح ہے اور اسی پر فتویٰ ہے[7]	مضمرات

حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)۔ [6] حکم نمبر ۱۲/۳۲۴ نیز ۵۱/۹۹ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)۔ [3] اور اگر مذکورہ صورت میں وہ عورت حاضر ہو تو خواہ اسکے چہرے پر نقاب ہو اور گواہ اسے نہ پہچانتے ہوں تو اسکے حکم کے متعلق حکم نمبر ۳۰/۳۲۴، ۲۵/۳۲۴ اور اگر وہ عورت غائب ہو اور خاوند نے اسکا صرف نام لیا اور گواہ یہ جانتے ہوں کہ اسکی مراد وہی عورت ہے جسے وہ جانتے ہیں تو اسکے متعلق حکم نمبر ۳۱/۳۲۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات وشق نمبر	الباب الاول، فی تفسیرہ شرعا وصفتہ ورکنہ وشرطہ وحکمہ — شروط النکاح	حوالہ
۳۳۴-۳۰	وان کانت حاضرۃ متنقبۃ ولایعرفھا الشھود جاز النکاح وھو الصحیح وان اراد الاحتیاط یکشف وجھھا حتی یراھا الشھود اویذکر اسمھا واسم ابیھا وجدھا	کذا فی محیط السرخسی
۳۱	ولوکان الشھود یعرفونھا وھی غائبۃ فذکر الزوج اسمھا لاغیر وعرف الشھود انہ ارادبہ المرأۃ التی یعرفونھا جاز النکاح	کذا فی محیط السرخسی
۳۲	ومن امر رجلا ان یزوج صغیرتہ فزوجھا عند رجل والاب حاضر صح والافلا	کذا فی الکنز
۳۳	قالوا اذا زوج ابنتہ البکر البالغۃ بامرھا وبحضرتھا ومع الاب شاھد آخر صح النکاح	کذا فی محیط السرخسی
۳۴	ولو وکل رجلا ان یزوج عبدہ فزوج الوکیل العبد امرأۃ بشھادۃ رجل وامرأتین والعبد حاضر لایجوز النکاح	کذا فی التبیین
۳۵	واذا اذن الرجل لعبدہ فی النکاح فتزوج العبد بحضرۃ المولی بشھادۃ رجل واحد سوی المولی الصواب انہ یجوز عند اصحابنا رح	کذا فی التجنیس
۳۶	ولو زوج المولی عبدہ البالغ امرأۃ بحضرۃ رجل واحد والعبد حاضر صح وان کان العبد غائبا لم یجز وعلی ھذا الامۃ وقال المرغینانی رح لایجوز	کذا فی التبیین

۱؎ حکم نمبر ۲۹، ۱۶، ۲۵ / ۳۳۴ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، ۲؎ جیساکہ ردالمحتار میں ہے نیز لکھا ہے کہ مجلسِ نکاح سے زوج غائب ہونے کی صورت میں بھی یونہی حکم ہے ۔ مفہوم فی الجملہ ملخصا ماخوذ از ردالمحتار ج ۲ ص ۲۹۰، ص ۲۹۵ نیز حکم نمبر ۲۹ / ۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ۳؎ جیساکہ درمختار و ردالمحتار میں ہے اور ردالمحتار میں ہے کہ نکاح کا وکیل، سفیر اور مؤکل کی عبارت کو تعبیر کنندہ ہوتا ہے پس جب مؤکل (مجلسِ نکاح میں) خود حاضر ہو تو تعبیر اس کی طرف منتقل ہونے کی وجہ سے وہ خود نکاح کا مباشر قرار پاتا ہے ۔ البتہ اگر وہ مؤکل (مجلسِ نکاح میں) خود حاضر نہ ہو تو پھر یہ حکم نہیں ہے اور درمختار میں ہے کہ جب (مجلسِ نکاح میں) آمر خود حاضر ہو جائے تو وہ مباشر قرار پاتا ہے (اور مجلسِ نکاح میں حاضر مامور گواہ قرار پاتا ہے)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	پہلا باب، نکاح کی شرعی تفسیر، صفت، رکن، شرط اور حکم کے احکام — نکاح کی شرطوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۰-۳۳۴	(د) اور اگر (مذکورہ صورت میں) وہ عورت حاضر ہو اس کے چہرے پر نقاب ہو اور گواہ لوگ اسے نہ پہچانتے ہوں تو وہ نکاح جائز قرار پائے گا اور یہی حکم صحیح ہے (ب) اور اگر وہ احتیاط کرنا چاہے تو اس کا چہرہ کھولدے تاکہ گواہ اسے دیکھ لیں یا وہ اس عورت کا نام اور اس کے باپ دادا کا نام بیان کر دے [1]	محیط سرخسی
۳۱	اور اگر (مذکورہ صورت میں) گواہ لوگ اس عورت کو پہچانتے ہوں اور (عقد نکاح کے وقت) وہ عورت غائب ہو، پس خاوند نے اس عورت کا صرف نام بیان کیا اور گواہوں نے جان لیا کہ اس نے اسی عورت کو مراد لیا ہے جسے وہ گواہ پہچانتے ہیں تو وہ نکاح جائز قرار پائے گا [2]	محیط سرخسی
۳۲	جس آدمی نے کسی آدمی سے کہا (یعنی اسے وکیل کیا) کہ وہ اس کی چھوٹی (یعنی نابالغہ) لڑکی کا نکاح کر دے تو اس نے ایک اور آدمی کی موجودگی میں نکاح کر دیا اور (اس لڑکی کا) باپ بھی حاضر تھا تو وہ نکاح صحیح قرار پا گیا ورنہ نہیں [3]	کنز
۳۳	مشائخ نے کہا ہے کہ کسی آدمی نے اپنی بالغہ باکرہ (یعنی کنواری) لڑکی کا نکاح، اس کی اجازت سے اور (مجلس نکاح میں) اس کی موجودگی میں کیا اور باپ کے ساتھ ایک مرد گواہ اور موجود ہے تو وہ نکاح صحیح قرار پا گیا [4]	محیط سرخسی
۳۴	اگر کسی شخص نے دوسرے آدمی کو وکیل کیا کہ وہ اس کے غلام کا نکاح کر دے پس وکیل نے اس غلام کا نکاح ایک مرد گواہ یا دو عورتوں کی موجودگی میں (کسی عورت سے) کر دیا اور وہ غلام بھی (مجلس نکاح میں) حاضر تھا تو وہ نکاح صحیح نہ قرار پائے گا [5]	تبیین
۳۵	جب کسی آدمی نے اپنے غلام کو نکاح کی اجازت دی تو اس غلام نے اپنے آقا کی موجودگی میں آقا کے علاوہ ایک مرد کو گواہ بنا کر نکاح کیا تو ٹھیک یہ ہے کہ وہ نکاح ہمارے اصحاب کے ہاں جائز قرار پائے گا [6]	تجنیس
۳۶	(د) اگر آقا نے اپنے بالغ غلام کا نکاح کسی عورت سے ایک گواہ کی موجودگی میں کیا اور وہ غلام (بھی) حاضر تھا تو وہ نکاح صحیح قرار پا جائے گا۔ اور اگر وہ غلام (مجلس نکاح سے) غائب تھا تو (پھر) وہ نکاح جائز نہ قرار پائے گا (ب) اور (اگر مذکورہ صورت میں غلام کی بجائے) باندی ہو تو اس کے متعلق بھی یہی حکم ہے (ج) اور امام المرغینانی رحمہ کا قول ہے کہ وہ نکاح جائز نہ ہو گا [7]	تبیین

[1] البتہ مامور کی وہ گواہی اس صورت میں قبول ہوتی ہے کہ وہ اپنا نکاح ہونا ظاہر نہ کرے تاکہ اپنے فعل پر خود گواہ بننا نہ قرار پائے۔ مفہوم ماخوذ از درمختار و ردالمحتار ج ۲ ص ۲۹۷، ص ۲۹۸ [2] حکم نمبر ۳۲ تا ۳۸ / ۳۳۴ اور ۱۶ / ۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہوں (مترجم) [4] حکم نمبر ۳۲ / ۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [5] حکم نمبر ۶، ۱۳ / ۳۳۴ مع حاشیہ اور ۳۲ / ۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہوں (مترجم) [6] حکم نمبر ۳۲ / ۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [7] حکم نمبر ۳۲ / ۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات و شق نمبر	الباب الاول، فی تفسیرہ شرعا و صفته و رکنه و شرطه و حکمه — شروط النکاح	حوالہ
۳۳۴-۳۷	ومن هذا الجنس مسئلة ذکرت فی مجموع النوازل امرأة وکلت رجلا بان یزوجها رجلا فزوجها بحضرة امرأتین والمؤکلة حاضرة قال الامام نجم الدین رحمه الله یجوز النکاح	هکذا فی الذخیرة
۳۸	و وقت حضور الشهود وقت الایجاب والقبول لا وقت الاجازة حتی لو کان العقد موقوفا علی الاجازة ولم یحضر عند العقد لم یجز	هکذا فی البدائع
۳۹	(ومنها) رضا المرأة اذا کانت بالغة بکرا کانت او ثیبا فلا یملك الولی اجبارها علی النکاح عندنا	کذا فی فتاوی قاضیخان
۴۰	(ومنها) ان یکون الایجاب والقبول فی مجلس واحد حتی لو اختلف المجلس بان کانا حاضرین فاوجب احدهما فقام الآخر عن المجلس قبل القبول او اشتغل بعمل یوجب اختلاف المجلس لا ینعقد	هکذا فی البدائع
۴۱	وکذا اذا کان احدهما غائبا لم ینعقد حتی لو قالت امرأة بحضرة شاهدین زوجت نفسی من فلان وهو غائب فبلغه الخبر فقال قبلت او قال رجل بحضرة شاهدین تزوجت فلانة وهی غائبة فبلغها الخبر فقالت زوجت نفسی منه لم یجز وان کان القبول بحضرة ذینك الشاهدین وهذا قول ابی حنیفة رحمه الله ومحمد رحمه الله	هکذا فی البدائع
۴۲	ولو ارسل الیها رسولا او کتب الیها بذلك کتابا فقبلت بحضرة شاهدین سمعا کلام الرسول وقراءة الکتاب جاز لاتحاد المجلس من حیث المعنی وان لم یسمعا کلام الرسول وقراءة الکتاب لا یجوز عندهما رحمه الله وعند ابی یوسف رحمه الله یجوز	هکذا فی البدائع

۱؎ حکم نمبر ۳۲/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۲؎ حکم نمبر ۱۶/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۳؎ حکم نمبر ۱/۳۳۴ اور ۴۳،۴۵/۳۳۹ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۴؎ حکم نمبر ۱، ۴۰ تا ۴۸/۳۳۴ نیز حکم نمبر ۵/۳۴۳ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شقی نمبر	پہلا باب نکاح کی شرعی تفسیر، صفت، رکن، شرط اور حکم کے احکام — نکاح کی شرطوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۲۴-۳۷	اور اسی (مذکورہ) جنس کا مسئلہ مجموع النوازل میں ہے کہ کسی عورت نے، ایک مرد کو وکیل کیا کہ وہ اس کا نکاح کسی مرد سے کر دے پس اس نے اس کا نکاح دو عورتوں کی موجودگی میں کر دیا اور مؤکلہ عورت (خود) بھی حاضر تھی تو (اس کے حکم کے متعلق) امام نجم الدین کا قول ہے کہ وہ نکاح جائز قرار پائے گا ۔[1]	ذخیرہ
۳۸	(عقد نکاح میں) گواہوں کی موجودگی کا وقت، ایجاب وقبول کا وقت ہے نہ کہ اجازت کا وقت حتی کہ اگر کوئی عقد نکاح موقوف باجازت ہو اور گواہ لوگ عقد نکاح (کی مجلس) میں حاضر نہ تھے تو وہ نکاح جائز نہ قرار پائے گا ۔[2]	بدائع
۳۹	نکاح کی شرطوں میں سے ایک شرط یہ ہے کہ عقد نکاح میں (منکوحہ) عورت کی رضامندی شرط ہے جبکہ وہ عورت بالغہ ہو باکرہ ہو یا ثیبہ (یعنی غیر کنواری) ہو پس ہمارے ہاں اس کا ولی اسے (اس) نکاح پر مجبور نہیں کر سکتا ۔[3]	قاضیخان
۴۰	عقد نکاح کی شرطوں میں سے ایک شرط یہ ہے کہ عقد نکاح میں ایجاب اور قبول دونوں ایک ہی مجلس میں ہوں حتی کہ اگر مجلس مختلف ہوگئی مثلاً یہ کہ وہ دونوں (یعنی نکاح کے عاقدین) ایک مجلس میں تھے ان میں سے ایک نے ایجاب کیا اور دوسرا قبول کرنے سے پہلے اُٹھ کھڑا ہوا یا وہ کسی ایسے کام میں مشغول ہوگیا جو اختلافِ مجلس کا موجب ہوتا ہے تو وہ نکاح منعقد نہ قرار پائے گا ۔[4]	بدائع
۴۱	اور اسی (مذکورہ حکم کی) طرح یہی حکم اس صورت میں ہے کہ جب ان دونوں (یعنی نکاح کے عاقدین) میں سے ایک (مجلس نکاح سے) غائب تھا تو وہ نکاح منعقد نہ قرار پائیگا حتی کہ اگر کسی عورت نے دو گواہوں کے سامنے کہا کہ میں نے اپنا نکاح فلاں مرد سے کیا اور وہ مرد (اس مجلس سے) غائب تھا تو پھر اسے (محض) وہ خبر پہنچی تو اس نے کہا کہ میں نے اس عورت سے نکاح، قبول کیا یا کسی مرد نے دو گواہوں کے سامنے کہا کہ "میں نے فلاں عورت سے نکاح کیا"، اور وہ عورت (اس مجلس سے) غائب تھی پھر اسے (محض) وہ خبر پہنچی تو اس نے کہا کہ میں نے اس مرد سے نکاح (قبول) کیا تو (ان صورتوں میں وہ نکاح) جائز نہ قرار پائے گا خواہ وہ قبول کرنا ان ہی دو گواہوں کے سامنے ہو اور یہ امام ابوحنیفہ رح اور امام محمد رح کا قول ہے ۔[5]	بدائع
۴۲	(د) اگر (مذکورہ صورت میں) کسی عورت کی طرف نکاح کے لئے قاصد بھیجا یا کسی مرد نے کسی عورت کو (نکاح کے لئے) تحریر لکھی تو اس عورت نے (اس مرد سے نکاح کو) دو گواہوں کے سامنے قبول کیا جنہوں نے اس قاصد کا کلام سنا یا انہوں نے اس تحریر کا پڑھنا سُنا تو (اس صورت میں وہ نکاح) جائز قرار پائے گا اس لئے کہ من حیث المعنی اتحاد مجلس موجود ہے (ب) اور اگر (اس صورت میں) ان دونوں گواہوں نے اس قاصد کا کلام نہ سنا یا اس تحریر کا پڑھنا نہ سُنا تو ان دونوں (یعنی امام ابوحنیفہ رح اور امام محمد رح) کے ہاں وہ نکاح جائز نہ ہوگا اور امام ابو یوسف رح کے ہاں وہ نکاح جائز قرار پائے گا ۔[6]	بدائع

[5] حکم نمبر ۴۰، ۴۲ / ۳۲۴ اور ۶ / ۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [6] حکم نمبر ۴۰، ۴۱ / ۳۲۴ اور ۶ / ۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات وشق نمبر	الباب الاول، فی تفسیرہ شرعا وصفتہ ورکنہ وشرطہ وحکمہ — شروط النکاح	حوالہ
۳۳۴-۴۳	واذا بلغها الکتاب وقرأته ولم تزوج نفسها منه فی ذلك المجلس وانما زوجت نفسها منه فی مجلس آخر بین یدی الشهود وقد سمع الشهود کلامها وما فی الکتاب یجوز النکاح	کذا فی الخلاصة
۴۴	ولو قالت ان فلانا کتب الی یخطبنی فاشهدوا انی قد زوجت نفسی منه صح النکاح لان الشهود سمعوا کلامها بایجاب العقد وسمعوا کلام الخاطب باسماعها ایاهم	هکذا فی الذخیرة
۴۵	ولو کتب الایجاب والقبول لا ینعقد	کذا فی فتح القدیر
۴۶	والحر والعبد والصغیر والکبیر والعدل والفاسق فی الرسالة سواء لانها تبلیغ عبارة المرسل	هکذا فی الخلاصة
۴۷	ولو عقدا وهما یمشیان او یسیران علی الدابة لم یجز وان کانا فی سفینة سائرة جاز	کذا فی البحر الرائق
۴۸	والفور فی القبول لیس بشرط عندنا	کذا فی العینی شرح الهدایة
۴۹	(ومنها) ان لا یخالف القبول الایجاب فاذا قال لآخر زوجتك ابنتی علی الف درهم فقال الزوج قبلت النکاح ولا اقبل المهر کان باطلا ولو قبل النکاح وسکت عن المهر ینعقد النکاح بینهما ذکره فی فتاوی ابی اللیث رح	کذا فی الذخیرة
۵۰	وفی مجموع النوازل عبد تزوج امرأة علی رقبته بغیر اذن سیده فقال السید اجزت النکاح ولا اجیزه علی رقبته فالنکاح جائز ولها الاقل من مهر مثلها ومن قیمة العبد یباع فیه	کذا فی الذخیرة

ﻪ۱ یعنی یہ ضروری نہیں کہ جس مجلس میں عقدِ نکاح کے لئے تحریر پہنچے تو اسی مجلس میں وہ قبول کرے حکم نمبر $\frac{۴۸}{۳۳۴}$ نیز $\frac{۳،۱۶،۲۵}{۳۳۴}$ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ﻪ۲ حکم نمبر $\frac{۳،۱۶،۴۰}{۳۳۴}$ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ﻪ۳ حکم نمبر $\frac{۳،۱۶،۴۰}{۳۳۴}$ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ﻪ۴ حکم نمبر $\frac{۴۰}{۳۳۴}$ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ﻪ۵ حکم نمبر $\frac{۴۰}{۳۳۴}$ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	پہلا باب: نکاح کی شرعی تفسیر، صفت، رکن، شرط اور حکم کے احکام — نکاح کی شرطوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۴-۴۳	اور (اگر مذکورہ صورت میں)، جب اس عورت کو (اس مرد کی طرف سے عقد نکاح کے لئے)، تحریر ملی اور اس نے (زبان سے) اسے پڑھا اور اس نے اس مجلس میں اس مرد سے اپنا نکاح (قبول) نہ کیا البتہ اس نے دوسری مجلس میں اپنا نکاح اس مرد سے دو گواہوں کے سامنے کیا اور ان گواہوں نے اس عورت کا کلام اور جو کچھ اس تحریر میں لکھا ہے وہ سنا تو (اس صورت میں) وہ نکاح جائز قرار پائے گا[1]	خلاصہ
۴۴	اگر کسی عورت نے (گواہوں سے) کہا کہ فلاں مرد نے مجھے مجھ سے نکاح کے لئے لکھا ہے پس تم گواہ رہو کہ میں نے اس سے اپنا نکاح کیا تو وہ نکاح صحیح قرار پائے گا اس لئے کہ ایجاب عقد کے لئے گواہوں نے عورت کا کلام سن لیا اور نکاح کا پیغام دینے والے مرد کا کلام، گواہوں نے انہیں اس عورت کے سنانے کی وجہ سے سن لیا[2]	ذخیرہ
۴۵	اگر (عقد نکاح میں) ایجاب و قبول (زبان سے ادا کئے بغیر صرف) تحریر کر دیا گیا تو اس سے نکاح منعقد نہ ہوگا[3]	فتح قدیر
۴۶	(نکاح کا قاصد بننے میں) آزاد اور غلام شخص، چھوٹا (یعنی نابالغ) اور بڑا (یعنی بالغ شخص) اور عادل اور فاسق شخص کا حکم قاصد بننے میں برابر ہے اس لئے کہ قاصد بننا بھیجنے والی کی عبارت کو پہنچا دینا ہے[4]	خلاصہ
۴۷	(ا) اگر (عقد نکاح میں) ان دونوں (یعنی عاقدین) نے عقد نکاح اس حال میں کیا کہ وہ دونوں پیدل چل رہے ہیں یا وہ دونوں (اپنی اپنی) سواری کے جانور پر (سوار) جا رہے ہوں تو وہ نکاح جائز نہ ہوگا (ب) اور اگر وہ دونوں چلتی کشتی میں ہوں تو (وہ نکاح) جائز قرار پائے گا[5]	بحر الرائق
۴۸	(عقد نکاح کے ایجاب و قبول میں) ایجاب کے فوراً بعد قبول کرنا ہمارے ہاں شرط نہیں ہے[6]	عینی شرح ہدایہ
۴۹	عقد نکاح کی شرطوں میں سے ایک[9] شرط یہ ہے کہ ایجاب قبول کے خلاف نہ ہو پس جب کسی آدمی نے دوسرے سے کہا کہ "میں نے اپنی لڑکی کا نکاح ایک ہزار درہم (حق مہر پر) تجھ سے کیا" تو زوج نے کہا کہ "میں نے قبول کیا اور میں اس حق مہر کو قبول نہیں کرتا"، تو وہ نکاح باطل قرار پائے گا۔ اور اگر اس نے (اس صورت میں) نکاح قبول کیا اور حق مہر سے خاموشی اختیار کی تو ان میں وہ نکاح منعقد قرار پائے گا یہ فتاوی ابو اللیث رحمہ اللہ میں مذکور ہے[7]	ذخیرہ
۵۰	مجموع النوازل میں ہے کہ کسی غلام نے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر، اپنی گردن کو (یعنی اپنے آپ کو) حق مہر قرار دیکر ایک عورت سے نکاح کیا تو آقا نے کہا کہ میں نے اس نکاح کی اجازت دے دی البتہ میں اس غلام کی گردن کو حق مہر قرار دینے کی اجازت نہیں دیتا تو وہ نکاح جائز قرار پائے گا اور اس عورت کے مہر مثل، اور اس غلام کی قیمت جس میں وہ غلام فروخت ہو، ان (دونوں) میں جس کی مقدار کم ہو وہ مقدار اس عورت کا حق مہر ہوگا[8]	ذخیرہ

۵، ۶ حکم نمبر ۴۰، ۴۳ / ۳۳۴ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۷ حکم نمبر ۱، ۴۹ تا ۵۱ / ۳۳۴ اور ۲ / ۳۳۳ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، ۸ حکم نمبر ۴۹ / ۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات وشق نمبر	الباب الاول في تفسيره شرعا وصفته وركنه وشرطه وحكمه — شروط النكاح	حـــوالـــه
۳۲۴-۵۱	ولو زوجت نفسها منه بالف فقبلها بالفين او بخمسمائة صح وتوقف لزوم الزيادة على قبولها في المجلس على ما عليه الفتوى	كذا في النهر الفائق
۵۲	(ومنها) ان يضيف النكاح الى كلها او ما يعبر به عن الكل كالرأس والرقبة بخلاف اليد والرجل ولو اضاف النكاح الى ظهرها او بطنها ذكر الحلواني رح قال مشائخنا[1] الاشبه من مذهب اصحابنا رح انه ينعقد	كذا في البحر الرائق
۵۳	ولو اضاف النكاح الى نصف المرأة فيه روايتان والصحيح انه لا يصح كذا في فتاوى	قاضيخان والظهيرية
	وفي التفاريق تزوج نصفها فقد ذكر بعضهم انه يجوز هو المختار	كذا في مختار الفتاوى
۵۴	(ومنها) ان يكون الزوج والزوجة معلومين فلو زوج بنته وله بنتان لا يصح الا اذا كانت احداهما متزوجة فينصرف الى الفارغة	كذا في النهر الفائق
۵۵	جارية سميت في صغرها باسم فلما كبرت سميت باسم آخر قال تزوج باسمها الآخر اذا صارت معروفة باسمها الآخر والاصح عندي ان يجمع بين الاسمين	كذا في الظهيرية
۵۶	رجل له بنت واحدة اسمها فاطمة قال لرجل زوجت منك ابنتي عائشة ولم تقع الاشارة الى شخصها ذكر في فتاوى الفضلي رح انه لا ينعقد النكاح	كذا في المحيط
۵۷	ولو قال زوجت ابنتي منك ولم يزد على هذا وله بنت واحدة جاز	كذا في المحيط

[1] حکم نمبر $\frac{۳۹،۴۰}{۳۴۴}$ مع حواشی ملاحظہ ہوں۔ نیز اس حکم میں واللہ اعلم "پانچسو درہم" سے مراد، مذکورہ ہزار درہم حق مہر پر پانچسو درہم کا اضافہ مراد ہے اور اس کا قرینہ مابعد کی عبارت میں کمی کے ذکر کی بجائے زائد کے لازم ہونے کے متعلق حکم کا ذکر ہے تاہم عبارت گنجلک سی ہے۔ واللہ اعلم چنانچہ اس صورت کے متعلق رد المحتار میں ہے کہ اسمیں بظاہر اس عورت نے حق مہر ہزار لازم کیا اور اس خاوند نے پانچسو قبول کیا تو پھر اس نکاح کا صحیح قرار پانا مشکل ہے اسلئے کہ صاحب حق تو کمی کر سکتا ہے اور وہ عورت ہے نہ کہ مرد پس یہ صورت بظاہر ایجاب و قبول میں اختلاف واقع ہونے سے ہے پس وہ نکاح صحیح نہ قرار پائیگا یہ البحر میں ہے، اور الرحمتی سے بھی یہی مستفاد ہے مفہوم ماخوذ از رد المحتار ج ۲ ص ۲۹۔ حکم نمبر $\frac{۹۳}{۳۵۰}$ ملاحظہ ہو (مترجم) [2] حکم نمبر $\frac{۳۰۵۲۱۱}{۳۴۴}$ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	پہلا باب: نکاح کی شرعی تفسیر، صفت، رکن، شرط اور حکم کے احکام — نکاح کی شرطوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۴-۵۱	اگر کسی عورت نے اپنا نکاح کسی مرد سے ایک ہزار درہم پر کیا تو اس مرد نے اس عورت سے نکاح دو ہزار درہم یا پانچ سو درہم (زائد) حق مہر پر قبول کیا تو (وہ نکاح) صحیح قرار پاگیا اور مفتی بہ قول کے بموجب زائد کا لازم ہونا، اسی مجلس میں اس عورت کے قبول کرنے پر موقوف ہوگا ۱ه	نہر فائق
۵۲	عقد نکاح کی شرطوں میں سے ایک[۱] شرط یہ ہے کہ نکاح کی اضافت (یعنی نسبت) اس عورت کے کل کی طرف ہو یا اس عورت کے اس عضو کی طرف ہو کہ اس سے کل کی تعبیر کی جاتی ہے مثلاً (محاورہ عرب میں) سر اور گردن بخلاف ہاتھ اور پاؤں کے (کہ ان اعضاء سے کل بدن کی تعبیر نہیں کی جاتی) اور اگر کسی نے عورت کی پیٹھ یا اس کے پیٹ کی طرف نکاح کی اضافت کی تو (اس کے حکم کے متعلق) الحلوانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ ہمارے مشائخ رح کا قول یہ ہے کہ ہمارے اصحاب کے مذہب سے اشبہ حکم میں وہ نکاح منعقد قرار پائے گا ۲ه	بحر الرائق
۵۳	(د) اگر (عقد نکاح میں) کسی شخص نے نکاح کی اضافت عورت کے نصف کی طرف کی تو اس کے متعلق) دو روایتیں ہیں اور صحیح حکم یہ ہے کہ وہ نکاح صحیح نہ قرار پائے گا۔	قاضیخان ظہیریہ
	(ب) التفاریق میں ہے کہ (عقد نکاح میں) کسی شخص نے عورت کے نصف سے نکاح (منسوب) کیا تو اس (کے حکم) کے متعلق بعض اہل علم نے ذکر کیا ہے کہ وہ نکاح جائز قرار پائے گا یہی حکم مختار ہے ۳ه	مختار الفتاوی
۵۴	عقد نکاح کی شرطوں میں سے ایک[۱۱] شرط یہ ہے کہ (عقد نکاح میں) خاوند اور بیوی معلوم ہوں پس اگر کسی آدمی نے اپنی ایک بیٹی کا نکاح کیا حالانکہ اسکی دو بیٹیاں ہیں تو (صرف ایک غیر متعین بیٹی کا نکاح کہنے سے) وہ نکاح صحیح نہ قرار پائے گا لیکن اگر اس کی ان دو بیٹیوں میں ایک منکوحہ ہو تو (مذکورہ صورت میں) وہ نکاح (نکاح سے) فارغہ کی طرف راجع ہوگا ۴ه	نہر فائق
۵۵	کسی لڑکی کے بچپن میں اس کا ایک نام رکھا گیا پھر جب وہ بڑی ہوئی تو اس کا ایک اور نام رکھدیا گیا تو (اس کے متعلق) آپ نے فرمایا کہ اس کا نکاح اس کے دوسرے نام سے ہوگا جبکہ وہ اپنے اس دوسرے نام سے مشہور ہوگئی ہو اور میرے ہاں زیادہ صحیح حکم یہ ہے کہ (عقد نکاح میں) اس کے وہ دونوں نام جمع کر دیئے جائیں ۵ه	ظہیریہ
۵۶	کسی آدمی کی ایک ہی بیٹی ہے جس کا نام (مثلاً) فاطمہ ہے اس آدمی نے ایک مرد سے کہا کہ میں نے اپنی بیٹی عائشہ کا نکاح تجھ سے کیا اور اس نے اس کی (یعنی اپنی بیٹی کی) شخصیت کی طرف اشارہ نہیں کیا تو اس نکاح کے متعلق) فتاوی الفضلی رح میں ہے کہ وہ نکاح منعقد نہ قرار پائے گا ۶ه	محیط
۵۷	اگر کسی آدمی نے یوں کہا کہ میں نے اپنی بیٹی کا نکاح تجھ سے کیا،، اس نے اس پر (کسی بات کا) اضافہ نہ کیا اور اس کی بیٹی ایک ہی ہے تو (وہ نکاح) جائز قرار پائے گا ۷ه	محیط

۳ه حکم نمبر ۵۲/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو اور المختار کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ۲ب/۱۴۳ کے حاشیہ ترتیب الدلائل کی تفصیل کے نمبر ۲ج میں (۳) کا نمبر ۱۲ ملاحظہ ہو
۴ه حکم نمبر ۵تا۱۱ ۴۲تا۴۳/۳۳۴ اور ۸۶تا۹۳/۳۴۹ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، ۵ه حکم نمبر ۵۴/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ۶ه حکم نمبر ۵۴/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ۷ه حکم نمبر ۵۴/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات/شق نمبر	الباب الاول فی تفسیرہ شرعا وصفتہ ورکنہ وشرطہ وحکمہ — شروط النکاح	حوالہ
۳۳۴-۵۸	ولوکان لرجل بنتان کبری اسمہا عائشۃ وصغری اسمہا فاطمۃ واراد ان یزوج الکبری وعقد باسم فاطمۃ ینعقد علی الصغری ولو قال زوجت ابنتی الکبری فاطمۃ لاینعقد علی احداہما	کذا فی الظہیریۃ
۵۹	ابو الصغیرۃ اذا قال زوجت بنتی فلانۃ من ابن فلان وقال فلان قبلت لابنی ولم یسم الابن ان کان لہ ابنان لایجوز وان کان لہ ابن واحد یصح	کذا فی الظہیریۃ وفتاوی قاضیخان
۶۰	ولو ذکر ابو البنت اسم الابن فقال زوجت بنتی من ابنک فلان فقال ابو الابن قبلت صح	کذا فی الظہیریۃ وفتاوی قاضیخان
۶۱	خنثیان صغیران قال ابو احدہما لابی الآخر بمحضر من الشہود زوجت ابنتی ہذہ من ابنک ہذا وقبل الآخر ثم ظہر ان الجاریۃ کانت غلاما والغلام کان جاریۃ کان النکاح جائزا	کذا فی الظہیریۃ وفتاوی قاضیخان
۶۲	ولو قال ابو الصغیرۃ لابی الصغیر زوجت ابنتی ولم یزد علیہ شیأ وقال ابو الصغیر قبلت یقع النکاح للاب ہو المختار	کذا فی مختار الفتاوی
۶۳	وہو الصحیح	کذا فی الظہیریۃ
۳۳۵-	**احکام النکاح** تعداد شق ۱۰	
۱	(واما احکامہ) فحل الاستمتاع کل منہما بالآخر علی وجہ المأذون فیہ شرعا	کذا فی فتح القدیر

۱ حکم نمبر ۵۴/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۲ حکم نمبر ۵۴/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۳ حکم نمبر ۵۴/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ۴ حکم نمبر ۵۴/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ۵ حکم نمبر ۵۴/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو اور "المختار" کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ۲ ب/۲۹۰ کے حاشیہ ترتیب الدلائل کی تفصیل کے "۱۰ ج" میں (۳) کا ۱۲ ملاحظہ ہو (مترجم)، ۶ حکم نمبر ۵۴/۳۳۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو اور "الصحیح" کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ۲ ب/۲۹۰ کے حاشیہ ترتیب الدلائل کی تفصیل کے "۱۰ ج" میں (۲) کا ۲ ملاحظہ ہو (مترجم) ۷ حکم نمبر ۱ تا ۱۰/۳۳۵، ۱/۳۳۱ مع حواشی نیز حکم نمبر ۳۵، ۶۸ تا ۷۰/۴۶۳ مع حواشی اور نکاح متعہ اور نکاح موقت

دفعات وشق نمبر	پہلا باب نکاح کی شرعی تفسیر، صفت، رکن، شرط اور حکم کے احکام — نکاح کی شرطوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۴-۵۸	(۱) کسی آدمی کی دو بیٹیاں ہیں ایک بڑی ہے جس کا نام عائشہ ہے اور (دوسری اس سے) چھوٹی ہے جس کا نام فاطمہ ہے اس آدمی نے بڑی بیٹی کا نکاح کرنا چاہا اور عقد نکاح میں فاطمہ کا نام لیا تو وہ نکاح چھوٹی بیٹی (یعنی فاطمہ) سے منعقد قرار پائے گا (ب) اور اگر اس آدمی نے (مذکورہ صورت میں) یوں کہا کہ میں نے اپنی بڑی بیٹی فاطمہ کا نکاح کیا تو ان دونوں میں سے کسی کا نکاح بھی منعقد نہ ہوگا	ظہیریہ
۵۹	(۱) چھوٹی (یعنی نابالغہ) بیٹی کے باپ نے کہا کہ میں نے اپنی فلاں بیٹی کا نکاح، فلاں آدمی کے بیٹے سے کیا اور اس آدمی نے کہا کہ میں نے اپنے بیٹے کے لئے قبول کیا اور بیٹے کا نام نہ لیا تو (اس کے متعلق حکم یہ ہے کہ) اگر اس آدمی کے دو بیٹے ہوں تو یہ نکاح جائز نہ قرار پائے گا (ب) اور اگر (اس صورت میں) اس کا ایک ہی بیٹا تھا تو (پھر) وہ نکاح صحیح قرار پائے گا ؎۲	ظہیریہ، قاضیخان
۶۰	اور اگر (مذکورہ صورت میں) اس بیٹی کے باپ نے (اس آدمی کے) بیٹے کا نام لیا پس اس نے یوں کہا کہ میں نے اپنی (فلاں) بیٹی کا نکاح تیرے فلاں بیٹے سے کیا تو بیٹے کے باپ نے کہا کہ میں نے قبول کیا تو (وہ نکاح) صحیح قرار پائے گا ؎۳	ظہیریہ، قاضیخان
۶۱	دو خنثیٰ (یعنی ہیجڑے) تھے ان میں سے ایک کے باپ نے دوسرے کے باپ سے گواہوں کے سامنے کہا کہ میں نے اپنی اس بیٹی کا نکاح تیرے اس بیٹے سے کیا اور دوسرے نے قبول کیا پھر بعد میں یہ ظاہر ہوا کہ جس کو لڑکی قرار دیا تھا وہ لڑکا نکلا اور جس کو لڑکا قرار دیا تھا وہ لڑکی ہے تو (اس صورت میں) وہ نکاح جائز ہوگا ؎۴	ظہیریہ، قاضیخان
۶۲	اگر (عقد نکاح میں) چھوٹی (یعنی نابالغہ لڑکی) کے باپ نے چھوٹے (یعنی نابالغ لڑکے) کے باپ سے کہا کہ میں نے اپنی لڑکی نکاح میں دے دی اور اس نے اسپر (کسی بات کا) اضافہ نہ کیا اور چھوٹے لڑکے کے باپ نے کہا کہ میں نے قبول کیا تو (اس صورت میں) وہ نکاح اس باپ کے لئے قرار پائے گا۔ اور یہی حکم مختار ہے ؎۵	مختار الفتاوی
۶۳	اور یہی (مذکورہ) حکم صحیح ہے ؎۶	ظہیریہ
۳۳۵ -	**نکاح کے احکام** اور اسمیں ۱۲ شقیں ہیں	
۱	نکاح کے (۱۲) احکام یہ ہیں کہ ان ؎۱ دونوں (یعنی خاوند اور بیوی) میں سے ہر ایک کو دوسرے سے ایسا استمتاع حلال قرار پاتا ہے جس کی اجازت شریعت نے دی ہو ؎۸	فتح القدیر

کے متعلق حکم نمبر $\frac{۱ \text{ تا } ۶}{۳۴۸}$ مع حواشی نیز حکم نمبر $\frac{۴۲}{۳۴۹}$ مع حاشیہ ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	الباب الاول فی تفسیرہ شرعا وصفته ورکنه وشرطه وحکمه — شروط النکاح	حوالہ
۳۳۵-۲	وملک الحبس وهو صیرورتها ممنوعة عن الخروج والبروز	هکذا فی البحر الرائق
۳	ووجوب المهر والنفقة والکسوة علیه	هکذا فی البحر الرائق
۴	وحرمة المصاهرة	هکذا فی البحر الرائق
۵	والارث من الجانبین	هکذا فی البحر الرائق
۶	ووجوب العدل بین النساء وحقوقهن	هکذا فی البحر الرائق
۷	ووجوب اطاعته علیها اذا دعاها الی الفراش	هکذا فی البحر الرائق
۸	وولایة تأدیبها اذا لم تطعه بان نشزت	هکذا فی البحر الرائق
۹	واستحباب معاشرتها بالمعروف	هکذا فی البحر الرائق
۱۰	وتحریم الجمع بین الاختین ومن فی معناهما	کذا فی السراج الوهاج

۱؎ حکم نمبر ۱/۳۳۵ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ۲؎ حکم نمبر ۱/۳۳۵ مع حاشیہ ملاحظہ ہو اور حق مہر کے احکام فتاوی عالمگیری کی بحث ۶ کے باب ۷ میں اور نان نفقہ اور لباس کے احکام فتاوی عالمگیری کی بحث ۸ کے باب ۱۷ میں ہیں (مترجم)، ۳؎ حکم نمبر ۱/۳۳۵ مع حاشیہ ملاحظہ ہو اور حرمت معاصرہ کے احکام حکم نمبر ۳۳۸ میں ہیں (مترجم)، ۴؎ حکم نمبر ۱/۳۳۵ مع حاشیہ اور میراث کے احکام فتاوی عالمگیری کی بحث ۶۱ میں ہیں (مترجم)، ۵؎ حکم نمبر ۱/۳۳۵، ۲۳/۳۳۵ مع حواشی اور مرد کے ذمہ اس کی منکوحہ عورتوں میں عدل، برابری اور ساتھ رہنے میں باری کی تقسیم کے احکام، فتاوی عالمگیری کی بحث ۶ کے باب ۱۱ میں ہیں (مترجم)، ۶؎ حکم نمبر ۱/۳۳۵ مع حاشیہ نیز حکم

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات وشق نمبر	پہلا باب: نکاح کی شرعی تفسیر، صفت، رکن، شرط اور حکم کے احکام — نکاح کی شرطوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۵-۲	اور (عقد نکاح کی بنا پر مرد کے لئے عورت پر، ملک الحبس[۲] ہو جاتی ہے اور ملک الحبس سے مراد، عورت کو باہر نکلنے اور بے پردہ ہونے سے منع کرنا ہے [۱]	بحرالرائق
۳	اور (عقد نکاح سے)، مرد کے ذمہ عورت کا حق مہر[۳]، نان نفقہ[۴] اور لباس[۵] واجب قرار پاتا ہے [۲]	بحرالرائق
۴	اور (عقد نکاح سے)، حرمت[۶] مصاہرہ واجب قرار پاتی ہے [۳]	بحرالرائق
۵	اور (عقد نکاح سے)، جانبین[۷] (یعنی خاوند اور بیوی) میں میراث کا حق واجب قرار پاتا ہے [۴]	بحرالرائق
۶	اور (عقد نکاح سے اس مرد کی منکوحہ) عورتوں[۸] کے مابین عدل کرنا اور ان کے حقوق کی حفاظت کرنا واجب قرار پاتا ہے [۵]	بحرالرائق
۷	اور (عقد نکاح سے)، عورت[۹] پر خاوند کی اطاعت واجب قرار پاتی ہے جب وہ اسے بستر پر بلائے [۶]	بحرالرائق
۸	اور (عقد نکاح سے)، مرد[۱۰] کو (اس کی منکوحہ) عورت کی تادیب کا حق حاصل ہو جاتا ہے جبکہ وہ اس کی اطاعت نہ کرے یعنی جب وہ سرکشی کرے [۷]	بحرالرائق
۹	اور (عقد نکاح سے)، اس[۱۱] (منکوحہ) عورت کے ساتھ رہن سہن میں بھلائی اختیار کرنا مستحب قرار پاتا ہے [۸]	بحرالرائق
۱۰	اور (عقد نکاح سے)، یہ[۱۲] حرام قرار پاتا ہے کہ (منکوحہ بیوی کے نکاح کی موجودگی میں اس کی بہن کو یعنی) دو بہنوں کو یا جو ان کے معنی میں ہیں (مثلاً اس کی حقیقی خالہ یا پھوپھی سے نکاح کر کے)، جمع کرے [۹]	سراج وہاج

۱۹ب/۴۶۷ اور ۲۷/۳۲۹ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [۷] حکم نمبر ۱/۳۳۵ مع حاشیہ نیز حکم نمبر ۱۹ب/۴۶۷ مع حاشیہ ملاحظہ ہو[۷] (مترجم) [۸] حکم نمبر ۱/۳۳۵ مع حاشیہ نیز حکم نمبر ۱۹ب/۴۶۷ کے حاشیہ کا [۱]، [۲] ملاحظہ ہوں (مترجم) [۹] حکم نمبر ۱/۳۳۵ مع حاشیہ نیز حکم نمبر ۳۴۰ تا ۳۴۳، ۳۴۷ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعہ وشق نمبر	الباب الثانی فیما ینعقد بہ النکاح ومالاینعقد بہ — ماینعقد بہ النکاح ومالا	حوالہ
	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	
	الباب الثانی فیما ینعقد بہ النکاح ومالاینعقد بہ	
	دفعات ٣٣٦ تا ٣٣٦، عنوان ١ تعداد شق ٥٧	
٣٣٦-	**ماینعقد بہ النکاح ومالا** تعداد شق ٥٧	
١	ینعقد بالایجاب والقبول وضعا للمضی اووضع احدھما للمضی والآخر لغیرہ مستقبلا کان کالامر اوحالا کالمضارع	کذا فی النھر الفائق
٢	فاذا قال لھا اتزوجک بکذا فقالت قد قبلت یتم النکاح وان لم یقل الزوج قبلت	کذا فی الذخیرۃ
٣	ولو قال تزوجینی نفسک فقبلت انعقد ان لم یقصد بہ الاستقبال	ھکذا فی النھر الفائق
٤	وکما ینعقد بالعبارۃ ینعقد بالاشارۃ من الاخرس ان کانت اشارۃ معلومۃ	کذا فی البدائع
٥	ولا ینعقد بالتعاطی	کذا فی النھایۃ
٦	ولا ینعقد بالکتابۃ من الحاضرین فلو کتب تزوجتک فکتبت قبلت لم ینعقد	ھکذا فی النھر الفائق

١ ایجاب وقبول کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ٣٣٣ ملاحظہ ہو نیز حکم نمبر ١ تا ٤ / ٣٣٦ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، ٢ حکم نمبر ١ / ٣٣٦ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ٣ حکم نمبر ١ / ٣٣٦ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ٤ حکم نمبر ١ / ٣٣٦ مع حاشیہ اور اس کی نظیر کے متعلق حکم نمبر ١٩ / ٣٣٤ ملاحظہ ہوں (مترجم)، ٥ تعاطی مثلاً یہ کہ مرد اور عورت میں ایجاب وقبول کے بغیر، مرد عورت کے سامنے حق مہر

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات وشق نمبر	دوسرا باب، جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اور جن سے نہیں انکے احکام — جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اور جن سے نہیں انکے احکام کا بیان	حوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دوسرا باب، جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اور جن سے نہیں

دفعات ۳۳۶ تا ۳۳۶، عنوان ۱، تعداد شق ۵۷

۳۳۶۔ جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد ہوتا ہے اور جن سے نہیں۔ اور اسمیں ۵۷ شقیں ہیں

۱ عقد نکاح ایسے ایجاب وقبول سے منعقد قرار پاتا ہے جن کے الفاظ زمانہ ماضی کے لئے موضوع ہوں یا ان میں سے ایک زمانہ ماضی کے لئے موضوع ہو اور دوسرا غیر ماضی کے لئے ہو خواہ وہ (دوسرا لفظ) زمانہ مستقبل کے لئے موضوع ہو مثلاً وہ فعل امر ہو یا وہ زمانہ حال کے لئے موضوع ہو مثلاً وہ فعل مضارع ہو[۱]۔ — نہر فائق

۲ جب (عقد نکاح میں) مرد نے عورت سے کہا کہ میں تجھ سے اتنے حق مہر پر نکاح کرتا ہوں اور عورت نے کہا کہ میں نے قبول کیا تو اس سے عقد نکاح تمام قرار پائے گا اگرچہ خاوند نے (پھر یہ) نہ کہا کہ میں نے قبول کیا[۲]۔ — ذخیرہ

۳ اگر (عقد نکاح میں) مرد نے (عورت سے) کہا کہ تو اپنے آپ کو میرے نکاح میں کردے تو عورت نے کہا کہ میں نے قبول کیا تو اس سے نکاح منعقد قرار پاگیا بشرطیکہ مرد نے مذکورہ قول میں آئندہ زمانہ میں نکاح مراد نہ لیا ہو[۳]۔ — نہر فائق

۴ عقد نکاح کا منعقد ہونا جس طرح عبارت سے (یعنی الفاظ سے) ہوتا ہے اسی طرح گونگے کے اشارہ سے بھی ہو جاتا ہے بشرطیکہ وہ اشارہ معلوم اشارہ ہو[۴]۔ — بدائع

۵ تعاطی (یعنی صرف لینے دینے) سے نکاح منعقد قرار نہیں پاتا[۵]۔ — نہایہ

۶ (عقد نکاح) ان دونوں (یعنی مرد اور عورت) کے حاضر ہونے کی صورت میں (ایجاب وقبول محض) تحریر کر دینے سے (نکاح) منعقد نہیں قرار پاتا پس اگر مرد نے (محض) یہ تحریر کیا کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا پھر عورت نے (محض) یہ تحریر کیا کہ میں نے قبول کیا تو (اس سے) نکاح منعقد نہ قرار پائے گا[۶]۔ — نہر فائق

[۵] رکھ دے عورت اسے اٹھالے اور وہ مرد اس عورت کو ساتھ لے جائے۔ حکم نمبر ۱/۳۳۶ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

[۶] حکم نمبر ۴۱، ۴۲/۳۳۶ اور ۱/۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات وشق نمبر	الباب الثاني فيما ينعقد به النكاح وما لا ينعقد به — ما ينعقد به النكاح وما لا	حــوالــہ
۳۲۶-۷	(ومما ينعقد النكاح فهو نوعان) صريح وكناية فالصريح لفظ النكاح والتزويج وما عداهما وهو ما يفيد ملك العين في الحال كناية	كذا في النهر الفائق ناقلا عن المبسوط
۸	فينعقد بلفظ الهبة ولو قالت وهبت نفسي منك فقال الرجل اخذت قالوا لا يكون نكاحا	هكذا في الهداية / كذا في فتاوى قاضيخان
۹	ولو قال وهبت بنتي لخدمتك وقبل الآخر لا يكون نكاحا	كذا في الذخيرة
۱۰	اذا طلب الرجل من امرأة زنا فقالت وهبت نفسي منك فقال الرجل قبلت لا يكون نكاحا	كذا في فتاوى قاضيخان
۱۱	وينعقد بلفظ التمليك والصدقة وبلفظ البيع هو الصحيح	هكذا في الهداية
۱۲	وكذا بلفظ الشراء في الصحيح	هكذا في فتاوى قاضيخان
۱۳	وكذا بلفظ الجعل على الصحيح	كذا في العيني شرح الكنز والتبيين
۱۴	ولو قال لامرأة كنت لي او صرت لي فقالت نعم او صرت لك كان نكاحا	كذا في الذخيرة

[1] درمختار ور دالمحتار میں ہے کہ (اس صورت میں) فی الحال کی قید سے وصیت کی صورت خارج قرار پائی اور لکھا ہے کہ ملک عین سے مراد ملکِ عین کاملہ ہے پس لفظ شراکت کی صورت خارج ہوگئی۔ مفہوم ماخوذ از درمختار ور دالمختار ج ۲ ص ۲۹۱ مع حواشی۔ ملاحظہ ہوں۔ حکم نمبر ۳۱، ۳۴ / ۳۲۶۔ نکاح کے منعقد ہونے کیلئے صریح الفاظ تو نکاح اور تزویج ہیں اور کنایۃ کے الفاظ جو ما بعد میں مذکور ہیں انکا تعلق عربی و فارسی محاورات سے ہے (مترجم)۔ [2] اس حکم کے ماخذ فتاوی قاضیخان میں مزید لکھا ہے کہ جب کسی آزاد عورت نے کسی مرد سے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو تجھے ہبہ کیا اور اس نے یہ علی وجہ النکاح کہا پس اس مرد نے یوں کہا کہ میں نے قبول کیا تو وہ نکاح قرار پاگیا۔ مفہوم ماخوذ از فتاوی قاضیخان علی ہامش عالمگیری عربی ج ۱ ص ۳۲۱۔ اور درمختار ور دالمحتار میں ہے کہ ہبہ کے لفظ سے نکاح اس صورت میں قرار پاتا ہے جبکہ وہ ہبہ نکاح کے قصد (یعنی نیت) سے ہو اور لکھا ہے کہ جان لو کہ (عقد نکاح میں) ہبہ (کے لفظ) کی صورت میں وہ منکوحہ یا تو باندی ہوگی یا آزاد پس جب اس نے ہبہ کی اضافت باندی کی طرف کی تو اگر صورت حال نکاح پر دلالت کرتی ہو مثلاً گواہوں کی حاضری، حق مہر کا ذکر وغیرہ تو اس صورت میں وہ ہبہ، نکاح قرار پائے گا اور اگر صورت حال نکاح پر دلالت نہ کرے تو اگر اس نے نکاح کی نیت سے ایسا کہا اور موہوب لہ نے بھی اسکی تصدیق کی تو اس نیت کے قرینہ کی بنا پر وہ ہبہ (بھی) نکاح قرار پائے گا اور اگر اس نے (اس صورت میں) وہ ہبہ نکاح کی نیت سے نہ کیا تو وہ ہبہ ملکِ رقبہ یعنی ملکیت میں دینا قرار پائے گا اور جب ہبہ کی اضافت آزاد عورت کی طرف ہوئی تو مذکورہ نیت کے قرینہ کے بغیر بھی وہ ہبہ نکاح قرار پائے گا اس لئے کہ (اس صورت میں) محل، ہبہ کا حقیقی معنی قبول نہیں کرتا یعنی آزاد عورت مملوکہ نہیں ہو سکتی لہذا لفظ ہبہ کا مجازی معنی پر محمول ہونا ہی

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	دوسرا باب: جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اور جن سے نہیں انکے احکام جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اور جن سے نہیں انکے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۶-۷	جن (الفاظ وغیرہ) سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے وہ دو قسم پر ہیں صریح (یعنی نکاح کے لئے واضح الفاظ) اور کنایہ (یعنی غیر واضح)، صریح لفظ (نکاح کے انعقاد میں) نکاح اور تزویج کا لفظ ہے اور ان کے علاوہ جو الفاظ ایسے ہوں جو فی الحال، ملک عین کا فائدہ دیتے ہوں وہ کنایہ ہیں [1]	نہرفائق
۸	(ا) پس (عقد نکاح میں) ہبہ کرنے کے لفظ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے۔	ہدایہ
	(ب) اگر کسی عورت نے یوں کہا کہ میں نے اپنے آپ کو تجھے ہبہ کر دیا اور اس مرد نے کہا کہ "میں نے لے لیا" تو (اس کے حکم کے متعلق) مشائخ کا قول یہ ہے کہ (اس سے) وہ نکاح منعقد نہ قرار پائے گا [2]	قاضیخان
۹	اگر کسی آدمی نے یوں کہا کہ میں نے اپنی لڑکی تیری خدمت کے لئے ہبہ کی اور (اس) دوسرے نے قبول کر لیا تو (محض اس سے) وہ نکاح نہ قرار پائے گا [3]	ذخیرہ
۱۰	جب کسی مرد نے کسی عورت سے زنا کا مطالبہ کیا تو اس عورت نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو تجھے ہبہ کیا پھر اس مرد نے کہا کہ میں نے قبول کیا تو (اس سے) وہ نکاح نہ قرار پائے گا [4]	قاضیخان
۱۱	عقد نکاح، تملیک (یعنی مالک بنا دینے)، صدقہ کر دینے اور بیع کر دینے کے لفظ سے منعقد قرار پاتا ہے یہ حکم صحیح ہے [5]	ہدایہ
۱۲	اور اسی طرح (عقد نکاح میں) خرید کرنے کے لفظ سے صحیح حکم میں، وہ نکاح منعقد قرار پاتا ہے [6]	قاضیخان
۱۳	اور اسی طرح (عقد نکاح میں) جعل (یعنی کر دینے) کے لفظ سے وہ نکاح منعقد قرار پاتا ہے [7]	عینی شرح کنز
۱۴	اگر (عقد نکاح میں) کسی مرد نے عورت سے یوں کہا کہ کنتِ لی (یعنی تو میرے لئے ہوئی) یا یوں کہا کہ صرت لی (یعنی تو میرے لئے ہوگئی) تو اس عورت نے کہا کہ "ہاں" یا اس عورت نے یوں کہا کہ میں تیرے لئے ہوگئی تو (اس سے) وہ نکاح قرار پا گیا [8]	ذخیرہ

قرینہ قرار پا کر نکاح منعقد قرار پائے گا۔ اور اگر لفظ ہبہ میں کوئی قرینہ عدم نکاح پر قائم ہو تو پھر لفظ ہبہ سے نکاح منعقد نہ ہوگا چنانچہ اگر کسی مرد نے کسی عورت سے زنا کا مطالبہ کیا تو اس عورت نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو تجھے ہبہ کیا اور اس مرد نے کہا کہ میں نے قبول کیا تو اس صورت میں لفظ ہبہ سے نکاح منعقد نہ قرار پائے گا جیسا کہ کسی (لڑکی) کے باپ نے کسی مرد سے کہا کہ میں نے اپنی بیٹی تیری خدمت کے لئے ہبہ کردی اور اس مرد نے کہا کہ میں نے قبول کی تو اس سے نکاح منعقد نہ ہوگا لیکن اگر اس (لڑکی کے باپ) نے ایسا کہنے میں نکاح کر دینے کا ارادہ کیا تو پھر اور حکم ہے یہ البحر میں ہے مفہوم ماخوذ از درمختار و ردالمحتار ج صـ۲۹۱ وھکذا فی فتاوی قاضیخان علی ھامش عالمگیری عربی ج ا صـ۳۲۱ [2] حکم نمبر ۳۳۶/۱،۷ تا ۱۰ اور ۳۴۹/۳ و ۱۹ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [3] حکم نمبر ۳،۳۶/۸ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [4] حکم نمبر ۳۳۶/۸ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [5] حکم نمبر ۳۳۶/۱،۷ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [6] حکم نمبر ۳۳۶/۱،۷ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [7] حکم نمبر ۳۳۶/۱،۷ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [8] حکم نمبر ۳۳۶/۱،۷ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	الباب الثانی فیما ینعقد به النکاح وما لا ینعقد به — ما ینعقد به النکاح وما لا	حوالہ
۲۳۶-۱۵	وکذا لو قال کونی امرأتی بمائة فقبلت او اعطیتک مائة علی ان تکونی امرأتی فقبلت کان نکاحا	کذا فی الوجیز للکردری
۱۶	اذا قال ثبت حقی فی منافع بضعک بالف فقالت قبلت صح النکاح	کذا فی الذخیرة
۱۷	ولو قالت امرأة عرستک نفسی فقال قبلت یکون نکاحا	هکذا فی فتاوی قاضیخان
۱۸	ولو قالت المبانة رددت نفسی الیک فقال الزوج قبلت بحضرة الشاهدین یکون نکاحا	کذا فی محیط السرخسی
۱۹	وفی اجناس الناطفی اذا طلق امرأته ثلاثا او بائنا ثم قال لها راجعتک علی کذا ورضیت المرأة بذلک وکان بمحضر من الشهود کان نکاحا صحیحا وان لم یذکر المال فان اجمعا علی ان الزوج اراد به النکاح کان نکاحا والا فلا	کذا فی الذخیرة
۲۰	ولو قال ذلک لاجنبیة لم یکن بینهما نکاح بمحضر من الشهود فقالت المرأة رضیت لا یکون نکاحا	کذا فی فتاوی قاضیخان
۲۱	رجل قال لامرأة مرا باشیدی فقالت المرأة باشیدم لا ینعقد الا اذا قال لها باشیدی بزنی فقالت باشیدم یکون نکاحا وقیل ینعقد النکاح وهو الظاهر بحکم العرف	کذا فی الخلاصة

۱ حکم نمبر ۱، ۷ / ۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۲ حکم نمبر ۱، ۷ / ۳۳۶ مع حواشی، ملاحظہ ہوں (مترجم) ۳ حکم نمبر ۱، ۷ / ۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۴ حکم نمبر ۱، ۷ / ۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۵ حکم نمبر ۱، ۷، ۲۰ / ۳۳۶ مع حواشی، ملاحظہ ہوں (مترجم) ۶ حکم نمبر ۱، ۷، ۱۹ / ۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۷ أکنت لی فقالت کنت۔ عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی کیا تو میری ہوئی تو اس عورت نے کہا کہ میں ہوئی (مترجم) ۸ أکنت للزوجیة فقالت کنت۔ عربی حاشیہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعہ وشق نمبر	دوسرا باب: جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اور جن سے نہیں انکے احکام — جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اور جن سے نہیں انکے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۶-۱۵	اسی (مذکورہ حکم کی) طرح اگر (عقد نکاح میں) کسی مرد نے (ایک عورت سے) کہا کہ تو ایک سو (حق مہر) پر میری عورت ہو جا تو اس عورت نے قبول کیا یا اس مرد نے یوں کہا کہ میں نے تجھے ایک سو اس شرط پر دیئے تو میری عورت ہو جائے تو اس عورت نے قبول کیا تو (اس سے) وہ نکاح قرار پا گیا ۱ھ	وجیز کردری
۱۶	جب (عقد نکاح میں) کسی مرد نے (ایک عورت سے) یوں کہا کہ تیرے بضعہ (یعنی عضو مخصوص) سے منافع حاصل کرنے میں ایک ہزار پر میرا حق ثابت ہوا تو اس عورت نے کہا کہ میں نے قبول کیا تو (اس سے) وہ نکاح صحیح قرار پا گیا ۲ھ	ذخیرہ
۱۷	اگر (عقد نکاح میں) کسی عورت نے (ایک مرد سے) یوں کہا کہ میں نے اپنے آپ کو تیری عروسی میں دے دیا تو اس مرد نے کہا کہ میں نے قبول کیا تو (اس سے) وہ نکاح قرار پا گیا ۳ھ	قاضیخان
۱۸	اگر (عقد نکاح میں) بائنہ طلاق یافتہ عورت نے (سابقہ شوہر سے) یوں کہا کہ میں نے اپنے آپ کو تیری طرف واپس کیا تو اس (سابق) شوہر نے کہا کہ میں نے قبول کیا اور یہ دو گواہوں کے سامنے ہوا تو (اس سے) وہ نکاح صحیح قرار پائے گا ۴ھ	محیط سرخسی
۱۹	(د) اجناس الناطفیؒ میں ہے کہ جب کسی مرد نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں (اور حلالہ ہو گیا) یا اس نے بائنہ طلاق دی پھر اس مرد نے اس عورت سے کہا کہ میں نے اتنے مال پر تیری طرف رجوع کیا اور اس پر وہ عورت راضی ہو گئی اور یہ گواہوں کے سامنے ہوا تو (اس سے) وہ نکاح صحیح قرار پا گیا (ب) اور اگر (اس صورت میں) اس مرد نے مال کا ذکر نہ کیا تو اگر ان دونوں (یعنی اس مرد اور عورت) نے اس پر اتفاق کیا کہ اس (سابقہ) شوہر نے ایسا کہنے میں نکاح کا ارادہ کیا تھا تو وہ نکاح قرار پائے گا ورنہ نہیں ۵ھ	ذخیرہ
۲۰	اور (مذکورہ صورت میں) اگر اس مرد نے وہ (مذکورہ) کلام کسی ایسی اجنبیہ عورت سے کیا کہ ان دونوں میں کبھی نکاح نہ ہوا تھا وہ (کلام) گواہوں کے سامنے ہوا اور اس عورت نے کہا کہ میں راضی ہوں تو (اس سے) وہ نکاح نہ قرار پائے گا ۶ھ	قاضیخان
۲۱	(د) (عقد نکاح میں) ایک مرد نے ایک عورت سے یوں کہا کہ تو میری ہوئی تو اس عورت نے کہا کہ میں ہوئی تو اس سے نکاح منعقد نہ قرار پائے گا لیکن جب اس مرد نے اسے یوں کہا کہ تو میری بیوی ہوئی تو اس عورت نے کہا کہ میں ہوئی تو اس سے وہ نکاح قرار پائے گا (ب) اور بعض کا قول یہ ہے کہ وہ نکاح (ہر دو صورتوں) میں، قرار پائے گا اور حسب عرف یہی حکم ظاہر ہے ۹ھ	خلاصہ

فتاویٰ ہذا یعنی کیا تو میری بیوی ہوئی تو اس عورت نے کہا کہ میں ہوئی (مترجم) ۹ھ حکم نمبر ۳۳۶/۱،۷ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات وشق نمبر	الباب الثانی فیما ینعقد بہ النکاح وما لا ینعقد بہ — ما ینعقد بہ النکاح و مالا	حوالہ
۳۳۶-۲۲	اذا قال لغیرہ دختر خویش مرا دہ[1] فقال دادم[2] ینعقد النکاح وان لم یقل الخاطب پذیرفتم[3] ولو قال مرا دادی[4] فقال دادم[5] لا ینعقد النکاح مالم یقل الخاطب پذیرفتم[6] الا اذا اراد بقولہ دادی[7] التحقیق دون السوم فحینئذ ینعقد وان لم یقل الخاطب پذیرفتم	
	وفی مجموع النوازل عن الشیخ الامام نجم الدین النسفی ان فی قولہ دختر خویش مرا دہ لا بد ان یقول بزنی[8] ویقول الآخر بزنی دادم[9] فاما بدون ذلک فلا ینعقد النکاح عند بعض المشائخ وعند بعضھم ینعقد فلا بد من ھذہ الزیادۃ لتصیر المسئلۃ متفقا علیھا	کذا فی المحیط
۲۳	قیل لامرأۃ خویشتن را بفلان بزنی دادی[10] فقالت دادم[11] وقیل للزوج پذیرفتی[12] فقال پذیرفت[13] ینعقد النکاح وان لم تقل المرأۃ دادم والزوج پذیرفتم	ھکذا فی الذخیرۃ
۲۴	قیل لامرأۃ خویشتن رازن من کردی[14] فقالت کردم[15] ینعقد النکاح	ھکذا فی الذخیرۃ
۲۵	وکذا لو قال خویشتن را زن من کردانیدی فقالت کردانیدم[16]	ھکذا فی الذخیرۃ

۱ اعطنی بنتک۔ عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی تو اپنی بیٹی مجھے دے دے (مترجم) ۲ اعطیتھا عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی میں نے دے دی (مترجم) ۳ قبلت۔ عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی میں نے قبول کیا (مترجم) ۴ اعطیتنی۔ عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی تو نے (اپنی بیٹی) مجھے دے دی (مترجم) ۵ اعطیتک۔ عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی میں نے تجھے دے دی (مترجم) ۶ قبلت۔ عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی میں نے قبول کیا (مترجم) ۷ اعطیت۔ عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی تو نے دے دی (مترجم) ۸ للزوجیۃ۔ عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی بیوی قرار پانے کے لئے (مترجم) ۹ اعطیتھا للزوجیۃ۔ عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی میں نے اسے بیوی قرار پانے کے لئے دے دیا (مترجم) ۱۰ حکم نمبر ۱، ۲، ۲۲ / ۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۱۱ ھل اعطیت نفسک فلانا للزوجیۃ عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی کیا تو نے اپنے آپ کو فلاں کی بیوی قرار پانے کے لئے دے دیا (مترجم) ۱۲ اعطیت۔ عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	دوسرا باب، جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اور جن سے نہیں انکے احکام جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اور جن سے نہیں انکے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۶-۲۲	(و) (جب عقد نکاح میں) کسی مرد نے دوسرے سے کہا کہ تو اپنی بیٹی مجھے دے دے تو اس نے کہا کہ میں نے دے دی تو (اس سے) نکاح منعقد قرار پائے گا اگرچہ اس نکاح کا پیغام دینے والے نے یہ نہ کہا کہ میں نے قبول کیا۔ اور اگر اس نے یوں کہا کہ (تو نے اپنی بیٹی) مجھے دے دی تو اس نے کہا کہ میں نے دے دی تو جبتک نکاح کا پیغام دینے والا یوں نہ کہے کہ میں نے قبول کی، وہ نکاح منعقد نہ قرار پائے گا لیکن اگر اس نے اپنے قول (تو نے اپنی بیٹی) "مجھے دے دی" میں دے دینا متحقق مراد لیا ہو (دینا [illegible] کرنا اور) چکانا مراد نہ لیا ہو تو پھر وہ نکاح منعقد قرار پائے گا اگرچہ نکاح کا پیغام دینے والے نے یوں نہ کہا کہ میں نے قبول کیا (ب) مجموع النوازل میں شیخ امام نجم الدین نسفی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اس کا (مذکورہ) یہ قول کہ تو اپنی بیٹی مجھے دے دے اس میں یہ (لفظ بھی) کہنا ضروری ہے کہ (تو اپنی بیٹی مجھے) میری بیوی قرار پانے کے لئے (دے دی) اور وہ دوسرا یوں کہے کہ میں نے بیوی قرار پانے کے لئے دے دی پس ایسا کہے بغیر بعض مشائخ کے ہاں نکاح منعقد نہ قرار پائے گا اور بعض کے ہاں منعقد قرار پائے گا بس اس (لفظ) کا اضافہ ضروری ہے تاکہ اس مسئلہ کا حکم متفق علیہ قرار پائے [12]	محیط
۲۳	(عقد نکاح میں) کسی عورت سے کہا گیا کہ تو نے اپنے آپ کو فلاں مرد کی بیوی قرار پانے کے لئے دے دیا تو اس نے کہا کہ دے دیا پھر شوہر سے کہا گیا کہ تو نے قبول کیا تو اس نے کہا کہ قبول کیا تو (اس سے) نکاح منعقد قرار پائے گا اگرچہ اس عورت نے یوں نہ کہا کہ میں نے دے دیا اور اس شوہر نے یوں نہ کہا کہ میں نے قبول کیا [15]	ذخیرہ
۲۴	(عقد نکاح میں) کسی عورت سے کہا گیا کہ تو نے اپنے آپ کو میری بیوی کر دیا تو اس نے کہا کہ کر دیا تو (اس سے) نکاح منعقد قرار پائے گا [18]	ذخیرہ
۲۵	اسی (مذکورہ حکم کی) طرح اگر (عقد نکاح میں) کسی مرد نے (ایک عورت سے) یوں کہا کہ تو نے اپنے آپ کو میری بیوی بنا دیا تو اس نے کہا کہ بنا دیا (تو اس سے نکاح منعقد قرار پائے گا) [20]	ذخیرہ

اس نے دے دیا (مترجم) [13] هل قبلت - عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی کیا تو نے قبول کیا (مترجم) [14] قبل بدون ضمیر المتکلم الذی هو المیم الآتی بعد قوله دادم و پذیرفتم یعنی قبول کیا اور اس نے لفظ دادم کے آخر "م" متکلم اور لفظ پذیرفتم کے آخر "م" متکلم کے بغیر کہا (مترجم) [15] حکم نمبر ۱/۳۳۶ ے مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [16] هل جعلت نفسک لی امرأة - عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی کیا تو نے اپنے آپ کو میری بیوی کر دیا (مترجم) [17] جعلت - عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی میں نے (ایسا) کر دیا (مترجم) [18] حکم نمبر ۱/۳۳۶ ے مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [19] هذه العبارة معناها مثل التی قبلها - عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی اس عبارت کا معنی اس سے ما قبل (فارسی) عبارت (مندرجہ ۲۳/۳۳۶) کے معنی کی طرح ہے (مترجم) [20] حکم نمبر ۱/۳۳۶ ے مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات/شق نمبر	الباب الثانی فیما ینعقد بہ النکاح وما لا ینعقد بہ	حوالہ
۳۳۶-۲۶	قیل لامرأۃ ھل زوجت نفسک من فلان فقالت لا ثم قالت فی اثناء الکلام من ویرا خواستم[1] لہ وقال الرجل قبلت صح النکاح	کذا فی الخلاصۃ
۲۷	سئل نجم الدین عمن قال لامرأۃ خویشتن را بہزار درھم کابین بمن بزنی دادی[3] فقالت بالسمع والطاعۃ قال ینعقد النکاح ولو قالت سپاس دارم[4] لا ینعقد لان الاول اجابۃ والثانی وعد	کذا فی المحیط
۲۸	امرأۃ قالت لرجل زوجت نفسی منک فقال الرجل بخداوندگاری پذیرفتم[6] یصح النکاح ولو لم یقل الرجل ذلک لکنہ قال لھا شاباش[7] ان لم یقل بطریق الطنز یصح النکاح	کذا فی الخلاصۃ
۲۹	ولا ینعقد بلفظ الاجارۃ فی الصحیح والاعارۃ والاباحۃ والاحلال والتمتع والاجازۃ والرضا ونحوھا	کذا فی التبیین
۳۰	ولا بلفظ الاقالہ والخلع والصلح والبراءۃ	ھکذا فی فتاوی قاضیخان
۳۱	ولا بلفظ الشرکۃ والکتابۃ	ھکذا فی محیط السرخسی
۳۲	ولا بلفظ الاعتاق والولاء والایداع	کذا فی غایۃ السروجی
۳۳	ولا بلفظ الفداء	کذا فی البحر الرائق

[1] انا تزوجتہ۔ عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی میں نے اس سے نکاح کیا اور خواستگاری کے مفہوم کے متعلق غیاث اللغات میں ہے کہ کسی چیز کی طلب کرنا (مانگنا) چاہنا اور نکاح کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔ مفہوم۔ ماخوذ از غیاث اللغات صفحہ ۱۶۶ (مترجم) [2] حکم نمبر $\frac{۱،۴}{۳۳۶}$ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [2] حکم نمبر $\frac{۱،۷}{۳۳۶}$ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [3] ھل اعطیتنی نفسک للزوجیۃ بالف درھم مھراً عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی کیا تو نے ایک ہزار حق مہر پر اپنے آپ کو میری بیوی قرار پانے کے لئے دے دیا (مترجم) [4] قولھا سپاس دارم بمنزلۃ ولک الفضل۔ عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی اس عورت کا "سپاس دارم" کہنا بمنزلہ یہ کہنے کے ہے کہ آپ کا احسان ہوگا (مترجم) [5] حکم نمبر $\frac{۱،۷}{۳۳۶}$ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [6] قبلتک للسیادۃ۔ عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی میں نے آقا قرار پانا قبول کیا (مترجم) [7] قولہ شاباش

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات وشق نمبر	دوسرا باب: جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اور جن سے نہیں ان کے احکام — جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اور جن سے نہیں انکے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۶-۲۶	(عقد نکاح میں) کسی عورت سے کہا گیا کہ کیا تو نے اپنے آپ کو فلاں آدمی کے نکاح میں کر دیا تو اس عورت نے کہا کہ نہیں پھر اس نے اس گفتگو کے دوران کہا کہ دیرا فواستم (یعنی میں نے اسے چاہا، مانگ لیا یعنی نکاح کر لیا) اور اس مرد نے کہا کہ میں نے قبول کیا (اس سے) وہ نکاح صحیح قرار پا گیا [۶]	خلاصہ
۲۷	(ا) شیخ نجم الدین رحؒ سے اس بارے میں پوچھا گیا کہ (عقد نکاح میں) ایک مرد نے کسی عورت سے کہا کہ کیا تو نے ایک ہزار درہم حق مہر پر اپنے آپ کو میری بیوی قرار پانے کے لئے دے دیا تو اس عورت نے کہا کہ بسر و چشم تو (شیخ رحؒ نے کہا کہ (اس سے) نکاح منعقد قرار پائے گا (ب) اور اگر (اس صورت میں) عورت نے یوں کہا کہ مجھ پر آپ کا احسان ہوگا تو (اس سے) نکاح منعقد نہ ہوگا اس لئے کہ پہلی صورت (میں اس کا کلام نکاح کو قبول کر لینا ہے اور دوسری صورت (میں اس کا کلام نکاح کا) وعدہ قرار پاتا ہے [۷]	محیط
۲۸	(ا) (عقد نکاح میں) کسی عورت نے ایک مرد سے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو تیرے نکاح میں دے دیا تو اس مرد نے کہا کہ میں نے آقا (یعنی خاوند) قرار پانا قبول کیا تو (اس سے) نکاح صحیح قرار پائے گا (ب) اور اگر اس مرد نے یوں نہ کہا لیکن اس نے اس عورت سے کہا کہ "شاباش" یعنی تو خوش و خرم رہے) تو اگر اس نے یوں بطور طنز نہ کہا تو وہ نکاح صحیح قرار پائے گا [۸]	خلاصہ
۲۹	اور (عقد نکاح میں) اجارہ (یعنی اجرت اور مزدوری پر دینے) کے لفظ سے صحیح حکم میں اور مانگے دینے، مباح کر دینے، حلال کر دینے، فائدہ اٹھانے، اجازت دینے (محض) راضی ہونے اور اس قسم کے الفاظ سے نکاح منعقد نہیں ہوتا [۹]	تبیین
۳۰	اور اسی طرح (عقد نکاح میں) اقالہ (یعنی فسخ کرنے) خلع، صلح اور برارت کے لفظ سے بھی (نکاح منعقد نہیں ہوتا) [۱۰]	قاضیخان
۳۱	اور اسی طرح (عقد نکاح میں) شراکت کرنے اور کتابت (یعنی مکاتب کر دینے) کے لفظ سے بھی (نکاح منعقد نہیں ہوتا) [۱۱]	محیط سرخسی
۳۲	اور اسی طرح (عقد نکاح میں) آزاد کرنے، (معاہدہ) موالات کرنے اور امانت کر دینے کے لفظ سے بھی (نکاح منعقد نہیں ہوتا) [۱۲]	غایہ سروجی
۳۳	اور اسی طرح (عقد نکاح میں) فدا ہونے لفظ سے بھی (نکاح منعقد نہیں ہوتا) [۱۳]	بحر رائق

بمنس لك طیب علیک نور ۔ عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی تو خوش و خرم رہے (مترجم) [۸] حکم نمبر ۱،۷/۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [۹] حکم نمبر ۱،۷/۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، [۱۰] اقالہ کرنا یعنی عقد بیع کو فسخ کرنا اس کے احکام فتاوی عالمگیری عربی کی بحث ۲۰، باب ۱۳ میں ہیں اور خلع یعنی کوئی بدل دے کر ملک نکاح کو زائل کرنا۔ اس کی شروط و احکام فتاوی عالمگیری کی بحث ۸، باب ۸ میں ہیں (مترجم) [۱۱] حکم نمبر ۱،۷/۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [۱۲] حکم نمبر ۱،۷/۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [۱۳] جیسا کہ فتاوی قاضیخان علی ہامش عالمگیری عربی ج ۱ ص ۳۲۱، ص ۳۲۲ میں ہے۔ حکم نمبر ۱،۷/۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات نمبر	الباب الثانی فیما ینعقد بہ النکاح ومالا ینعقد بہ — ماینعقد بہ النکاح ومالا	حوالہ
٣٣٦-٣٤	ولا ینعقد بلفظ الوصیة لانها توجب الملک مضافا الی ما بعد الموت	کذا فی الہدایة وھکذا فی الکافی
	وان ان قال اوصیت ببضع امتی للحال بالف درھم وقبل الآخر ینعقد النکاح	کذا فی النہایة
٣٥	رجل قال لآخر زوج بنتک فلانة منی بکذا فقال ابو الصغیرة ارفعها واذھب حیث شئت لا ینعقد النکاح	کذا فی الخلاصة
٣٦	امرأة قالت لرجل زوجت نفسی منک وارادت ان تقول بمائة دینار فقبل ان قالت المرأة بمائة دینار قال الزوج قبلت لا ینعقد النکاح	کذا فی الذخیرة
٣٧	رجل بعث جماعة الی رجل لیخطبوا بنته فقالوا دختر خویشتن فلانة را بما دادی فقال دادم وقالوا پذیرفتیم[٤] لا ینعقد النکاح لانهم لم یضیفوا الی الخاطب[٥]	کذا فی الخلاصة
٣٨	رجل وامرأة اقرا بالنکاح بین یدی الشہود وقالا بالفارسیة ما زن وشوئیم[٦] لا ینعقد النکاح بینهما ھو المختار	کذا فی الخلاصة
٣٩	ولو قال این زن من است[٨] بمحضر من الشہود وقالت المرأة این شوی من است[٩] ولم یکن بینهما نکاح سابق اختلف المشائخ رح فیه والصحیح انه لا یکون نکاحا	کذا فی الظہیریة
	وفی شرح الجصاص رح المختار انه ینعقد اذا قضی بالنکاح او قال الشہود لهما جعلتما ھذا نکاحا فقالا نعم ینعقد	ھکذا فی مختار الفتاوی

ا؎ حکم نمبر ١، ٧/٣٣٦ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، حکم نمبر ١، ٧/٣٣٦ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ٣؎ حکم نمبر ١، ٧/٣٣٦ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، ٤؎ بنتک الفلانة اعطینها لنا فقال اعطیت وقالوا قبلنا۔ عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی تو نے اپنی فلاں بیٹی ہمیں دے دی تو اس نے کہا کہ دے دی تو ان لوگوں نے کہا کہ ہم نے قبول کیا (مترجم)، ٥؎ حکم نمبر ١، ٧/٣٣٦ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ٦؎ نحن زوج وزوجة۔ عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی ہم خاوند اور بیوی ہیں (مترجم)، ٧؎ حکم نمبر ١، ٧، ٣٩، ٤٠/٣٣٦ اور ٩، ١٠/٣٤٨ مع حواشی اور المختار کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	دوسرا باب، جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اور جن سے نہیں انکے احکام جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اور جن سے نہیں انکے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴-۳۳۶	(الف) اور (عقد نکاح میں) وصیت کرنے کے لفظ سے نکاح منعقد نہیں ہوتا اس لئے کہ وصیت سے ملکیت کا لزوم، موت کے بعد کی طرف منسوب ہوتا ہے	ہدایہ، کافی
	(ب) اور اگر (عقد نکاح میں) کسی شخص نے یوں کہا کہ میں نے اپنی باندی کے بضعہ (یعنی عضو مخصوص) ایک ہزار پر فی الحال کے لئے وصیت کی اور (اس) دوسرے نے قبول کیا تو (اس سے) نکاح منعقد قرار پائے گا	نہایہ
۳۵	ایک مرد نے (عقد نکاح میں) دوسرے سے یوں کہا کہ تو اتنے مال (حق مہر) پر اپنی فلاں بیٹی کا نکاح مجھ سے کردے تو اس چھوٹی (یعنی نابالغہ) لڑکی کے باپ نے کہا کہ اسے اُٹھا اور جہاں تیرا جی چاہے لے جا تو (اس سے) نکاح منعقد نہ قرار پائے گا ۲؎	خلاصہ
۳۶	(عقد نکاح میں) ایک عورت نے ایک مرد سے کہا کہ میں نے اپنا نکاح تجھ سے کیا اور وہ عورت ایک سو دینار (حق مہر) کہنا چاہتی تھی پس قبل اس کے کہ وہ عورت ایک سو دینار (کے الفاظ) کہے خاوند (یعنی اس مرد) نے کہا کہ میں نے قبول کیا تو (اس سے) نکاح منعقد نہ قرار پائے گا ۳؎	ذخیرہ
۳۷	(عقد نکاح میں) کسی مرد نے ایک جماعت کو ایک آدمی کی طرف اس لئے بھیجا کہ وہ لوگ (اس کے لئے) اس آدمی کی لڑکی کے نکاح کی درخواست کریں پس ان لوگوں نے اس آدمی سے کہا کہ تو نے اپنی فلاں لڑکی ہمیں دے دی تو اس آدمی نے کہا کہ میں نے دے دی اور ان لوگوں نے کہا کہ ہم نے قبول کرلی تو (اس سے) نکاح منعقد نہ قرار پائے گا اس لئے کہ ان لوگوں نے (اس نکاح کو) اس نکاح کا پیغام دینے والے کیطرف منسوب نہیں کیا ۵؎	خلاصہ
۳۸	ایک مرد اور عورت نے (عقد نکاح میں) گواہوں کے سامنے (پہلے سے) نکاح کا اقرار کیا اور ان دونوں نے فارسی میں کہا کہ مازن وشوئیم (یعنی ہم بیوی خاوند ہیں)، تو اس سے ان دونوں میں نکاح منعقد ہونا نہ قرار پائے گا یہی حکم مختار ہے ۶؎	خلاصہ
۳۹	(الف) اگر (عقد نکاح میں) مرد نے گواہوں کے سامنے یوں کہا کہ یہ میری بیوی ہے اور اس عورت نے یوں کہا کہ یہ میرا شوہر ہے اور ان دونوں میں اس سے پہلے نکاح نہ تھا تو اس (سے نکاح منعقد ہونے کے حکم) کے متعلق مشائخ رح کا اختلاف ہے صحیح حکم یہ ہے کہ (اس سے) نکاح منعقد نہ قرار پائے گا	ظہیریہ
	(ب) اور (مذکور صورت کے متعلق) شرح الجصاص رح میں ہے کہ اگر (اس سے) قاضی (یعنی حاکم مجاز) نے نکاح (متحقق ہونے) کا فیصلہ دے دیا یا گواہوں نے ان دونوں سے کہا کہ کیا تم دونوں نے اس کلام کو نکاح قرار دیا ہے تو ان دونوں نے کہا کہ ہاں تو (اس سے) وہ نکاح منعقد قرار پائے گا ۱۰؎	مختار الفتاوی

۲؎ ب/۴۹۷ کے حاشیہ ترتیب الدلائل کی تفصیل کے "منا ج" میں (۳) کا سے ۱۲ ملاحظہ ہو (مترجم) ۸؎ ھذہ امرأتی - عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی یہ میری بیوی ہے (مترجم) ۹؎ ھذا زوجی - عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی یہ میرا شوہر ہے (مترجم) ۱۰؎ حکم نمبر ۴۰، ۳۸، ۷، ۱/۳۳۶ اور ۱۰، ۹/۲۴۸ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات و شق نمبر	الباب الثانی فیما ینعقد به النکاح ومالا ینعقد به — ما ینعقد به النکاح ومالا	حوالہ
۳۳۶-۴۰	وفی الیتیمة سئل علی السغدی رحمہ اللہ عن رجل سلم علی امرأة فقال سلام علیک یا زوجتی فقالت وعلیک السلام یا زوجی وسمع ذلک الشاهدان قال لا ینعقد	کذا فی التتارخانیة
۴۱	قیل لرجل دختر خویشتن رابہ پسر من ارزانی داشتی ؎۲ فقال داشتم ؎۳ لا ینعقد النکاح بینهما	کذا فی الذخیرة
۴۲	اذا قال ابو الصغیرة اشهدوا انی زوجت بنت فلان الصغیرة ابنی فلانا بمهر کذا فقیل لابی الصغیرة الیس هکذا فقال ابو الصغیرة هکذا ولم یزد علی ذلک فالاولی ان یجدد النکاح وان لم یجدد جاز	هکذا فی فتاوی قاضیخان والظهیریة
۴۳	ولو قال بالفارسیة خویشتن رابزنی دادم بتو بهزار درهم فقالت پذیرفتم ؎۶ لا ینعقد لان لفظة بزنی بالفارسیة لاتقع علی الرجل	کذا فی التجنیس
۴۴	واذا قال لابی البنت زوجتنی ابنتک وقال ابو البنت زوجت اوقال نعم لا یکون نکاحا الا ان یقول الرجل بعد ذلک قبلت لان قوله زوجتنی استخبار	هکذا فی فتاوی قاضیخان
۴۵	وفی لفظ القرض والرهن اختلاف المشائخ رحمہم اللہ والصحیح عدم الانعقاد	کذا فی فتاوی قاضیخان
	وقیل بلفظ القرض ینعقد علی قیاس قول ابی حنیفة رحمہ اللہ ومحمد رحمہ اللہ لان نفس القرض تملیک عندهما رحمہما اللہ وهو المختار	کذا فی مختار الفتاوی
۴۶	وبلفظ السلم قیل ینعقد وقیل لا	کذا فی العینی شرح الکنز
۴۷	وکذا الصرف فیه قولان	کذا فی العینی شرح الکنز

؎۱ حکم نمبر ۳۳۶/۳۹،۳۱،۲۷،۱۱ اور ۳۴۸/۱۰،۹ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ؎۲ جعلت ابنتک لانقة لابنی۔ عربی حاشیہ فتاوی ہذا العینی تونے اپنی بیٹی میرے بیٹے کے لئے کر دی (مترجم) ؎۳ جعلت۔ عربی حاشیہ فتاوی ہذا العینی میں نے کر دی (مترجم) ؎۴ حکم نمبر ۳۳۶/۷،۱ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ؎۵ حکم نمبر ۳۳۶/۴۱،۱ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ؎۶ اعطیتک نفسی للزوجیة بالف درهم فقالت قبلت۔ عربی حاشیہ فتاوی ہذا العینی میں نے اپنے آپ کو تیری بیوی

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	دوسرا باب: جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اور جن سے نہیں ان کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۶-۴۰	الیتیمہ میں لکھا ہے کہ شیخ علی السغدی رح سے اس (صورت کے) بارے میں سوال کیا گیا کہ (عقد نکاح میں) مرد نے عورت پر سلام کہا اور یوں کہا کہ تجھ پر سلام ہو اے میری بیوی اور اس عورت نے یوں کہا کہ اور تجھ پر سلام ہو اے میرے خاوند، اور ان دونوں کی اس بات کو گواہوں نے سُنا تو آپ نے فرمایا کہ (اس سے) نکاح منعقد نہ ہوگا ؎۱	تتارخانیہ
۴۱	(عقد نکاح میں) کسی مرد سے کہا گیا کہ دختر خویشتن را بہ پسر من ارزانی داشتی (یعنی تو نے اپنی بیٹی میرے بیٹے کے لئے کردی) تو اس نے کہا کہ کردی تو (اس سے) ان دونوں میں نکاح منعقد نہ قرار پائے گا ؎۴	ذخیرہ
۴۲	(عقد نکاح میں) جب چھوٹے (یعنی نابالغ) لڑکے کے باپ نے کہا کہ گواہ رہو کہ میں نے فلاں شخص کی چھوٹی (یعنی نابالغہ) بیٹی کا نکاح اپنے فلاں بیٹے سے اتنے حق مہر پر کیا پھر اس چھوٹی لڑکی کے باپ سے کہا گیا کہ کیا ایسا ہی نہیں ہے تو اس چھوٹی لڑکی کے باپ نے کہا کہ ایسا ہی ہے اور اس نے اس پر مزید کچھ نہ کہا تو (اس کے حکم کے متعلق اولی یہ ہے کہ اس نکاح کی تجدید کرلی جائے اور اگر (اس نکاح کی تجدید نہ کی گئی تو (بھی) وہ نکاح جائز قرار پا گیا ؎۵	قاضیخان ظہیریہ
۴۳	اگر (عقد نکاح میں) کسی مرد نے (کسی عورت سے) یوں کہا کہ میں نے اپنے آپ کو تیری زن ہونے (یعنی بیوی قرار پانے) کے لئے ہزار درہم پر دے دیا تو اس عورت نے یوں کہا کہ میں نے قبول کیا تو (اس سے) نکاح منعقد نہ ہوگا اس لئے کہ فارسی زبان میں بزنی (یعنی بیوی قرار پانے) کے لفظ کا اطلاق مرد پر نہیں ہوتا ؎۶	تجنیس
۴۴	جب (عقد نکاح میں) کسی مرد نے لڑکی کے باپ سے یوں کہا کہ تو نے اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کر دیا تو لڑکی کے باپ نے کہا کہ میں نے کر دیا یا اس نے یوں کہا کہ ہاں تو (محض) اس (کلام) سے نکاح منعقد نہ قرار پائے گا لیکن اگر وہ مرد اس کے بعد یوں کہے کہ میں نے قبول کیا تو پھر یہ حکم نہیں ہے (یعنی پھر وہ نکاح منعقد قرار پائے گا) اس لئے کہ اس کا یوں کہنا کہ تو نے (اپنی بیٹی کا) نکاح مجھ سے کر دیا استفہام ہے ؎۸	قاضیخان
۴۵	(ا) (عقد نکاح میں) قرض (دینے) اور رہن (کر دینے) کے لفظ (سے نکاح منعقد ہونے) کے متعلق مشائخ رح کا اختلاف ہے اور صحیح حکم یہ ہے کہ (ان لفظوں سے) نکاح کا منعقد ہونا قرار نہیں پاتا (ب) اور بعض کا قول یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ رح اور امام محمد رح کے قول پر قیاس کے بموجب قرض کے لفظ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اس لئے کہ ان دونوں (اماموں) کے ہاں نفس قرض دوسرے کو مالک بنا دیتا ہے۔ اور یہی حکم مختار ہے ؎۹	قاضیخان مختار الفتاوی
۴۶	(عقد نکاح) بیع سلم کے لفظ سے بعض کے ہاں منعقد قرار پاتا ہے اور بعض کے ہاں منعقد نہیں ہوتا ؎۱۰	عینی شرح کنز
۴۷	اسی (مذکورہ حکم کی) طرح (عقد نکاح میں) بیع صرف کے لفظ سے نکاح منعقد ہونے کے متعلق دو قول ہیں ؎۱۱	عینی شرح کنز

قرار پانے کے لئے ہزار درہم پر دے دیا (مترجم) ؎۷ حکم نمبر ۱/۳۳۶ ۷ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ؎۸ حکم نمبر ۱/۳۳۶ ۷، ۲۲ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ؎۹ حکم نمبر ۱/۳۳۶ ۷ مع حواشی ملاحظہ ہوں اور لفظ المختار کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ۲ ب/۴۹۰ کے حاشیہ ترتیب الدلائل کی تفصیل کے ۳ میں (۳) کا ۱۳ ملاحظہ ہو (مترجم) ؎۱۰ بیع سلم ایسا عقد ہے کہ اس میں قیمت کی ملکیت فوری طور پر ثابت قرار پاتی ہے اور جس چیز کی قیمت دی ہے، اسمیں ملکیت کسی معلوم مدت میں قرار پاتی ہے اسکے شرائط و احکام کا بیان فتاوی عالمگیری کی بحث نمبر ۲ کے باب ۱۸ میں ہے (مترجم) ؎۱۱ بیع صرف ایسا عقد ہے کہ اس میں بعض ثمنوں کی جنس کو بعض کے بدلے سودا کرنا ہوتا ہے۔ اسکی شرائط و احکام کا بیان فتاوی عالمگیری کی بحث ۲۱ میں ہے (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات وشق نمبر	الباب الثانی فیما ینعقد به النکاح وما لا ینعقد به — ما ینعقد به النکاح ومالا	حوالہ
۳۳۶-۴۸	النکاح المضاف کقوله زوجتکها غدا غیر صحیح	کذا فی النهر الفائق
۴۹	اما المعلق فان کان علی امر مضی صح لانه معلوم الحال	کذا فی النهر الفائق
۵۰	فلو خطبت بنته فاخبر انه زوجها من فلان قبل هذا فکذبه فقال ان لم اکن زوجتها منه فقد زوجتها من ابنک وقبل ابو الابن عند الشهود فبان انه لم یکن زوجها من احد صح النکاح	کذا فی النهر الفائق
۵۱	وان قال لامرأة بحضرة الشاهدین تزوجتک علی کذا ان اجاز ابی او رضی فقالت قبلت لا یصح	کذا فی فتاوی قاضیخان
۵۲	رجل تزوج امرأة علی انها طالق او علی ان امرها فی الطلاق بیدها ذکر محمد رح فی الجامع انه یجوز النکاح والطلاق باطل ولا یکون الامر بیدها وقال الفقیه ابو اللیث رح هذا اذا بدأ الزوج فقال تزوجتک علی انک طالق وان ابتدأت المرأة فقالت زوجت نفسی منک علی انی طالق او علی ان یکون الامر بیدی اطلق نفسی کلما شئت فقال الزوج قبلت جاز النکاح ویقع الطلاق ویکون الامر بیدها[۵]	کذا فی فتاوی قاضیخان
۵۳	ذکر شمس الائمة السرخسی رح اذا تزوج امرأة علی الف الی الحصاد والدیاس اختلف مشائخنا فی هذه المسئلة والمختار عندی انه ینعقد ویثبت هذا الاجل فی المهر	کذا فی مختار الفتاوی

[۱] حکم نمبر ۱، ۷ / ۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [۲] حکم نمبر ۱، ۷ / ۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [۳] حکم نمبر ۱، ۷ / ۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [۴] حکم نمبر ۱، ۷، ۵۲، ۵۷ / ۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [۵] حکم نمبر ۵۲ / ۳۳۶ کا تیسرا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [۶] حکم نمبر ۱، ۷ / ۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [۷] فتاوی عالمگیری مترجم حامل المتن کی اشاعت ہذا میں کئی اہل علم کے مشورہ کے بموجب غلاموں سے متعلق خصوصی احکام اور انکا ترجمہ، آجکل چنداں ضرورت نہ ہونے کی بنا پر قابل ترک ہے چنانچہ حکم نمبر ۵۲ / ۳۳۶ کے

دفعات و شق نمبر	دوسرا باب: جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اور جن سے نہیں انکے احکام جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اور جن سے نہیں انکے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۶-۴۸	(عقدِ نکاح میں) وہ نکاح جو مضاف (یعنی کسی طرف نسبت کردہ) ہو مثلاً اس کا (یعنی لڑکی کے باپ کا) یوں کہنا کہ میں نے اس کا نکاح تجھ سے (آنے والے) کل کو کر دیا تو یہ نکاح صحیح نہیں ہے [۱]	نہر فائق
۴۹	اور (عقدِ نکاح میں) وہ نکاح جو معلق ہو تو اگر وہ ایسی چیز پر معلق ہو جو گذر چکی ہے تو وہ نکاح صحیح ہے اس لئے کہ اس کا حال معلوم ہے [۲]	نہر فائق
۵۰	(عقدِ نکاح میں) اگر کسی شخص کی بیٹی کے لئے نکاح کا پیغام دیا گیا تو اس شخص نے بتایا کہ اس نے اس سے پہلے اس کا نکاح فلاں آدمی سے کر دیا ہے تو اس نے اس کے قول کی تکذیب کی تو اس نے (یعنی اس لڑکی کے باپ نے) کہا کہ اگر میں نے (اپنی) اس (بیٹی) کا نکاح اس (فلاں) سے نہ کیا ہو تو میں نے اس کا نکاح تیرے بیٹے سے کیا اور اس لڑکے کے باپ نے قبول کر لیا اور یہ گواہوں کے سامنے ہوا پھر یہ ظاہر ہوا کہ اس نے اس لڑکی کا نکاح کسی سے نہیں کیا تھا (اس صورت میں) وہ نکاح صحیح قرار پا گیا [۳]	نہر فائق
۵۱	(عقدِ نکاح میں) اگر کسی مرد نے گواہوں کے سامنے کسی عورت سے کہا کہ میں نے تجھ سے اتنے (حق مہر) پر نکاح کیا بشرطیکہ میرے باپ نے مجھے اجازت دی یا وہ راضی ہو گیا تو اس عورت نے کہا کہ میں نے قبول کیا تو (اس سے) نکاح صحیح نہ ہو گا [۴]	قاضیخان
۵۲	(ا) (عقدِ نکاح میں) کسی مرد نے ایک عورت سے اس شرط پر نکاح کیا کہ وہ طالق ہے (یعنی اس عورت کو طلاق ہے) یا اس (شرط) پر نکاح کیا کہ اس عورت کی طلاق کا اختیار اس عورت کے قبضہ میں ہے تو (اس کے حکم کے متعلق) امام محمدؒ نے فرمایا کہ وہ نکاح جائز قرار پائے گا اور وہ طلاق باطل ہو گی اور طلاق کا معاملہ اس عورت کے اختیار میں نہ ہو گا (ب) اور فقیہ ابو اللیثؒ کا قول ہے کہ (مذکورہ صورت میں) یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جبکہ مرد نے ابتدا کی اور کہا کہ میں نے تجھ سے اس شرط پر نکاح کیا کہ تو طالق ہے اور اگر عورت نے ابتدا کی اور کہا کہ میں نے تجھ سے اس شرط پر نکاح کیا کہ میں طالق ہوں (یعنی مجھے طلاق ہے) یا میں نے تجھ سے اس شرط پر نکاح کیا کہ (طلاق کا) اختیار مجھے ہو گا میں جب چاہوں گی اپنے آپ کو طلاق دے دوں گی اور شوہر نے کہا کہ میں نے قبول کیا تو وہ نکاح جائز ہے اور طلاق واقع ہو گی اور (طلاق کا) اختیار اس عورت کے ہاتھ میں ہو گا [۶] [۵] [۷]	قاضیخان
۵۳	شمس الائمہ السرخسیؒ نے ذکر کیا ہے کہ (عقدِ نکاح میں) جب کسی مرد نے کسی عورت سے کھیتی کاٹنے یا گاہنے تک کیلئے ایک ہزار (حق مہر) پر نکاح کیا تو اس مسئلہ (کے حکم) میں مشائخ کا اختلاف ہے اور میرے ہاں مختار حکم یہ ہے کہ وہ نکاح منعقد قرار پائے گا اور یہ (مذکورہ) مدت حق مہر میں میعاد ثابت ہو گی [۸]	مختار الفتاوی

بعد تقریباً [۲] احکام، حکم نمبر ۱۱/۳۴۲ کے بعد تقریباً [۱۰] احکام، ۴/۳۴۳ کے بعد تقریباً [۴] احکام، ۸/۳۴۴ کے بعد تقریباً [۵] احکام اور ۵/۳۴۶ کے بعد تقریباً [۱۱] احکام کا اندراج متروک ہے (مترجم) [۸] حکم نمبر ۱۰۷/۳۴۶ اور ۱ تا ۵/۳۴۸ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات و شق نمبر	الباب الثانی فیما ینعقد به النکاح وما لا ینعقد به — ما ینعقد به النکاح وما لا	حوالہ
۳۳۶ ۵۴	ولا یثبت فی النکاح خیار الرؤیة والعیب والشرط سواء جعل الخیار للزوج او المرأة اولهما ثلاثة ایام او اقل او اکثر حتی انه اذا فعل ذلک فالنکاح جائز والشرط باطل الا اذا کان العیب هو الجب والخصاء والعنة فان المرأة بالخیار وهذا عند ابی حنیفة رح وابی یوسف رح	هکذا فی شرح الطحاوی
۵۵	فاذا شرط احدهما لصاحبه السلامة عن العمی والشلل والزمانة او شرط صفة الجمال او شرط الزوج علیها صفة البکارة نوجد بخلاف ذلک لا یثبت له الخیار	هکذا فی التاتارخانیة
۵۶	رجل تزوج امرأة علی انه مدنی فاذا هو قروی یجوز النکاح ان کان کفأً ولا خیار لها	کذا فی فتاوی قاضیخان
۵۷	وفی فتاوی ابی اللیث رح تزوج امرأة علی ان اباه بالخیار صح النکاح ولا خیار	کذا فی الذخیرة

ش ۱ھ حکم نمبر ۱، ۷، ۵۱، ۵۴ تا ۵۷ / ۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۲ھ حکم نمبر ۵۴ / ۳۳۶ ، ۴۳، ۴۴ / ۳۵۰ مع حواشی ملاحظہ ہو (مترجم) ۳ھ حکم نمبر ۵۴ / ۳۳۶ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	دوسرا باب، جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اور جن سے نہیں انکے احکام جن الفاظ وغیرہ سے نکاح منعقد قرار پاتا ہے اور جن سے نہیں انکے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۶-۵۴	(عقد نکاح میں) خیار رویت یا خیار عیب (یعنی دیکھ لینے کا اختیار یا عیب کی صورت میں اختیار) یا شرط رکھنا اس نکاح کے انعقاد میں ثابت نہیں ہوتا خواہ وہ اختیار مرد کے لئے یا عورت کے لئے یا دونوں کے لئے تین دن یا اس سے کم یا زیادہ کے لئے قرار دیا جائے حکم برابر ہے حتیٰ کہ اگر کسی نے ایسا کیا تو وہ نکاح جائز قرار پائے گا اور (نکاح کے انعقاد میں) وہ شرط باطل قرار پائے گی لیکن (خیار عیب کی صورت میں) اگر وہ عیب ذکر کٹا ہونا یا خصی ہونا یا نامرد ہونا (ظاہر) ہو تو اس عورت کو (وہ نکاح فسخ کرانے کا) اختیار ہوگا یہ حکم امام ابوحنیفہ رح اور امام ابویوسف رح کے ہاں ہے [۱]	شرح الطحاوی
۵۵	(عقد نکاح میں) جب ان دونوں (یعنی مرد اور عورت) میں سے کسی ایک نے دوسرے پر اندھاپن، کوڑھ، معطل الاعضاء یا اپاہج پن سے سلامت ہونے کی شرط کی یا اس نے صفتِ جمال کی شرط کی یا خاوند نے عورت پر باکرہ ہونے کی شرط کی پھر اس شرط کے خلاف پایا تو (ان صورتوں میں) اسے اختیار ثابت نہ ہوگا [۲]	تتارخانیہ
۵۶	(عقد نکاح میں) کسی مرد نے ایک عورت سے اس شرط پر نکاح کیا کہ وہ (مرد) شہری ہے پھر وہ دیہاتی نکلا تو وہ نکاح جائز قرار پائے گا بشرطیکہ وہ مرد کفو قرار پائے اور اس (صورت میں) اس عورت کو (فسخ نکاح کا) اختیار نہ ہوگا [۳]	قاضیخان
۵۷	فتاوی ابواللیث رح میں ہے کہ (عقد نکاح میں) کسی مرد نے ایک عورت سے اس شرط پر نکاح کیا کہ اس مرد کے باپ کو اختیار ہوگا تو (اس صورت میں) وہ نکاح صحیح قرار پا گیا اور (اس مرد کے باپ کو اس نکاح کے فسخ کرانے کا) وہ اختیار نہ ہوگا [۴]	ذخیرہ

[۴] حکم نمبر ۵۱، ۵۴ / ۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات وشق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات — القسم الاول المحرمات بالنسب	حوالہ
	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	
	# الباب الثالث فی بیان المحرمات	
	## وھی تسعۃ اقسام	
	دفعات ۳۳۷ تا ۳۴۸، عنوانات ۱۲، تعداد شق ۱۸۱	
۳۳۷۔	## القسم الاول المحرمات بالنسب تعداد شق ۷	
۱	وھن الامھات والبنات والاخوات والعمات والخالات وبنات الاخ وبنات الاخت فھن محرمات نکاحا ووطأ ودواعیہ علی التأبید	ھکذا فی محیط السرخسی
۲	فالامھات ام الرجل وجداتہ من قبل ابیہ وامہ وان علون	ھکذا فی محیط السرخسی
۳	واما البنات فبنتہ الصلبیۃ وبنات ابنہ وبنتہ وان سفلن	ھکذا فی محیط السرخسی
۴	واما الاخوات فالاخت لاب وام والاخت لاب والاخت لام	ھکذا فی محیط السرخسی
۵	کذا بنات الاخ والاخت وان سفلن	ھکذا فی محیط السرخسی
	واما العمات فثلث عمۃ لاب وام وعمۃ لاب وعمۃ لام وکذا عمات ابیہ وعمات اجدادہ وعمات امہ وعمات جداتہ وان علون واما عمۃ العمۃ فانہ ینظر ان کانت العمۃ	

ل‍ه نسبی رشتہ سے حرام یعنی رحم کی قرابت کی بنا پر جن سے نکاح حرام ہوتا ہے اور نسبی رشتہ سے محرمات چار ہیں (۱) اپنے اصول (۲) اپنے فروع (۳) اپنے ماں باپ کے فروع (۴) اپنے ماں باپ کے اصول کے فروع۔ اس چوتھی قسم کی حرمت صرف ایک بطن تک ہے، اور پہلی دو قسمیں یعنی اپنے اصول اور فروع تو بہرحال حرام میں خواہ وہ رشتہ حلال نکاح سے ہو یا زنا سے ہو اور تیسری اور چوتھی قسم میں اگر وہ رشتہ زنا سے ہو تو زانی کی ماں کے فروع اخیر سلسلہ تک اور ماں کے اصول کے فروع ایک بطن تک حرام ہیں اور زانی کے باپ کے فروع

toobaa-elibrary.blogspot.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیسرا باب (عقد نکاح میں) محرمات کے احکام کا بیان

عقد نکاح میں محرمات نو قسمیں ہیں

دفعات ۳۴۷ تا ۳۴۸ ، عنوانات ۱۲ تعداد شق ۱۸۱

حوالہ	متن	شق	دفعہ
	محرمات میں سے پہلی قسم محرمات بالنسب ہیں اور اسمیں ۷ شقیں ہیں		۳۴۷
محیط سرخسی	(عقد نکاح میں نو محرمات ہیں سے پہلی قسم محرمات بالنسب ہیں) اور وہ مائیں، بیٹیاں، بہنیں اور پھوپھیاں، خالائیں، بھتیجیاں اور بھانجیاں ہیں پس ان سے نکاح، وطی اور اس کا داعیہ پیدا کرنے والے امور ہمیشہ کے لئے حرام ہیں ۱ﮧ	۱	
محیط سرخسی	(محرمات بالنسب میں) ماؤں سے مراد، اس مرد کی ماں اور باپ اور ماں کی طرف سے اس کی دادی خواہ اوپر کے سلسلہ تک ہوں (سب حرام ہیں) ۲ﮧ	۲	
محیط سرخسی	اور (محرمات بالنسب میں) بیٹیوں میں اسکی سگی بیٹی اور اسکے بیٹے اور بیٹی کی بیٹیاں خواہ نیچے کے سلسلہ تک ہوں، (سبھی شامل ہیں اور حرام ہیں) ۳ﮧ	۳	
محیط سرخسی	اور (محرمات بالنسب میں) بہنیں پس ماں اور باپ کی طرف سے بہن اور باپ کی طرف سے بہن اور ماں کی طرف سے بہن ہے (اور یہ سب حرام ہیں) ۴ﮧ	۴	
محیط سرخسی	اور (اسی مذکورہ حکم کی) طرح (محرمات بالنسب میں) بھائی اور بہن کی بیٹیاں خواہ نیچے کے سلسلہ تک ہوں (حرام ہیں) ۵ﮧ	۵	
	(۱) (محرمات بالنسب میں) پھوپھیاں تین ہیں (۱) وہ پھوپھی جو باپ اور ماں کی طرف سے ہو (یعنی اس کی وہ پھوپھی جو اس کے باپ کی سگی بہن ہو) (۲) اور وہ پھوپھی جو (صرف) باپ کی طرف سے ہو (یعنی اس کی وہ	۶	

اور باپ کے اصول کے فروع حرام نہیں ہیں اور نسبی رشتہ سے محرمات کی مذکورہ چار قسموں میں سے پہلی قسم کے متعلق حکم نمبر ۲،۱/۳۴۷ ، اور دوسری قسم کے متعلق ۳،۱/۳۴۷ تیسری قسم کے متعلق ۵،۴،۱/۳۴۷ اور چوتھی قسم کے متعلق ۷،۶،۱/۳۴۷ ملاحظہ ہوں (مترجم) ۲ﮧ حکم نمبر ۱/۳۴۷ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۳ﮧ حکم نمبر ۱/۳۴۷ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۴ﮧ حکم نمبر ۵،۱/۳۴۷ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۵ﮧ حکم نمبر ۴،۱/۳۴۷ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات — القسم الثانی المحرمات الصھریۃ	حوالہ
۳۳۷-	القربی عمۃ لاب وام اولاب فعمۃ العمۃ حرام وان کانت القربی عمۃ لام فعمۃ العمۃ لا تحرم	ھکذا فی محیط السرخسی
۶	واما الخالات فخالتہ لاب وام وخالتہ لاب وخالتہ لام وخالات آبائہ وامھاتہ واما خالۃ الخالۃ فان کانت الخالۃ القربی خالۃ لاب وام اولام فخالتہا تحرم علیہ وان کانت القربی خالۃ لاب فخالتہا لا تحرم علیہا	ھکذا فی محیط السرخسی
۳۳۸-	**القسم الثانی المحرمات بالصھریۃ** تعداد شق ۵۵	
۱	وھی اربع فرق (الاولی) امھات الزوجات وجداتھن من قبل الاب والام وان علون	کذا فی الحاوی القدسی
۲	(والثانیۃ) بنات الزوجۃ وبنات اولادھا وان سفلن بشرط الدخول بالام	کذا فی الحاوی القدسی
۳	سواء کانت الابنۃ فی حجرہ اولم تکن	کذا فی شرح الجامع الصغیر لقاضیخان
۴	واصحابنا ما اقاموا الخلوۃ مقام الوطء فی حرمۃ البنات	ھکذا فی الذخیرۃ فی نوع ما یستحق بہ جمیع المھر

لہ حکم نمبر ۱،۱،۷/۳۳۷ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، ۲ہ حکم نمبر ۱،۱،۶/۳۳۷ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۳ہ حرمتِ مصاہرہ یعنی سسرالی رشتہ سے (نکاح کے لئے حرام شدہ عورتوں کی چار قسمیں ہیں مدخولات کے فروع، منکوحات اور مدخولات کے اصول۔ اپنے اصول کی منکوحات ومدخولات اور اپنے فروع کی منکوحات اور مدخولات اور رد المحتار میں بحوالہ البحر لکھا ہے کہ حرمت مصاہرہ بالزنا کی چار قسمیں ہیں۔ زانی کے اصول اور فروع خواہ نسبی ہوں یا رضاعی ان پر وہ مزنیہ حرام قرار پاتی ہے، زانیہ کے اصول و فروع خواہ نسبی ہوں یا رضاعی اس زانی پر حرام قرار پاتے ہیں جیسا کہ حلال وطی کی صورت میں بعینہٖ یوں ہی حکم ہے۔ البتہ زانی کے اصول و فروع کیلئے مزنیہ کے اصول و فروع سے نکاح حلال رہتا ہے مفہوم ماخوذ از رد المحتار ج ۲ ص ۳۰۳
محرمات بالصھریت کے پہلے گروہ کا بیان حکم نمبر ۱/۳۳۸ میں، دوسرے کا ۲تا۴/۳۳۸ میں تیسرے کا ۵،۶/۳۳۸ میں اور چوتھے گروہ کا بیان ۷/۳۳۸ میں ہے اور حرمت مصاہرہ بالزنا کے متعلق حکم نمبر ۱،۹/۳۳۸

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات/شق نمبر	تیسرا باب محرمات کے احکام۔ محرمات کی دوسری قسم محرمات بالصہریت کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۷ -	پھوپھی جو اسکے باپ کی ایسی بہن ہو جو باپ کے باپ کی طرف سے ہو) (۳) اور وہ پھوپھی جو (صرف) ماں کی طرف سے ہو (یعنی اس کی وہ پھوپھی جو اس کے باپ کی ایسی بہن ہو جو باپ کی ماں کی طرف سے ہو) (ب) اسی طرح اسکے باپ کی پھوپھیاں، اسکے دادا کی پھوپھیاں، اسکی ماں کی پھوپھیاں، اسکی دادیوں (یعنی دادی اور نانی) کی پھوپھیاں خواہ اوپر کے سلسلہ تک ہوں (ج) اور پھوپھی کی پھوپھی کے متعلق (حکم یہ ہے کہ) دیکھا جائے گا کہ (۱) اگر قریب کی پھوپھی ایسی پھوپھی ہو جو باپ اور ماں کی طرف سے ہو یا (صرف) باپ کی طرف سے ہو (یعنی قریب کی پھوپھی اس کے باپ کی ایسی بہن ہو جو اس کے باپ کی سگی بہن ہو یا اس کے باپ کے باپ کی طرف سے بہن ہو) تو اس پھوپھی کی پھوپھی بھی حرام ہے (۲) اور اگر قریب کی پھوپھی ایسی پھوپھی ہو کہ وہ ماں کی طرف سے ہو (یعنی قریب کی پھوپھی اس کے باپ کی ایسی بہن ہو جو اس کے باپ کی ماں کی طرف بہن ہو) تو اس پھوپھی کی پھوپھی حرام نہ ہوگی [1]	محیط سرخسی
۷	(د) اور (محرمات بالنسب میں) خالائیں پس (۱) اس کی وہ خالہ جو باپ اور ماں کی طرف سے ہو (یعنی اس کی وہ خالہ جو اس کی ماں کی سگی بہن ہو) (۲) اور وہ خالہ جو (صرف) باپ کی طرف سے ہو (یعنی اس کی وہ خالہ جو اس کی ماں کی ایسی بہن ہو جو ماں کے باپ کی طرف سے بہن ہو) (۳) اور وہ خالہ جو (صرف) ماں کی طرف سے ہو (یعنی اس کی وہ خالہ جو اس کی ماں کی ایسی بہن ہو جو ماں کی طرف سے بہن ہو) (۴) نیز اس کے آباء و اجداد اور ماں اور جدات کی خالاؤں کے متعلق بھی یہی حکم ہے (کہ وہ حرام ہیں) (ب) اور خالہ کی خالہ (کے متعلق حکم یہ ہے کہ) (۱) اگر قریب کی خالہ ایسی خالہ ہو جو باپ اور ماں کی طرف سے ہو یا (صرف) ماں کی طرف سے ہو (یعنی قریب کی خالہ اس کی ماں کی ایسی بہن ہو جو ماں کی سگی بہن ہو یا اس کی ماں کی ماں کی طرف سے بہن ہو) تو خالہ کی وہ خالہ (بھی) حرام ہے (۲) اور اگر قریب کی خالہ ایسی خالہ ہو جو (صرف) باپ کی طرف سے ہو (یعنی قریب کی خالہ اس کی ماں کی ایسی بہن ہو جو ماں کے باپ کی طرف سے بہن ہو) تو خالہ کی وہ خالہ اس پر حرام نہ ہوگی [2]	محیط سرخسی
۳۳۸ -	**محرمات میں سے دوسری قسم محرمات بالصہریت ہیں** اور اسمیں ۵۷ شقیں ہیں۔	
۱	یہ محرمات بالصہریت (یعنی سسرالی رشتہ سے حرمت مصاہرہ) چار گروہ ہیں۔ پہلا گروہ بیویوں کی مائیں اور ان کی ماں اور باپ کی طرف سے دادیاں خواہ اوپر کے سلسلہ تک ہوں [3]	حاوی القدسی
۲	(محرمات بالصہریت کا) دوسرا گروہ، بیوی کی بیٹیاں اور بیوی کی اولاد کی بیٹیاں خواہ نیچے کے سلسلہ تک ہوں بشرطیکہ (اس نے) ان کی ماں سے دخول کیا ہو [4]	حاوی القدسی، شرح جامع الصغیر
۳	(مذکورہ صورت میں) خواہ (اسکی بیوی کی) وہ بیٹی اس آدمی کی پرورش میں تھی یا نہ [5]	
۴	ہمارے اصحابؒ نے بیوی کی بیٹیاں حرام قرار پانے میں بیوی سے خلوت صحیحہ کو وطی کے قائمقام نہیں قرار دیا [6]	ذخیرہ

مع حواشی نیز ۱۷/۳۲۹، ۳۰،۲۹/۴۶۲ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [4] حکم نمبر ۱/۳۳۸ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، [5] حکم نمبر ۱/۳۳۸ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، [6] یعنی ہمارے علماء حق مہر اور عدت لازم ہونے میں خلوت صحیحہ دخول کے قائمقام ہے مگر بیوی کی بیٹی سے نکاح حرام قرار پانے کیلئے، بیوی سے خلوت صحیحہ، دخول کے قائمقام نہیں ہے، پس قبل دخول زوجہ کو طلاق دیکر اسکی بیٹی سے نکاح کرنا حرام نہ ہوگا لیکن یہ (مذکورہ حکم) بیوی کی بیٹی کے متعلق ہے بیوی کی ماں، نانی اور دادی وغیرہ سے نکاح کے جواز کے متعلق نہیں ہے جیسا کہ (د) حاشیہ فتاوی ہذا میں ہے، اور خلوت صحیحہ سے مراد کے متعلق فتاوی عالمگیری میں بحوالہ فتاوی قاضیخان لکھا ہے کہ خلوت صحیحہ یہ ہے کہ وہ دونوں یعنی خاوند اور بیوی ایک مکان میں اس طرح جمع ہوں کہ وہاں حساً یا شرعاً یا طبعاً موانع وطی میں سے کوئی مانع موجود نہ ہو! اور اسکے مزید احکام بھی ہیں، مفہوم ماخوذ از فتاوی عالمگیری عربی ج ۱ ص ۳۰۴ بحث ۶ باب ۲ فصل ۲ حکم نمبر ۱۱۷/۳۲۹، ۴۸/۳۵۰ اور ۱/۳۳۸ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات وشق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات — القسم الثانی المحرمات الصھریة	حوالہ
۳۳۸-۵	(والثالثة) حلیلة الابن وابن الابن وابن البنت وان سفلوا دخل بھا الابن ام لا	ھکذا فی محیط السرخسی
۶	ولا تحرم حلیلة الابن المتبنّٰی علی الاب المتبنّی	ھکذا فی محیط السرخسی
۷	(والرابعة) نساء الآباء والاجداد من جھة الاب والام وان علوا فھولاء محرمات علی التأبید نکاحا ووطأً	کذا فی الحاوی القدسی
۸	وتثبت حرمة المصاھرة بالنکاح الصحیح دون الفاسد	کذا فی محیط السرخسی
	فلو تزوجھا نکاحا فاسدا لا تحرم علیہ امھا بمجرد العقد بل بالوطء	ھکذا فی البحر الرائق
۹	وتثبت بالوطء حلالا کان او عن شبھة او زنا	کذا فی فتاوی قاضیخان
۱۰	فمن زنی بامرأة حرمت علیہ امھا وان علت وابنتھا وان سفلت وکذا تحرم المزنی بھا علی آباء الزانی واجداده وان علوا وابنائہ وان سفلوا	کذا فی فتح القدیر
۱۱	ولو وطئھا فافضاھا لا تحرم علیہ امھا لعدم تیقن کونہ فی الفرج الا اذا حبلت وعلم کونہ منہ	کذا فی البحر الرائق
۱۲	وکما تثبت ھذه الحرمة بالوطء تثبت بالمس والتقبیل والنظر الی الفرج بشھوة	کذا فی الذخیرة
	سواء کان بنکاح او ملک او فجور عندنا	کذا فی الملتقط
۱۳	قال اصحابنا الربیبة وغیرھا فی ذلک سواء	ھکذا فی الذخیرة

ك۱ حکم نمبر ۱/۳۳۸ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ك۲ حکم نمبر ۱/۳۳۸ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ك۳ حکم نمبر ۱/۳۳۸ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ك۴ حکم نمبر ۱/۳۳۸ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ك۵ حکم نمبر ۱/۳۳۸ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ك۶ حکم نمبر ۱/۳۳۸ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ك۷ حکم نمبر ۱/۳۳۸ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ك۸ تاہم یہ امور وطی کے قائمقام تب قرار پاتے ہیں جبکہ شہوت سے ہوں خواہ شہوت ایک طرف سے ہو یا دونوں طرف سے ہو اور وہ دونوں محل شہوت ہوں یعنی بالغ ہوں یا قریب البلوغ ہوں اور ان امور کے بعد مرد کو انزال نہ ہوا ہو نیز فرج پر نظر کرنے

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	تیسرا باب محرمات کے احکام — محرمات کی دوسری قسم محرمات بالصہریت کے احکام کا بیان	حوالہ
۲۳۸-۵	(محرمات بالصہریت کا) تیسرا گروہ، بیٹے یا پوتے یا نواسے کی بیوی، خواہ نیچے کے سلسلہ تک ہو خواہ اس بیٹے نے اپنی اس بیوی سے دخول کیا ہو یا نہ [1]	محیط سرخسی
۶	متبنی (یعنی محض منہ بولا بیٹا یعنی لے پالک) بیٹے کی بیوی، متبنی بنانے والے باپ پر حرام نہیں ہوتی [2]	محیط سرخسی
۷	(محرمات بالصہریت کا) چوتھا گروہ، باپ اور ماں کی طرف سے آباء و اجداد کی بیویاں خواہ اوپر کے سلسلہ تک ہوں پس ان (سب مذکورہ) سے نکاح اور وطی ہمیشہ کے لئے حرام ہے [3]	حاوی القدسی
۸	(ا) اور حرمت مصاہرہ (جو محض نکاح سے ثابت قرار پاتی ہے وہ) ایسے نکاح سے ثابت ہوتی ہے جو نکاح صحیح ہو، نکاح فاسد سے حرمت مصاہرہ ثابت نہیں ہوتی	محیط سرخسی
	(ب) پس اگر کسی مرد نے کسی عورت سے نکاح فاسد کیا تو اس سے اس پر اس عورت کی ماں محض اس عقد سے حرام نہ ہوگی البتہ وطی سے حرام ہوگی [4]	بحر رائق
۹	حرمت مصاہرہ وطی سے ثابت قرار پاتی ہے خواہ وہ حلال وطی ہو یا بنا بر شبہ وطی ہو یا بطور زنا وطی ہو [5]	قاضیخان
۱۰	(ا) پس جس مرد نے کسی عورت سے زنا کیا تو اس مرد پر اس عورت کی ماں خواہ اوپر کے سلسلہ تک ہو اور اس عورت کی بیٹی خواہ نیچے کے سلسلہ تک ہو، حرام قرار پائے گی (ب) اسیطرح جس عورت سے زنا کیا گیا وہ عورت اس زانی کے آباء و اجداد پر خواہ اوپر کے سلسلہ تک ہوں اور اس زانی کے بیٹوں پر خواہ نیچے کے سلسلہ تک ہو، حرام قرار پائے گی [6]	فتح قدیر
۱۱	اگر کسی مرد نے کسی عورت سے وطی کی تو اس سے اس کے پیشاب و پاخانہ کا راستہ پھٹ کر ایک ہوگیا تو (اس صورت میں) اس عورت کی ماں اس پر حرام نہ ہوگی اس لئے کہ اس کی وطی کا اس کے فرج میں واقع ہونا یقینی نہیں لیکن اگر وہ (مذکورہ) عورت حاملہ ہوگئی اور (اس سے) معلوم ہوگیا کہ اس کی وطی اس کے فرج میں واقع ہوئی ہے تو پھر یہ حکم نہیں ہے (یعنی پھر اس عورت کی ماں حرمت مصاہرہ کی وجہ سے اس مرد پر حرام قرار پائے گی) [7]	بحر رائق
۱۲	(ا) اور جس طرح حرمت مصاہرہ وطی سے ثابت ہوتی ہے اسی طرح شہوت کے ساتھ (عورت کو) چھونے بوسہ اور فرج (داخل) پر نظر کرنے سے بھی ثابت ہوتی ہے	ذخیرہ
	(ب) ہمارے ہاں (یہ مذکورہ امور) خواہ بوجہ نکاح کے یا بوجہ ملکیت کے یا بوجہ فسق کے واقع ہوں حکم برابر ہے (یعنی ان سے حرمت مصاہرہ ثابت ہونے میں کوئی فرق نہیں ہے) [8]	ملتقط
۱۳	ہمارے اصحاب کا قول ہے کہ (حرمت مصاہرہ کے حکم میں) ربیبہ (یعنی بیوی کی سابقہ بیٹی جو زیر تربیت ہو) اور غیر ربیبہ کا حکم برابر ہے	ذخیرہ

کی صورت میں مرد کا ذکر یا عورت کا فرج (داخل) دیکھا ہو اسکا عکس یا شبیہہ نہ ہو نیز چھونے کی صورت میں ایسا کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو جو جسم کی حرارت محسوس ہونے میں مانع ہو اور وہ بال جو لٹکے ہوئے نہیں ہیں سر کے اوپر ہیں انہیں چھونا، بدن کے چھونے کے حکم میں ہے اور چھونے میں عمد، خطاء، دھوکہ، جبر، مزاح، نشہ یا سوتے میں سرزد ہونے کا حکم برابر ہے اور اگر شہوت کے متعلق مرد اور عورت میں اختلاف ہو تو مرد کا قول معتبر رہے گا اور مزید تفصیل بھی ہے حکم نمبر ۱۲ تا ۵۷/۲۳۸ اور ۲۳۹ ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات و شق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات — القسم الثانی فی المحرمات الصهرية	حـــوالـــہ
۳۳۸-۱۴	والمباشرة عن شهوة بمنزلة القبلة وكذا المعانقة	هكذا فی فتاوی قاضیخان
۱۵	وكذا لو عضها بشهوة	هكذا فی الخلاصة
۱۶	فان نظرت المرأة الى ذكر رجل او لمسته بشهوة اوقبلته بشهوة تعلقت به حرمة المصاهرة	كذا فی الجوهرة النيرة
۱۷	ولا تثبت بالنظر الى سائر الاعضاء الا بشهوة ولا بمس سائر الاعضاء الا عن شهوة بلا خلاف	كذا فی البدائع
	والمعتبر النظر الى الفرج الداخل	هكذا فی الهداية
۱۸	وعليه الفتوى	هكذا فی الظهيرية وجواهر الاخلاطی
۱۹	قالوا لو نظر الى فرجها وهی قائمة لا تثبت حرمة المصاهرة وانما يقع النظر فی الداخل اذا كانت قاعدة متكئة	كذا فی فتاوی قاضیخان
۲۰	ولو نظر الى فرج امرأة بشهوة وراء ستر رقيق اوزجاج يستبين فرجها تثبت حرمة المصاهرة	كذا فی فتاوی قاضیخان
۲۱	ولو نظر فی مرأة ورأی فيها فرج امرأة فنظر عن شهوة لا تحرم عليه امها وابنتها لانه لم ير فرجها وانما رأی عكس فرجها	كذا فی فتاوی قاضیخان
۲۲	ولو كانت المرأة على شط حوض اوعلى قنطرة فنظر الرجل فی الماء فرأی فرجها فنظر عن شهوة لا تثبت الحرمة	كذا فی فتاوی قاضیخان
۲۳	وهو الصحيح	كذا فی الخلاصة
۲۴	ولو كانت المرأة فی الماء فرأی الرجل فرجها ونظر عن شهوة تثبت الحرمة	كذا فی فتاوی قاضیخان

لے چنانچہ رد المحتار میں ہے کہ الذخیرہ وغیرہ میں ظاہر حکم یہ لکھا ہے کہ اس پر اتفاق ہے کہ فرج کے علاوہ عورت کے سارے اعضاء کی طرف شہوت سے نظر کرنا (حرمت مصاهرۃ ثابت ہونے کیلئے) معتبر نہیں ہے نیز لکھا ہے کہ فرج سے مراد فرج داخل مدور ہے۔ مفہوم ماخوذ از رد المحتار ج ۲ ص ۲۴۰۔ حکم نمبر ۷ تا ۲۴، ۵۳ / ۳۳۸ مع حاشیہ ملاحظہ ہوں (مترجم) ۲ے حکم نمبر ۱۷ / ۳۳۸ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۳ے حکم نمبر ۱۷ / ۳۳۸ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات نمبر	تیسرا باب، محرمات کے احکام — محرمات کی دوسری قسم محرمات بالصہریت کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۸-۱۴	وہ مباشرت (یعنی بدن سے بدن ملنا) جو شہوت سے ہو وہ بمنزلہ بوسہ کے ہے اسی طرح معانقہ (یعنی گلے ملنے) کا حکم بھی یہی ہے	قاضیخان، خلاصہ
۱۵	اسی (مذکورہ حکم کی) طرح یہی حکم اس صورت میں ہے کہ اگر کسی مرد نے کسی عورت کو دانتوں سے دابا	
۱۶	اگر کسی عورت نے شہوت سے کسی مرد کے ذکر کو دیکھا یا چھوا یا شہوت سے اُس کا بوسہ لیا تو اس سے حرمت مصاہرہ لازم ہو جائے گی	جوہرہ نیرہ
۱۷	(د) سارے اعضا کی طرف نظر کرنے سے حرمت مصاہرہ ثابت نہیں ہوتی مگر جبکہ شہوت سے ہو اور سارے اعضاء کو چھونے سے حرمت مصاہرہ ثابت نہیں ہوتی مگر جبکہ شہوت سے ہو اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے (ب) (عورت کو نظر کرنے میں حرمت مصاہرہ ثابت ہونے کے لئے) معتبر یہ ہے کہ وہ نظر عورت کے فرج داخل پر ہو[1]	بدائع، ہدایہ
۱۸	اور اسی (مذکورہ) حکم پر فتویٰ ہے	ظہیریہ، جواہر الاخلاطی
۱۹	(حرمت مصاہرہ کے متعلق) مشائخ رح نے کہا ہے کہ اگر کسی مرد نے کسی کھڑی عورت کے فرج کو دیکھا تو اس سے حرمت مصاہرہ ثابت نہ ہوگی البتہ فرج داخل پر نظر تب پڑے گی جبکہ (مثلاً) وہ عورت تکیہ لگائے بیٹھی ہو[2]	قاضیخان
۲۰	اگر کسی مرد نے شہوت سے عورت کے فرج (داخل) کو باریک پردہ یا شیشہ کی آڑ سے دیکھا جس سے اس عورت کا فرج (داخل) واضح دکھائی دیتا ہے تو (اس صورت میں) حرمت مصاہرہ ثابت ہو جائے گی[3]	قاضیخان
۲۱	اگر کسی مرد نے شیشہ میں نظر کی اور اس نے اس میں کسی عورت کا فرج (داخل) دیکھا تو اس نے شہوت سے نظر کی تو (اس سے) اس پر اس عورت کی ماں اور اس عورت کی بیٹی حرام نہ ہوگی اس لئے کہ اس نے اس کا فرج نہیں دیکھا بلکہ اس کے فرج کا عکس دیکھا ہے[4]	قاضیخان
۲۲	اگر کوئی عورت کسی حوض کے کنارے پر تھی یا وہ کسی (ندی) کے پل پر تھی تو کسی مرد نے پانی میں نظر کی اور اس نے اس عورت کا فرج (داخل) دیکھا پس اس نے (اس پر) شہوت سے نظر کی تو (اس سے) حرمت مصاہرہ ثابت نہ ہوگی[5]	قاضیخان، خلاصہ
۲۳	اور یہی (مذکورہ) حکم صحیح ہے	
۲۴	اگر کوئی عورت پانی میں تھی پس کسی مرد نے اس کا فرج (داخل) دیکھا اور (اس پر) شہوت سے نظر کی تو (اس سے) حرمت مصاہرہ ثابت قرار پائے گی[6]	قاضیخان

۳، ۴ حکم نمبر ۱۷/۳۳۸ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ۵ حکم نمبر ۱۷/۳۳۸ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ۶ حکم نمبر ۱۷/۳۳۸ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات — القسم الثانی المحرمات الصهرية	حوالہ
۳۳۸ ۲۵	واذا نظر الرجل فرج ابنته بغير شهوة فتمنى ان يكون له جارية مثلها فوقعت منه شهوة مع وقوع بصره قالوا ان كانت الشهوة وقعت على ابنته حرمت عليه امرأته وان كانت الشهوة وقعت على التي تمناها لا تحرم لان نظره في هذه الصورة الى فرج ابنته لم يكن عن شهوة	كذا في فتاوى قاضيخان والذخيرة
۲۶	ثم لا فرق في ثبوت الحرمة باللمس بين كونه عامدا او ناسيا او مكرها او مخطئا	كذا في فتح القدير
۲۷	او نائما	هكذا في معراج الدراية
۲۸	فلو ايقظ زوجته ليجامعها فوصلت يده الى بنته منها فقرصها بشهوة وهي ممن تشتهى يظن انها امها حرمت عليه الام حرمة مؤبدة	كذا في فتح القدير
۲۹	ولو مس شعرها بشهوة ان مس ما اتصل برأسها تثبت وان مس ما استرسل لا تثبت واطلق الناطفي[2] اطلاقا من غير هذا التفصيل كذا في الظهيرية وهكذا في وجيز الكردري والسراج الوهاج	
۳۰	ولو مس ظفرها بشهوة تثبت	كذا في الخلاصة
۳۱	ثم المس انما يوجب حرمة المصاهرة اذا لم يكن بينهما ثوب اما اذا كان بينهما ثوب فان كان صفيقا لا يجد الماس حرارة الممسوس لا تثبت الحرمة المصاهرة وان انتشرت[3] آلته بذلك وان كان رقيقا بحيث تصل حرارة الممسوس الى يده تثبت	كذا في الذخيرة
۳۲	وكذا لو مس اسفل الخف الا اذا كان منعلا لا يجد لين القدم	كذا في فتاوى قاضيخان
۳۳	اذا قبل الرجل المرأة وبينهما ثوب فان كان يجد برد الثنايا او برد الشفة فهو تقبيل ولمس	كذا في المحيط

۱؎ حکم نمبر ۳۴، ۳۵، ۴۲، ۴۶، ۴۹ / ۳۳۸ ملاحظہ ہو (مترجم) ۲؎ حکم نمبر ۲۶ تا ۲۸ / ۳۳۸ ملاحظہ ہوں (مترجم) ۳؎ حکم نمبر ۳۱ تا ۳۲ / ۳۳۸ ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات و شق نمبر	تیسرا باب، محرمات کے احکام — محرمات کی دوسری قسم محرمات بالمصاہرت کے احکام کا بیان	حوالہ
۲۳۸-۲۵	جب کسی مرد نے اپنی (قابل شہوت) بیٹی کا فرج (داخل) بغیر شہوت کے دیکھا تو اسے تمنا ہوئی کہ اس کے پاس اپنی کوئی باندی ہوتی پس اس نگاہ کے واقع ہونے کے ساتھ شہوت پائی گئی تو (اس کے حکم کے متعلق) مشائخ رح نے کہا ہے کہ اگر وہ شہوت اس کی بیٹی پر واقع ہوئی تو اس سے اس مرد کی بیوی اس پر حرام قرار پائے گی اور اگر وہ شہوت اس باندی پر واقع ہوئی تو (اس سے) اس مرد کی بیوی اس پر حرام نہ ہوگی اس لئے کہ اس صورت میں اس کی نظر اس کی بیٹی کے فرج پر شہوت سے نہ تھی ؎۱	قاضیخان، ذخیرہ
۲۶	پھر یہ حکم بھی ہے کہ چھونے سے حرمت مصاہرہ ثابت ہونے کی صورت اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ چھونا جان بوجھکر ہوا یا بھولے سے یا جبرا یا خطأً ہوا (حکم برابر ہے) ؎۲	فتح قدیر
۲۷	اور یا مذکورہ صورت میں (یعنی چھونے سے حرمت مصاہرہ ثابت ہونے کی صورت میں) سونے میں ہوا (حکم برابر ہے)	معراج درایہ
۲۸	اگر کسی مرد نے اپنی بیوی کو جماع کے لئے جگایا تو اس کا ہاتھ اس مرد کی اس بیٹی پر جا پہنچا جو اس بیوی سے ہے تو اس مرد نے اسکی ماں گمان کرکے شہوت سے اس کی چٹکی لی اور وہ لڑکی قابلِ شہوت تھی تو (اس سے) اس مرد پر اس کی لڑکی کی ماں ہمیشہ کے لئے حرام قرار پائے گی	فتح قدیر
۲۹	اگر کسی مرد نے کسی عورت کے بال شہوت سے چھوئے تو (اس کے متعلق حرمت مصاہرہ ثابت ہونے کے متعلق حکم یہ ہے کہ) اگر اس نے بالوں کے اس حصّہ کو چھُوا جو اس کے سر پر متصل ہیں تو حرمت مصاہرہ ثابت ہوگی اور اگر اس نے بالوں کے اس حصّہ کو چھوا جو لٹکے ہوئے ہیں تو (اس سے) حرمت مصاہرہ ثابت نہ ہوگی اور الناطقیؒ نے اس (مذکورہ) تفصیل کے بغیر مطلقاً (حرمت مصاہرہ کا) حکم دیا ہے ظہیریہ، وجیز کردری	سراج وہاج
۳۰	اگر کسی مرد نے کسی عورت کے ناخن کو شہوت سے چھوا تو (اس سے) حرمت مصاہرہ ثابت قرار پائے گی	خلاصہ
۳۱	پھر یہ بھی واضح ہو کہ (ا) چھونے سے حرمت مصاہرہ تب لازم ہوتی ہے کہ جب ان دونوں کے درمیان کپڑا نہ ہو اور جب ان دونوں کے مابین کپڑا ہو اور وہ کپڑا ایسا گف ہو کہ چھونے والا چھوئے ہوئے (کے بدن کی حرارت (محسوس) نہیں پاتا تو حرمتِ مصاہرہ ثابت نہ ہوگی خواہ اس سے اس کے آلہ تناسل کو انتشار ہوا ہو (ب) اور اگر وہ کپڑا ایسا پتلا ہو کہ چھوئے ہوئے (کے بدن) کی حرارت اس (چھونے والے) کے ہاتھ تک پہنچتی ہے تو (اس سے) حرمت مصاہرہ ثابت قرار پائے گی ؎۳	ذخیرہ
۳۲	اور (اس مذکورہ حکم کی) طرح یہی حکم اس صورت میں ہے کہ مرد نے (کسی عورت کے) موزے کے تلوے کو چھوا لیکن جب وہ موزہ منعل ہو جس سے پاؤں کی نرمی (و حرارت محسوس) نہ پاتا ہو تو پھر یہ حکم نہیں ہے	قاضیخان
۳۳	جب کسی مرد نے کسی عورت کا بوسہ لیا اور ان دونوں کے درمیان کپڑا ہے تو اگر وہ سامنے کے دو دانتوں یا ہونٹوں کی ٹھنڈک (محسوس) پاتا ہے تو وہ بوسہ ہے اور چھونا ہے (اس سے حرمت مصاہرہ ثابت قرار پائے گی)	محیط

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات وشق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات — القسم الثانی المحرمات الصهریة	حوالہ
۳۴-۳۳۸	والدوام على المس ليس بشرط لثبوت الحرمة حتى قيل اذا مديده الى امرأة بشهوة فوقعت على انف ابنتها فازدادت شهوته حرمت عليه امرأته وان نزع يده من ساعته	كذا فى الذخيرة
۳۵	ويشترط ان تكون المرأة مشتهاة	كذا فى التبيين
۳۶	والفتوى على ان بنت تسع محل الشهوة لامادونها	كذا فى معراج الدراية
	وقال الفقيه ابو الليثؒ مادون تسع سنين لاتكون مشتهاة وعليه الفتوى	كذا فى فتاوى قاضيخان
	وحكى عن الشيخ الامام ابى بكرؒ انه كان يقول ينبغى للمفتى ان يفتى فى السبع والثمان انها لاتحرم الا ان بالغ السائل انها عبلة ضخمة جسيمة فحينئذ يفتى بالحرمة	كذا فى الذخيرة والمضمرات
۳۷	فلوجامع صغيرة لا تشتهى لا تثبت الحرمة	كذا فى البحر الرائق
۳۸	ولو كبرت المرأة حتى خرجت عن حد المشتهاة يوجب الحرمة لانها دخلت تحت الحرمة فلم تخرج بالكبر ولا كذلك الصغيرة	كذا فى التبيين
۳۹	وكذا تشترط الشهوة فى الذكر حتى لوجامع ابن اربع سنين زوجة ابيه لاتثبت به حرمة المصاهرة	كذا فى فتح القدير
۴۰	ووطء الصبى الذى يجامع مثله بمنزلة الوطء البالغ فى ذلك	كذا فى فتاوى قاضيخان
۴۱	قالوا والصبى الذى يجامع مثله ان يجامع ويشتهى وتستحى النساء من مثله	كذا فى فتاوى قاضيخان

ـــــــــــــــ
۱ حکم نمبر ۲۵، ۳۵، ۴۲، ۴۳، ۴۹ / ۳۳۸ ملاحظہ ہوں (مترجم) ۲ مشتہاۃ کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ۳۵ تا ۳۸ / ۳۳۸ ملاحظہ ہو (مترجم)
۳ حکم نمبر ۳۹ تا ۴۱ / ۳۳۸ ملاحظہ ہوں (مترجم)

دفعات شق نمبر	تیسرا باب، محرمات کے احکام — محرمات کی دوسری قسم محرمات بالصھریت کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۸-۳۴	(چھونے سے) حرمت مصاہرہ ثابت ہونے کے لئے یہ شرط نہیں ہے کہ اس چھونے پر دوام پایا جائے حتی کہ بعض کا قول ہے کہ جب کسی مرد نے اپنا ہاتھ شہوت کے ساتھ (اپنی) عورت کی طرف لمبا کیا تو وہ اس عورت کی (قابل شہوت) بیٹی کے ناک پر جا پڑا پس اس کی شہوت میں اضافہ ہوگیا تو اس مرد پر وہ عورت حرام قرار پائے گی اگرچہ اس نے اسی وقت اپنا ہاتھ کھینچ لیا ہو [1]	ذخیرہ
۳۵	اور (حرمت مصاہرہ میں) یہ بھی شرط ہے کہ وہ عورت ایسی ہو کہ اس سے شہوت ہوتی ہو (یعنی وہ بالغہ یا بلوغت کے قریب ہو)	تبیین
۳۶	(ا) فتوی اس پر ہے کہ نو سال کی لڑکی محل شہوت قرار پا سکتی ہے اس سے کم عمر میں نہیں	معراج درایہ
	(ب) فقیہ ابو اللیث رح کا قول ہے کہ نو سال سے کم عمر کی لڑکی ایسی نہیں قرار پاتی کہ اس سے شہوت ہو اور اس حکم پر فتوی ہے	قاضیخان
	(ج) الشیخ الامام ابوبکر رح سے منقول ہے کہ آپ کہتے تھے کہ مفتی کو چاہیئے کہ وہ (حرمت مصاہرہ میں) سات اور آٹھ سال کی لڑکی کی صورت میں یہ فتوی دے کہ (اس سے) حرمت (مصاہرہ) نہیں ہے لیکن اگر پوچھنے والا یہ مبالغہ کرے کہ وہ لڑکی موٹی، مضبوط اور بڑے جسم کی ہے تو پھر حرمت مصاہرہ (لازم ہو سکنے) کا فتوی دے	ذخیرہ، مضمرات
۳۷	اگر کسی مرد نے ایسی چھوٹی (یعنی نابالغہ) لڑکی سے جماع کیا جس سے شہوت نہیں ہوتی تو (اس سے) حرمت مصاہرہ ثابت نہ ہوگی	بحرالرائق
۳۸	اگر کوئی عورت اتنی زیادہ عمر کی ہوگئی کہ وہ حد شہوت سے خارج ہوگئی تو اس سے (بھی) حرمت مصاہرہ لازم ہو سکے گی اس لئے کہ وہ حرمت مصاہرہ (کی حد) میں داخل ہو چکی ہے پس زیادہ عمر کی ہونے کی وجہ سے (اس سے) خارج نہ ہوگی اور صغیرہ (یعنی نابالغہ کی صورت حال) یوں نہیں ہے	تبیین
۳۹	اسی طرح (حرمت مصاہرہ میں) یہ بھی شرط ہے کہ مذکر (بھی) محل شہوت ہو حتی کہ اگر چار سال کے لڑکے نے اپنے باپ کی بیوی سے جماع کیا تو اس سے حرمت مصاہرہ ثابت نہ ہوگی [3]	فتح قدیر
۴۰	ایسے لڑکے کا جماع کرنا کہ اس جیسا جماع کر سکتا ہو حرمت مصاہرہ کے حکم میں بمنزلہ بالغ مرد کی وطی کے ہے	قاضی خان
۴۱	مشائخ رح نے کہا ہے کہ ایسا لڑکا کہ اس جیسا جماع کر سکتا ہے وہ ہوتا ہے جو جماع کرے، اسے شہوت ہو اور عورتیں اس جیسے سے حیا کرتی ہوں	قاضیخان

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات — القسم الثانی المحرمات الصھریة	حوالہ
۳۳۸-۴۲	والشھوة تعتبر عند المس والنظر حتی لو وجد ابغیر شھوة ثم اشتھی بعد الترک لا تتعلق به الحرمة	کذا فی التبیین
۴۳	وحد الشھوة فی الرجل ان تنتشر آلته او تزداد انتشارا ان کانت منتشرة	کذا فی التبیین
۴۴	وھو الصحیح	کذا فی جواھر الاخلاطی
۴۵	وبه یفتی	کذا فی الخلاصة
۴۶	فمن انتشرت آلته فطلب امرأته واولجھا بین فخذی ابنتھا لا تحرم علیه امھا ما لم تزدد انتشارا	کذا فی التبیین
۴۷	ھذا الحد اذا کان شابا قادرا علی الجماع فان کان شیخا او عنینا فحد الشھوة ان یتحرک قلبه بالاشتھاء ان لم یکن متحرکا قبل ذلک ویزداد الاشتھاء ان کان متحرکا	کذا فی المحیط
۴۸	وحد الشھوة فی النساء والمجبوب ھو الاشتھاء بالقلب والتلذذ به ان لم یکن وان کان فازدیاده	کذا فی شرح النقایة للشیخ ابی المکارمؒ
۴۹	ووجود الشھوة من احدھما یکفی	کذا فی التبیین
۵۰	وشرطه ان لا ینزل حتی لو انزل عند المس او النظر لم تثبت به حرمة المصاھرة	کذا فی التبیین
۵۱	قال الصدر الشھیدؒ وعلیه الفتوی	کذا فی الشمنی شرح النقایة
۵۲	ولو مس فانزل لم تثبت به حرمة المصاھرة فی الصحیح لانه تبین بالانزال انه غیر داع الی الوطء	کذا فی الکافی
۵۳	ولو نظر الی دبر المرأة لا تثبت به حرمة المصاھرة	کذا فی فتاوی قاضیخان
۵۴	وکذا لو وطی فی دبرھا لا تثبت به الحرمة	کذا فی التبیین

۱؎ حکم نمبر ۲۵، ۳۴، ۴۳، ۴۶ / ۳۳۸ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۲؎ جوان مرد کی شہوت کی حد کے متعلق حکم نمبر ۴۳ تا ۴۶ / ۳۳۸ اور بوڑھے وغیرہ کی شہوت کی حد کے متعلق حکم نمبر ۴۷ / ۳۳۸ اور عورتوں میں شہوت کی حد کے متعلق حکم نمبر ۴۸ / ۳۳۸ ملاحظہ ہو نیز حکم نمبر ۴۹ تا ۵۲ / ۳۳۸ مع حواشی

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعہ و شق نمبر	تیسرا باب محرمات کے احکام — محرمات کی دوسری قسم محرمات بالصہریت کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۸-۴۲	(حرمت مصاہرہ میں) شہوت کا اعتبار چھونے اور دیکھنے کے وقت (اس سے شہوت کا ہونا) ہے حتیٰ کہ اگر چھونا یا نظر کرنا شہوت کے بغیر ہوا اور پھر (وہ چھونا یا نظر کرنا) ترک کرنے کے بعد شہوت ہوئی تو اس سے حرمت مصاہرہ متعلق نہ ہوگی ؎۱	تبیین
۴۳	(جوان اور قابل جماع) مرد کی شہوت کی حد یہ ہے کہ اس کے آلہ تناسل کو انتشار ہو (یعنی وہ پھیل جائے) اور اگر وہ پہلے سے منتشر ہو تو اس کے انتشار میں اضافہ ہو جائے ؎۲	تبیین
۴۴	اور یہی (مذکورہ حکم) صحیح ہے	جواہر الاخلاطی
۴۵	اور اسی (مذکورہ حکم) پر فتویٰ ہے	خلاصہ
۴۶	پس (مذکورہ حکم کی بنا پر) جس مرد کا آلہ تناسل منتشر ہوا تو اس نے اپنی بیوی کو طلب کیا اور آلہ تناسل اس کی (قابل شہوت) بیٹی کے دو رانوں میں کیا تو اس سے اس مرد پر اس لڑکی کی ماں حرام نہ ہوگی جبکہ (اس سے) اس کے انتشار میں اضافہ نہ ہوا ہو ؎۳	تبیین
۴۷	(حرمت مصاہرہ میں) شہوت کے متعلق یہ (مذکور $\frac{۴۳}{۳۳۸}$) حد اس صورت میں ہے کہ جب وہ مرد جوان ہو جماع پر قادر ہو پس اگر وہ بوڑھا ہو یا نامرد ہو تو (اس کے حق میں) شہوت کی حد یہ ہے کہ اس کے دل میں شہوت متحرک ہو جبکہ اس سے قبل یہ تحریک نہ تھی اور اس شہوت میں اضافہ ہو جائے جبکہ (اس سے قبل یہ) تحریک (موجود) تھی ؎۴	محیط
۴۸	(حرمت مصاہرہ میں) عورتوں اور ذکر کٹے ہوئے مرد کے حق میں شہوت کی حد یہ ہے کہ دل میں شہوت ہونا اور اسے لذیذ پانا ہے جبکہ اس سے قبل یہ امر نہ تھا اور اگر پہلے تھا تو اس میں اضافہ ہونا ہے ؎۵	شرح نقایہ
۴۹	(حرمت مصاہرہ میں) مرد یا عورت دونوں میں سے کسی ایک میں شہوت کا پایا جانا کفایت کر جاتا ہے ؎۶	تبیین
۵۰	(حرمت مصاہرہ میں) شرط یہ ہے کہ اسے انزال نہ ہو حتیٰ کہ اگر چھونے یا نظر کرتے وقت اس مرد کو انزال ہو گیا تو حرمت مصاہرہ ثابت نہ ہوگی ؎۷	تبیین
۵۱	الصدر الشہید کا قول ہے کہ اسی (مذکورہ) حکم پر فتویٰ ہے	شمنی
۵۲	اگر کسی مرد نے (کسی) عورت کو چھوا تو اس مرد کو انزال ہو گیا تو صحیح حکم کے بموجب (اس سے) حرمت مصاہرہ ثابت نہ ہوگی اس لئے کہ انزال ہو جانے سے یہ ظاہر ہوا کہ یہ فعل داعی الی الجماع نہیں ہے	کافی
۵۳	اگر کسی مرد نے کسی عورت کے دبر پر نظر کی تو اس سے حرمت مصاہرہ ثابت نہ ہوگی ؎۸	قاضیخان
۵۴	اسی (مذکورہ حکم کی) طرح یہی حکم اس صورت میں ہے کہ اگر کسی مرد نے عورت کے دبر میں جماع کیا تو اس حرمت مصاہرہ ثابت نہ ہوگی ؎۹	تبیین

ملاحظہ ہوں (مترجم) ؎۳ حکم نمبر $\frac{۲۵، ۳۵، ۴۲، ۴۳}{۳۳۸}$ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ؎۴ حکم نمبر $\frac{۴۳}{۳۳۸}$ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ؎۵ حکم نمبر $\frac{۴۳}{۳۳۸}$ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ؎۶ حکم نمبر $\frac{۲۵، ۴۲، ۴۳}{۳۳۸}$ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ؎۷ حکم نمبر $\frac{۴۲، ۴۳}{۳۳۸}$ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ؎۸ حکم نمبر $\frac{۱۷}{۳۳۸}$ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ؎۹ چنانچہ درمختار میں ہے کہ دبر میں جماع سے حرمت مصاہرہ مطلقاً لازم نہیں ہوتی اور رد المحتار میں ہے ... کہ کسی مرد نے کسی مرد کے دبر میں جماع کیا تو وہ اس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے اسلئے کہ یہ فعل اگر عورتوں سے ہو تو اس سے حرمت مصاہرہ لازم نہیں ہوتی تو مردوں میں بطریق اولیٰ لازم نہیں ہوتی۔ مفہوم ماخوذ از درمختار و رد المحتار ج ۲ نیز حکم نمبر $\frac{۶۹}{۳۴۳}$

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات وشق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات وممایتصل بذلک	حوالہ
۳۳۸-۵۵	وھوالاصح	ھکذافی المحیط
۵۶	وعلیہ الفتوی	ھکذافی جواھرالاخلاطی
۵۷	واذاجامع میتۃ لاتثبت بہ الحرمۃ	کذافی فتاوی قاضیخان
۳۳۹ -	(وممایتصل بذلک مسائل) تعداد شق ۱۹	
۱	لواقر بحرمۃ المصاھرۃ یؤاخذ بہ ویفرق بینھما وکذلک اذا اضاف ذلک الی ماقبل النکاح بان قال لامرأتہ کنت جامعت امک قبل نکاحک یؤاخذ بہ ویفرق بینھما ولکن لایصدق فی حق المھر حتی یجب المسمی دون العقر والاصرار علی ھذا الاقرار لیس بشرط حتی لورجع عن ذلک وقال کذبت فالقاضی لایصدقہ ولکن فیمابینہ وبین اللہ تعالی ان کان کاذبا فیما اقر لاتحرم علیہ امرأتہ	
	وذکر محمدؒ فی کتاب النکاح اذاقال الرجل لامرأتہ ھذہ امی من الرضاعۃ ثم اراد ان یتزوجھا بعد ذلک فقال اخطأت فی ذلک فلہ ان یتزوجھا استحسانا ووجہ الفرق بینھما انہ ھھنا اخبر عن فعلہ والخطاء فیماھو فعلہ نادر فلایصدق فیہ واما فی الرضاع فما اخبر عن فعل نفسہ فی زمان یتذکرہ وانما سمع من غیرہ والخطاء فیہ لیس بنادر	کذافی التجنیس والمزید
۲	واذاقبلھا ثم قال لم یکن عن شھوۃ اولمسھا اونظر الی فرجھا ثم قال لم یکن بشھوۃ فقد ذکر صدر الشھیدؒ فی التقبیل یفتی بثبوت الحرمۃ مالم یتبین انہ قبل بغیر شھوۃ وفی المس والنظر الی الفرج لایفتی بالحرمۃ الااذاتبین انہ فعل بشھوۃ لان الاصل فی التقبیل الشھوۃ	

ـــــــــــــــــــ
لـہ حکم نمبر $\frac{۶۴}{۳۲۳}$ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ـــــہ حکم نمبر $\frac{۱\ تا\ ۲}{۳۳۹}$ مع حواشی ملاحظہ ہوں اور عقروہ معاوضہ ہے جو کسی شبہ کی بنا پر ناداشتہ طور پر ناجائز جماع واقع ہونے پر اس عورت کو دیا جائے اور اسکے احکام میں مزید تفصیل بھی ہے اور زنا کے اقرار میں اصرار اور رجوع کے متعلق حکم

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	تیسرا باب محرمات کے احکام — مذکورہ مسائل سے ملتے جلتے مسائل کے احکام کا بیان	حوالہ
٣٣٨ ٥٥	اور یہی (مذکورہ حکم) زیادہ صحیح ہے	محیط
٥٦	اور اسی (مذکورہ حکم) پر فتوی ہے	جواہر الاخلاطی
٥٧	جب کسی مرد نے مردہ عورت سے جماع کیا تو اس سے حرمت مصاہرہ ثابت نہ ہوگی ؎۱	قاضیخان
٣٣٩-	**مذکورہ سے ملتے جلتے مسائل** اور اسمیں ١٩ شقیں ہیں	
١	(ا) اگر کسی شخص نے حرمت مصاہرہ واقع ہونے کا اقرار کیا تو وہ اس پر ماخوذ ہوگا اور ان دونوں (یعنی شوہر اور بیوی) کے درمیان تفریق کردی جائے گی۔ اسی طرح جب کسی نے حرمت مصاہرہ کو نکاح سے پہلے کی طرف منسوب کیا مثلاً اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تیرے نکاح سے پہلے تیری ماں سے جماع کیا تھا تو وہ اس پر ماخوذ ہوگا اور ان دونوں میں تفریق کردی جائے گی۔ لیکن حق مہر کے حق میں اس مرد کے (اقرار کے) قول کی تصدیق نہ کی جائے گی حتی کہ عقر کی بجائے مقررہ حق مہر واجب ہوگا اور حرمت مصاہرہ کے اقرار پر اصرار کرنا شرط نہیں ہے حتی کہ اگر اس نے اس اقرار سے رجوع کرلیا اور یوں کہا کہ میں نے جھوٹ بولا تھا تو قاضی اس کے قول کی تصدیق نہ کرے گا لیکن (اس صورت میں) بینہ و بین اللہ تعالی حکم یہ ہے کہ اگر وہ حرمت مصاہرہ کا اقرار کرنے میں جھوٹا تھا تو (اس سے) اس پر اس کی بیوی حرام نہ قرار پائے گی۔ (ب) امام محمد رح نے کتاب النکاح میں ذکر کیا ہے کہ جب کسی مرد نے اپنی عورت کے متعلق یہ کہا کہ یہ میری رضاعی (یعنی دودھ کے رشتہ سے) ماں ہے پھر اس مرد نے اس عورت سے نکاح کا ارادہ کیا تو کہا کہ میں نے ایسا کہنے میں (یعنی رضاعی ماں کہنے میں) غلطی کی ہے تو (اس صورت میں) از روئے استحسان حکم یہ ہے کہ وہ اس عورت سے نکاح کرسکے گا اور ان دونوں صورتوں (یعنی $\frac{\text{ا، ب}}{٣٣٩}$ کے حکموں) میں فرق کی وجہ یہ ہے کہ اس نے اس میں (یعنی $\frac{\text{ا}}{٣٣٩}$ میں) اپنے فعل کی خبر دی اور اس کے اپنے فعل (کی خبر) میں غلطی نادر ہے پس اس سے رجوع میں اس کی تصدیق نہ کی جائے گی اور رضاعت کی (خبر کی) صورت میں اس نے اپنے اس وقت کے فعل کی خبر نہیں دی جسے وہ یاد رکھتا ہو البتہ اس نے وہ (خبر) کسی اور سے سنی ہے اور اسمیں (یعنی کسی اور سے سن کر خبر دینے میں) غلطی نادر نہیں ہے ؎۲	تجنیس و مزید
٢	(ا) جب کسی مرد نے کسی عورت کا بوسہ لیا اور پھر کہا کہ یہ شہوت سے نہ تھا یا اس نے اسے چھوا یا اس کے فرج (داخل) پر نظر کی اور پھر کہا کہ یہ شہوت سے نہ تھا تو (اس کے حکم کے متعلق) الصدر الشہید رح نے ذکر کیا ہے کہ بوسہ لینے کی (مذکورہ) صورت میں حرمت مصاہرہ ثابت ہونے کا فتوی دیا جائے گا جبتک کہ یہ واضح نہ ہو کہ اس نے بغیر شہوت کے بوسہ لیا تھا اور چھونے اور فرج (داخل) پر نظر کرنے کی (مذکورہ) صورت میں حرمت مصاہرہ کا فتوی نہ دیا جائے گا لیکن جب یہ واضح ہو جائے کہ اس نے (وہ چھونا اور نظر کرنا) شہوت سے کیا تھا	

؎۲ $\frac{٢٤،١٢}{٢٦١}$ مع حواشی اور استحسان کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر $\frac{٢ \text{ ب}}{٢٩٧}$ کے حاشیہ ترتیب الدلائل کی تفصیل کے ٹ ا کے "ج"، "کا د"، "س" ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات و شق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات وما یتصل بذلک	حوالہ
۳۳۹	بخلاف المس والنظر	کذا فی المحیط
	فهذا اذا کان مس علی غیر الفرج واما اذا کان علی الفرج فلا یصدق ایضا	کذا فی الظهیریة
	وکان الشیخ الامام الاجل ظهیر الدین المرغینانی رح یفتی بالحرمة فی القبلة فی الفم والخد والرأس وان کان علی مقنعة وکان یقول لا یصدق فی انه لم یکن بشهوة وفی البقالی و یصدق اذا انکر الشهوة فی مس الا ان تقوم آلته منتشرة فیعانقها	کذا فی المحیط
	ولو أخذ ثدیها وقال ما کان عن شهوة لا یصدق لان الغالب خلافه وکذا لو رکب معها علی دابة بخلاف ما اذا رکب علی ظهرها وعبر بها الماء	کذا فی الوجیز للکردری
۳	وتقبل الشهادة علی الاقرار باللمس والتقبیل بشهوة	کذا فی جواهر الاخلاطی
۴	وهل تقبل الشهادة علی نفس اللمس والتقبیل بشهوة المختار انه تقبل والیه ذهب فخر الاسلام علی البزدوی رح	کذا فی التجنیس والمزید
۵	وهکذا ذکر محمد رح فی نکاح الجامع لان الشهوة مما یوقف علیها فی الجملة اما بتحرک العضو من الذی یتحرک عضوه او بآثار آخر ممن لا یتحرک عضوه	کذا فی الذخیرة
۶	وهو المعمول	کذا فی جواهر الاخلاطی
۷	سئل القاضی علی السغدی رح عن سکران باشر ابنته وقبلها وقصد ان یجامعها فقالت الابنة انا ابنتک فترکها هل تحرم امها قال نعم	کذا فی التتارخانیة

۱؎ حکم نمبر ۱۱ تا ۱۵/۳۳۹ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۲؎ حکم نمبر ۴ تا ۶/۳۳۹ ملاحظہ ہوں اور المختار کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ۲ ب/۴۹۷ کے حاشیہ ترتیب الدلائل کی تفصیل کے ص۵ ج ۳ (۳) میں نمبر ۱۲ ملاحظہ ہو (مترجم) ۳؎ ۴/۳۳۹ اور ۴۳/۳۳۸ مع حواشی

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات/شق نمبر	تیسرا باب: محرمات کے احکام — مذکورہ مسائل سے ملتے جلتے مسائل کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۲۹-	اس لئے کہ عورت کا بوسہ لینے کی اصل یہ ہے کہ وہ شہوت سے ہوتا ہے اور چھونے اور نظر کرنے میں ایسا نہیں ہے	محیط
	(ب) (اور چھونے کی مذکورہ صورت میں) یہ (مذکورہ حکم) اس صورت میں ہے جبکہ وہ چھونا فرج کے علاوہ (بدن کے کسی حصہ) کو تھا اور اگر وہ چھونا فرج کو تھا تو پھر اس میں بھی اس کے (مذکورہ) قول کی تصدیق نہ کی جائے گی	ظہیریہ
	(ج) اور الشیخ الامام ظہیر الدین مرغینانی رح (عورت کے) منہ، رخسار اور سر پر خواہ اوڑھنی کے اوپر ہو بوسہ پر حرمت مصاہرہ کا فتوی دیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ (ان صورتوں میں) اگر وہ اس بوسہ کے متعلق بغیر شہوت کے ہونے کا دعوی کرے تو اس کی تصدیق نہ کی جائے گی (د) اور البقالی میں ہے کہ چھونے کی صورت میں جب اس نے شہوت سے ہونے کا انکار کیا تو اس کی تصدیق کی جائے گی لیکن اگر اس کا آلہ تناسل کھڑا ہو اور وہ اس عورت سے معانقہ کرے تو پھر یہ حکم نہیں ہے (یعنی پھر اس کے اس قول کی تصدیق نہ کی جائے گی)	محیط
	(س) اور اگر کسی مرد نے کسی عورت کا پستان پکڑا اور کہا کہ ایسا کرنا شہوت سے نہ تھا تو اس کے اس قول کی تصدیق نہ کی جائے گی اس لئے کہ اکثر اس کے خلاف ہی ہوتا ہے (یعنی ایسا کرنا اکثر شہوت سے ہی ہوتا ہے) بخلاف اس کے کہ اگر اس مرد نے اس عورت کی پیٹھ پر سوار ہو کر اس کے ساتھ پانی عبور کیا تو پھر یہ حکم نہیں ہے (یعنی پھر اس نے ایسا کیا تو اس کے مذکورہ قول کی تصدیق کی جائے گی) ۱ے	وجیز للکردری
۳	(حرمت مصاہرہ میں) شہوت کے ساتھ چھونے اور بوسہ لینے کے اقرار پر گواہی قبول کی جائے گی	جواہر الاخلاطی
۴	اور کیا (حرمت مصاہرہ میں) شہوت کے ساتھ چھونے اور بوسہ لینے پر گواہی قبول کی جائے گی تو (اسکے متعلق مختار) حکم یہ ہے کہ وہ گواہی قبول کی جائے گی اور فخر الاسلام علی البزدوی رح کی تحقیق یہی ہے ۲ے	تجنیس مزید
۵	اور (مذکورہ صورت کے متعلق) امام محمد رح نے نکاح الجامع میں یوں ہی (حکم) ذکر کیا ہے اس لئے کہ شہوت ایسی چیز ہے کہ اس پر فی الجملہ واقفیت حاصل کی جا سکتی ہے یا تو (اس کے) آلہ تناسل کی حرکت سے جس کا یہ عضو حرکت کر سکتا ہو اور یا دوسرے آثار سے اور یہ اس سے جس کا یہ عضو حرکت نہ کر سکتا ہو ۳ے	ذخیرہ
۶	اور یہ (مذکورہ) حکم ایسا ہے جس پر عمل کیا جاتا ہے	جواہر الاخلاطی
۷	قاضی علی السغدی رح سے اس مرد کے بارے میں دریافت کیا گیا جو نشہ میں تھا اس نے اپنی بیٹی کو پکڑ لیا اس کا بوسہ لیا اور اس سے جماع کا قصد کیا تو اس بیٹی نے کہا کہ میں تیری بیٹی ہوں پس اس مرد نے اسے چھوڑ دیا تو کیا (اس سے اس مرد پر) اس بیٹی کی ماں حرام ہو جائے گی تو آپ نے فرمایا ہاں	تاتارخانیہ

ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات وشق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات وممایتصل بذلک	حوالہ
۳۳۹ - ۸	قیل لرجل مافعلت بام امرأتک قال جامعتها قال تثبت حرمة المصاهرة قیل ان کان السائل والمسئول هازلین قال لا یتفاوت ولا یصدق انه کذب	کذا فی المحیط
۹	رجل له جاریة فقال قد وطئتها لا تحل لابنه وان کانت فی غیر ملکه فقال قد وطئتها لابنه ان یکذبه ویطأها لان الظاهر یشهد له	کذا فی محیط السرخسی
۱۰	ولو اشتری جاریة میراث ابیه یسعه ان یطأها حتی یعلم ان الاب وطئها	کذا فی محیط السرخسی
۱۱	رجل تزوج امرأة علی انها عذراء فلما اراد وقاعها وجدها قد افتضت فقال من افتضک فقالت ابوک ان صدقها الزوج بانت منه ولا مهر لها وان کذبها فهی امرأته	کذا فی الظهیریة
۱۲	لو ادعت المرأة ان مس ابن الزوج ایاها کان عن شهوة لم تصدق والقول قول ابن الزوج	کذا فی السراج الوهاج
۱۳	رجل قبل امرأة ابیه بشهوة او قبل الاب امرأة ابنه بشهوة وهی مکرهة وانکر الزوج ان یکون بشهوة فالقول قول الزوج وان صدقه الزوج وقعت الفرقة ویجب المهر علی الزوج ویرجع بذلک علی الذی فعل ان تعمد الفاعل الفساد وان لم یتعمد لا یرجع وفی الوطء لا یرجع وان تعمد بالوطء الفساد لانه وجب الحد والمال مع الحد لا یجتمع	کذا فی المحیط

لہ اس صورت کے متعلق رد المحتار میں ہے کہ اس نے بکارت کی جھلی زائل شدہ پائی سے مراد یہ ہے اس نے اس عورت کے بتانے سے یا جماع کے علاوہ کسی امر سے اسے پتہ چلا اور اگر جماع کے بعد اسے یہ پتہ چلا تو وطی بشبہہ کی بنا پر اس پر مہر مثل لازم ہو سکے گا۔ مفہوم ماخوذ از رد المحتار ج ۲ ص ۳۰۳ حکم نمبر ۲/۳۳۹، ۵۵/۳۳۶ نیز ۳/۲۶۳ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۔ ۲ حکم نمبر ۲/۳۳۹ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۔ ۳ حکم نمبر ۲/۳۳۹

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات متن نمبر	تیسرا باب، محرمات کے احکام — مذکورہ مسائل سے ملتے جلتے مسائل کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۹-۸	کسی مرد سے پوچھا گیا کہ تو نے اپنی بیوی کی ماں کے ساتھ کیا کیا تو اس نے جواب دیا کہ میں نے اس سے جماع کیا تو آپ نے (اس کے حکم کے متعلق) فرمایا کہ (اس سے) حرمت مصاہرہ ثابت قرار پائے گی آپ سے کہا گیا کہ اگر (مذکورہ) سوال کرنے والا اور جس سے سوال کیا گیا ہے وہ دونوں مزاح کر رہے ہوں تو آپ نے فرمایا کہ (اس سے) کچھ فرق نہ پڑے گا اور اگر (اس صورت میں) اس نے کہا کہ میں نے جھوٹ کہا ہے تو اس کی تصدیق نہ کی جائے گی	محیط
۹	(ا) کسی مرد کے پاس باندی ہے اس نے کہا کہ میں نے اس باندی سے وطی کی ہے تو وہ باندی اس کے بیٹے کے لئے حلال نہ ہوگی (ب) اور اگر وہ باندی اس مرد کے علاوہ کی ملکیت ہو (اس کی مملوکہ نہ ہو) اور اس نے کہا کہ میں نے اس باندی سے وطی کی ہے تو اس کا بیٹا اس کی تکذیب کر سکتا ہے اور اس باندی سے وطی کر سکتا ہے اس لئے کہ ظاہر حال اس (بیٹے) کے حق میں شاہد ہے	محیط سرخسی
۱۰	اگر کسی آدمی نے باپ کی میراث میں باندی پائی تو وہ اس سے وطی کر سکتا ہے جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ (اس کے) باپ نے اس سے وطی کی ہے	محیط سرخسی
۱۱	کسی مرد نے ایک عورت سے اس شرط پر نکاح کیا کہ وہ (حقیقی) باکرہ (یعنی کنواری) ہے پس جب وہ اس سے وطی کرنے لگا تو اس کی بکارت کی جھلی زائل شدہ پائی تو اس نے اس سے دریافت کیا کہ کس نے تیری بکارت کو زائل کیا ہے تو اس نے جواب دیا کہ تیرے باپ نے تو (اس صورت میں) اگر اس شوہر نے اس عورت کی بات کی تصدیق کی تو وہ (بوجہ حرمت مصاہرہ) اس سے بائنہ ہوگئی اور اسے کچھ حق مہر نہ ملے گا اور اگر شوہر نے اس کی تصدیق نہ کی تو وہ اس کی بیوی ہے [1]	ظہیریہ
۱۲	اگر کسی عورت نے یہ دعویٰ کیا کہ اسے اس کے شوہر کے بیٹے کا چھونا شہوت سے ہوا تو اس کے قول کی تصدیق نہ کی جائے گی اور اس کے شوہر کے بیٹے کے قول کا اعتبار ہوگا [2]	سراج وہاج
۱۳	کسی مرد نے اپنے باپ کی بیوی کا بوسہ شہوت سے لیا یا باپ نے اپنے بیٹے کی بیوی کا بوسہ شہوت سے لیا اور (مذکورہ صورتوں میں) اس عورت پر جبر کیا گیا تھا اور شوہر نے اس امر سے انکار کیا کہ وہ بوسہ شہوت سے تھا تو شوہر کا قول معتبر قرار پائے گا اور اگر شوہر نے اس (بوسہ کے متعلق شہوت سے ہونے) کی تصدیق کی تو (شوہر اور اس کی بیوی میں) تفریق واقع ہو جائے گی اور شوہر پر حق مہر لازم ہوگا اور وہ اس سے لے گا جس نے وہ فعل کیا (یعنی بوسہ لیا) بشرطیکہ ایسا کرنے والے نے جان بوجھ کر فساد کے لئے ایسا کیا اور اگر اس نے جان بوجھ کر فساد کے لئے ایسا نہ کیا تو وہ (شوہر حق مہر) اس سے نہ لے گا اور (مذکورہ صورت میں بوسہ کی بجائے) وطی کی صورت میں (شوہر اس سے حق مہر نہ لے گا اگرچہ اس نے وطی جان بوجھ کر فساد کے لئے کی ہو اس لئے کہ (اس صورت میں) اس پر شرعی حد (زنا) لازم ہوگی اور حد (لازم ہونے) کے ساتھ مال (کا لازم ہونا) جمع نہیں ہوتا [3]	

مع حواشی نیز اس کی نظیر کے متعلق حکم نمبر ۴/۳۴۴ ، ۳۵/۴۷۱ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات وشق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات — القسم الثالث المحرمات بالرضاع	حوالہ
۳۳۹-۱۴	تزوج بامة رجل ثم ان الامة قبلت ابن زوجها قبل الدخول بها فادعی الزوج انها قبلته بشهوة وکذبه المولی فانها تبین من زوجها لاقرار الزوج انها قبلت بشهوة ویلزمه نصف المهر لتکذیب المولی ایاہ انها قبلته بشهوة ولا یقبل قول الامة فی ذلك لو قالت قبلته بشهوة	کذا فی المحیط
۱۵	ولو أخذت ذکر الختن فی الخصومة وقالت کان عن غیر شهوة صدقت	کذا فی خزانة الفتاوی
۱۶	ذکر محمدؒ فی نکاح الاصل ان النکاح لا یرتفع بحرمة المصاهرة والرضاع بل یفسد حتی لو وطئها الزوج قبل التفریق لا یجب علیه الحد اشتبه علیه ام لم یشتبه	کذا فی الذخیرة
۱۷	واذا فجر بامرأة ثم تاب یکون محرما لابنتها لانه حرم علیه نکاح ابنتها علی التأبید وهذا دلیل علی ان المحرمیة تثبت بالوطء الحرام وبما تثبت به حرمة المصاهرة	کذا فی فتاوی قاضیخان
۱۸	لا بأس بان یتزوج الرجل امرأة ویتزوج ابنه ابنتها او امها	کذا فی محیط السرخسی
۱۹	وفی فتاوی الصغری اذا لف ذکرہ فی خرقة وجامعها کذلك ان کانت خرقة لا تمنع وصول الحرارة الی ذکرہ تحل المرأة للزوج الاول وان کانت تمنع کالمندیل فلا تحل	کذا فی الخلاصة
۳۴۰ -	**القسم الثالث المحرمات بالرضاع** تعداد شق ۱	
۱	کل من تحرم بالقرابة والصهریة تحرم بالرضاع علی ما عرف فی کتاب الرضاع	کذا فی محیط السرخسی

۱؎ حکم نمبر ۳/۳۳۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ۲؎ حکم نمبر ۲/۳۳۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ۳؎ حکم نمبر ۱/۳۳۸ مع حاشیہ ۲۸، ۳۹، ۴۰/۲۶۳ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، ۴؎ حکم نمبر ۱۱/۳۴ ملاحظہ ہو (مترجم)، ۵؎ رضاعت کے احکام فتاوی عالمگیری عربی کی ج ۱ کے ص ۳۴۲ سے شروع ہوتے ہیں جو کہ بحث ۷ میں ہیں یعنی جس عورت نے کسی بچہ کو دودھ پلایا ہے تو وہ دودھ پینے والے بچہ کی رضاعی ماں، اس عورت کا شوہر جسکے سبب سے یہ دودھ پیدا ہوا اس بچہ کا رضاعی باپ، اور ان ماں باپ کی اولاد اس بچہ کے رضاعی بہن بھائی قرار پاتے ہیں خواہ وہ اولاد نسبی ہو یا رضاعی ہو نیز رضاعی ماں کی ماں اسکی رضاعی نانی اور رضاعی ماں کا باپ اسکا رضاعی نانا اور رضاعی ماں کا بھائی اس کا رضاعی

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات/شق نمبر	تیسرا باب، محرمات کے احکام — محرمات کی تیسری قسم، محرمات بالرضاعت کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۹-۱۴	کسی مرد نے کسی آدمی کی باندی سے نکاح کیا تو اس باندی نے دخول سے قبل ہی اپنے شوہر کے بیٹے کا بوسہ لیا اور شوہر نے یہ دعوی کیا کہ اس نے وہ بوسہ شہوت سے لیا ہے اور باندی کے آقا نے اس (شوہر) کی تکذیب کی تو وہ باندی اپنے شوہر سے بائنہ قرار پائے گی اس لئے کہ اس کے شوہر نے یہ اقرار کیا ہے کہ اس باندی نے وہ بوسہ شہوت سے لیا ہے اور نصف حق مہر اس پر لازم ہوگا کیونکہ (اس کے) آقا نے اس کے شوہر کے اس قول کی تکذیب کی ہے کہ اس باندی نے وہ بوسہ شہوت سے لیا ہے اور اس باندی کا یہ قول کہ اس نے وہ بوسہ شہوت سے لیا ہے، قبول نہ کیا جائے گا ۱؎	محیط
۱۵	اگر کسی عورت نے جھگڑے میں اپنے داماد کا آلہ تناسل پکڑا اور یہ کہا کہ (اس کا) ایسا کرنا شہوت سے نہ تھا تو (اس صورت میں) اس کے قول کی تصدیق کی جائے گی ۲؎	خزانۃ المفتین
۱۶	امام محمدؒ نے نکاح الاصل میں ذکر کیا ہے کہ حرمت مصاہرہ اور حرمت رضاعت واقع ہونے سے نکاح مرتفع نہیں ہوتا بلکہ وہ نکاح فاسد قرار پاتا ہے حتیٰ کہ اگر (مذکورہ امور کی بنا پر) تفریق سے قبل شوہر نے اس بیوی سے وطی کی تو اس پر حد (زنا) لازم نہ ہوگی خواہ اسے شبہ متحقق ہوا تھا یا نہ ۳؎	ذخیرہ
۱۷	جب کسی مرد نے کسی عورت سے بدکاری کی پھر توبہ کرلی تب بھی وہ اس کی بیٹی پر حرام رہے گا اس لئے کہ (اس صورت میں) اس پر اس عورت کی بیٹی کا نکاح ہمیشہ کے لئے حرام قرار پاتا ہے اور یہ اس امر کی دلیل ہے کہ اس نکاح کا حرام قرار پانا حرام وطی سے بھی ثابت ہو جاتا ہے اور اس سے بھی ثابت ہوتا ہے جس سے حرمت مصاہرت ثابت ہوتی ہے	قاضی خان
۱۸	اس میں کوئی حرج نہیں کہ ایک مرد ایک عورت سے نکاح کرے اور اس مرد کا بیٹا اس عورت کی بیٹی یا ماں سے نکاح کرے	محیط سرخسی
۱۹	فتاوی الصغری میں ہے کہ جب کسی مرد نے اپنے ذکر پر کپڑا لپیٹا اور (اپنی منکوحہ سے) اسی حالت میں جماع کیا تو اگر وہ کپڑا ایسا ہو کہ وہ (فرج کی) حرارت اس کے ذکر تک پہنچنے میں مانع نہ ہو تو وہ عورت (اس جماع و طلاق کے بعد پہلے شوہر کے لئے (جس نے اسے طلاق مغلظہ دی تھی اور حلالہ لازم تھا اس سے نکاح کے لئے) حلال ہو جائے گی اور اگر وہ کپڑا (مذکورہ حرارت کے لئے) مانع تھا جیسا کہ تولیہ کا کپڑا تو پھر وہ عورت (اس جماع سے اس سابق شوہر سے نکاح کے لئے) حلال نہ ہوگی ۴؎	خلاصہ
۳۴۰	**محرمات میں سے تیسری قسم محرمات بالرضاع ہیں** اور اسمیں ۱ شق ہے	
۱	(محرمات میں سے) وہ سب عورتیں جو بسبب قرابت نسبی اور بسبب صہریت کے حرام ہیں وہ بسبب رضاعت (یعنی دودھ کے رشتہ سے) بھی حرام قرار پاتی ہیں جیسا کہ کتاب الرضاعت میں (اس کے احکام کا بیان) مذکور رہے ۵؎	محیط سرخسی

ماموں وغیرہ قرار پاتے ہیں۔ یعنی دودھ پلانے والی خود بھی۔ اسکا شوہر جسکے سبب سے یہ دودھ ہے وہ بھی، ان دونوں کے اصول اور فروع بھی اور اصول کے فروع بھی، سبھی رضاعی رشتہ دار ہو جائیں گے لیکن دودھ پینے والے کے اصول اور ان اصول کے فروع سے، اس دودھ پلانے والی کا کوئی رشتہ پیدا نہ ہوگا۔ البتہ دودھ پینے والا خود، اسکی اولاد اور اگر دودھ پینے والا لڑکا ہے تو اسکی بیوی اور اگر لڑکی ہے تو اسکا خاوند رشتہ دار ہو جائینگے جیسا کہ کہا گیا ہے کہ: "از جانب شیردہ ہمہ خویش شوند و از جانب شیرخوارہ زوجان و فروع" اور مزید احکام بھی ہیں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات وشق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات — القسم الرابع المحرمات بالجمع بین الاجنبیات	حوالہ
۳۴۱ -	القسم الرابع المحرمات بالجمع (الجمع بين الاجنبيات) تعداد شق ۱۳	
۱	وهو نوعان الجمع بين الاجنبيات والجمع بين ذوات الارحام (اما الجمع بين الاجنبيات) فانه لا يحل للرجل ان يجمع بين اكثر من اربع نسوة	كذا فی محيط السرخسی
۲	ولا يجوز للعبد ان يتزوج اكثر من ثنتين	كذا فی البدائع
۳	المكاتب والمدبر وابن ام الولد فی هذا كالعبد	كذا فی الكفاية
۴	ويجوز للحر ان يتسرى من الاماء ما شاء من العدد وان كثرن وليس للعبد ان يتسرى وان اذن له مولاه فيه	كذا فی الحاوی
۵	وللحر ان يتزوج اربعا من الحرائر والاماء	كذا فی الهداية
۶	وللعبد ان يتزوج اثنتين حرتين كانتا او امتين	كذا فی البحر الرائق
۷	واذا تزوج الحر خمسا على التعاقب جاز نكاح الاربع الاول ولا يجوز نكاح الخامسة	كذا فی فتاوی قاضيخان
۸	وان تزوج خمسا فی عقدة فسد نكاح الكل	كذا فی فتاوی قاضيخان
۹	وكذا العبد اذا تزوج ثلاثا	كذا فی فتاوی قاضيخان
۱۰	ولو تزوج الحربی خمسا ثم اسلمن ان تزوجهن على التعاقب جاز نكاح الاربع الاول ويفرق بينه وبين الخامسة عند الكل وان تزوجهن جملة فرق بينه وبين الكل فی قول ابی حنيفة وابی يوسف واذا تزوج واحدة ثم اربعا جاز نكاح الواحدة لا غير	كذا فی فتاوی قاضيخان
۱۱	رجل تزوج امرأة فی عقدة وثنتين فی عقدة وثلاثا فی عقدة ولا يعلم اما الاولى فصح نكاحها على كل حال ولها المسمى واما الفريقان فالبيان الى الزوج حال حياتهما او موتهما فعلا وقولا	

۱ محرمات بالجمع میں سے اجنبیات کو جمع کرنے کے متعلق احکام، حکم نمبر ۱ تا ۱۲/۳۴۱ میں اور ذوات الارحام کو جمع کرنے کے متعلق احکام، حکم نمبر ۱ تا ۲۵/۳۴۲ نیز حکم نمبر ۷/۳۴۳ ملاحظہ ہوں (مترجم) ۲ حکم نمبر ۶/۳۴۱ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۳ مکاتب، مدبر اور ام ولد کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ۲/۳۴۳ کا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شقی نمبر	تیسرا باب، محرمات کے احکام — محرمات کی چوتھی قسم محرمات بالجمع میں اجنبیات جمع کرنے کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۱ -	**محرمات میں سے چوتھی قسم محرمات بالجمع ہیں، محرمات بالجمع میں اجنبیات کا جمع کرنا** اور اسمیں ۱۲ شقیں ہیں	
۱	(محرمات میں سے) محرمات بالجمع کی دو قسمیں ہیں اجنبیات کو (ایک مرد کے نکاح میں) جمع کرنا اور ذوات الارحام کو (ایک مرد کے نکاح میں) جمع کرنا اور (محرمات بالجمع میں سے) اجنبیات میں جمع کرنے کے متعلق حکم یہ ہے کہ (آزاد) مرد کو یہ حلال نہیں کہ وہ (بیک وقت اپنے نکاح میں) چار عورتوں سے زیادہ جمع کرے ؎۱	محیط سرخسی
۲	غلام کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ (بیک وقت اپنے نکاح میں) دو عورتوں سے زیادہ جمع کرے ؎۲	بدائع
۳	اور (مذکورہ حکم میں) مکاتب غلام، مدبر غلام اور ام ولد کا بیٹا، غلام کے حکم کی طرح ہے ؎۳	کفایہ
۴	(ا) آزاد مرد کے لئے جائز ہے کہ وہ (اپنے تحت) جتنی باندیاں چاہے رکھے اگرچہ ان کی تعداد کثیر ہو (ب) اور غلام کے لئے (اپنے تحت) باندیاں رکھنا جائز نہیں ہے اگرچہ اس کے آقا نے اس کی اجازت دے دی ہو	حاوی
۵	آزاد مرد کے لئے جائز ہے کہ وہ (کل) چار آزاد عورتوں اور باندیوں سے نکاح کرے ؎۴	ہدایہ
۶	غلام کے لئے جائز ہے کہ وہ (کل) دو عورتوں سے نکاح کرے وہ دونوں آزاد عورتیں ہوں یا وہ باندیاں ہوں ؎۵	بحرالرائق
۷	جب کسی آزاد مرد نے پانچ عورتوں سے آگے پیچھے نکاح کیا تو پہلی چار کا نکاح جائز ہوگا اور پانچویں عورت سے نکاح جائز نہ ہوگا	قاضیخان
۸	اگر کسی مرد نے ایک ہی عقد میں پانچ عورتوں سے نکاح کیا تو پانچوں کا نکاح فاسد (یعنی باطل) قرار پائیگا	قاضیخان
۹	اسی (مذکورہ حکم کی) طرح یہی حکم اس صورت میں ہے کہ جب غلام نے (ایک عقد میں) تین عورتوں سے نکاح کیا (تو ان تینوں کا نکاح باطل قرار پائے گا)	قاضیخان
۱۰	(ا) اگر حربی آدمی (یعنی سلطنت کفار کے آدمی) نے پانچ عورتوں سے نکاح کیا پھر وہ سب (مع حربی آدمی کے) مسلمان ہوگئیں تو (ان کے متعلق حکم یہ ہے کہ) اگر اس نے ان سے آگے پیچھے نکاح کیا تھا تو پہلی چار کا نکاح جائز رہے گا اور اس آدمی اور اس کی پانچویں بیوی میں تفریق کی جائے گی یہ حکم سب کے ہاں ہے (ب) اور اگر اس نے ان سب اکٹھی سے نکاح کیا تھا تو اس میں اور ان سب میں تفریق کی جائے گی یہ حکم امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے ہاں ہے (ج) اور جب اس نے ایک سے نکاح کیا پھر (اکٹھی) چار سے کیا تو پہلی کا نکاح جائز ہے اور دوں کا جائز نہیں ہے	قاضیخان
۱۱	کسی مرد نے ایک عقد میں ایک عورت سے نکاح کیا اور ایک عقد میں دو عورتوں سے نکاح کیا اور ایک عقد میں تین عورتوں سے نکاح کیا اور وہ (تقدیم تاخیر کے متعلق) معلومات نہیں رکھتا تو (اس کا حکم یہ ہے کہ) پہلی کا نکاح بہرحال جائز ہے اور اسے مقررہ حق مہر ملے گا اور دوسرے دو فریقوں کے متعلق بیان کرنا قولاً یا	

؎۴ حکم نمبر ۲/۳۴۲ ملاحظہ ہو (مترجم)، ؎۵ حکم نمبر ۲/۳۴۱، ۶/۳۴۳ اور ۳۴۲ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات — القسم الرابع المحرمات بالجمع بین ذوات الارحام	حوالہ
۳۴۱ -	فمن ظهر فسادها لا مهر لها ولا میراث	کذا فی التتارخانیہ
۱۲	ولو تزوجت امرأة زوجین فی عقد واحد فان کان لاحدهما اربع نسوة جاز نکاح الآخر	هکذا فی محیط السرخسی
۳۴۲ -	(الجمع بین ذوات الارحام) تعداد شق ۲۵	
۱	(واما الجمع بین ذوات الارحام) فانه لا یجمع بین اختین بنکاح ولا بوطء بملک یمین سواء کانتا اختین من النسب او من الرضاع	هکذا فی السراج الوهاج
۲	والاصل ان کل امرأتین لو صورنا احداهما من ای جانب ذکرا لم یجز النکاح بینهما برضاع او نسب لم یجز الجمع بینهما	هکذا فی المحیط
۳	فلا یجوز الجمع بین امرأة وعمتها نسبا او رضاعا وخالتها کذلک ونحوها کذا فی شرح النقایة للشیخ ابی المکارمؒ	
۴	ویجوز بین امرأة وبنت زوجها فان المرأة لو فرضت ذکرا حلت له تلک البنت بخلاف العکس	کذا فی شرح النقایة للشیخ ابی المکارمؒ
۵	وکذا یجوز بین امرأة وجاریتها اذ عدم حل النکاح علی ذلک الفرض لیس لقرابة او رضاع	کذا فی شرح النقایة للشیخ ابی المکارمؒ
۶	فان تزوج الاختین فی عقدة واحدة یفرق بینهما وبینه فان کان قبل الدخول فلا شئ لهما وان کان بعد الدخول یجب لکل واحد منهما الاقل من مهر مثلها ومن المسمی	کذا فی المضمرات

ا۔ حکم نمبر $\frac{\text{۱ تا ۲۵}}{\text{۳۴۲}}$ ، $\frac{\text{۱}}{\text{۳۴۱}}$ اور $\frac{\text{۴۹ ب}}{\text{۳۵۰}}$ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۲۔ اس قاعدہ پر متفرع احکام کی مثالوں کے متعلق حکم نمبر $\frac{\text{۳ تا ۵}}{\text{۳۴۲}}$ ملاحظہ ہوں (مترجم)
۳۔ یعنی اس عورت کو مذکر فرض کرنے کی صورت اس بیٹی سے اس کا کوئی رشتہ نہیں بنتا اور پھر ان دونوں کا باہم نکاح جائز قرار پاتا ہے پس ان دونوں کو ایک مرد کے نکاح میں جمع کرنا جائز ہوگا البتہ اس کے عکس کی صورت میں یعنی اگر اس بیٹی کو مرد فرض کیا جائے تو وہ عورت اس کی سوتیلی ماں قرار پاتی ہے اور پھر ان دونوں کا باہم نکاح جائز نہیں قرار پاتا اور ان دونوں کو ایک مرد کے نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں ہوتا مگر چونکہ پہلے مفروضہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	تیسرا باب محرمات کے احکام — محرمات کی چوتھی قسم محرمات بالجمع میں ذوات الارحام جمع کرنے کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۱-	فعلاً شوہر کے ذمہ ہے خواہ ان دونوں فریقوں کی عورتیں زندہ ہوں یا وفات پاگئی ہوں پس (بیان کے بعد) جن کے نکاح کا باطل ہونا ظاہر ہوا اسے حق مہر اور میراث نہ ملے گی	تتارخانیہ
۱۲	اگر کسی عورت نے ایک ہی عقد میں دو شوہروں سے نکاح کیا تو اگر ان دونوں میں سے ایک شوہر کے ہاں چار عورتیں (نکاح میں) موجود تھیں تو (اس عورت کا) وہ نکاح دوسرے سے جائز قرار پائے گا	محیط سرخسی
۳۴۲-	**محرمات بالجمع میں ذوات الارحام کا جمع کرنا** اور اسمیں ۲۵ شقیں ہیں	
۱	(محرمات کی چوتھی قسم) محرمات بالجمع میں ذوات الارحام کو جمع کرنا ہے پس کوئی مرد دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع نہ کرے گا اور نہ بنا بر ملکیت وطی میں دو بہنیں جمع کرے گا خواہ وہ دونوں نسب کے رشتہ سے بہنیں ہوں یا وہ رضاعت (یعنی دودھ) کے رشتہ سے بہنیں ہوں [۱]	سراج وہاج
۲	اور (ان مذکورہ احکام میں) قاعدہ یہ ہے کہ ہر ایسی دو عورتیں کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو ہم مذکر فرض کریں تو ان دونوں میں دودھ کے رشتہ کی وجہ سے یا نسب کے رشتہ کی وجہ سے باہم نکاح جائز نہ قرار پاتا ہو تو ایسی دو عورتوں کو (ایک مرد کے نکاح میں) جمع کرنا جائز نہیں ہے [۲]	محیط
۳	پس (مذکورہ قاعدہ کی بنا پر) ایک عورت کو اور اس کی نسبی یا رضاعی پھوپھی کو (ایک مرد کے نکاح میں) جمع کرنا جائز نہ ہوگا اسی طرح (ایک عورت اور) اس کی خالہ اور اس کی مانند کے متعلق یہی حکم ہے	شرح نقایہ
۴	اور (مذکورہ قاعدہ کی بنا پر) ایک عورت اور اس کے (سابق) شوہر کی (ایک اور بیوی سے) بیٹی کو (ایک مرد کے نکاح میں) جمع کرنا جائز ہوتا ہے اس لئے کہ اگر اس عورت کو مذکر فرض کیا جائے تو اس کے لئے وہ بیٹی (نکاح میں) حلال قرار پاتی ہے اور (اس کے الٹ کی صورت یوں نہیں قرار پاتی) [۳]	شرح نقایہ
۵	اسی طرح (مذکورہ قاعدہ کی بنا پر) عورت اور اس کی باندی کو (ایک مرد کے نکاح میں) جمع کرنا جائز ہوتا ہے اس لئے کہ اسمیں مذکورہ فرض کرنے کی صورت میں (ان میں) نکاح کا حلال نہ ہونا قرابت نسبی یا رضاعت (کے رشتہ) کی وجہ سے نہیں ہے	شرح نقایہ
۶	اگر کسی مرد نے دو بہنوں سے ایک عقد میں نکاح کیا تو ان دونوں اور اس مرد میں تفریق کی جائے گی پس اگر وہ تفریق دخول سے قبل ہوئی تو ان دونوں کے لئے مہر میں سے کچھ نہ ہوگا اور اگر تفریق دخول کے بعد ہوئی تو ان دونوں میں سے ہر ایک کے لئے مہر مثل اور مقررہ مہر میں سے جو مقدار میں کم ہے وہ ملے گا [۵]	مضمرات

کی صورت ان دونوں کا جمع کرنا جائز ہوتا ہے لہذا حکم نمبر $\frac{۴}{۳۴۲}$ کیلئے قاعدہ مذکورہ حکم نمبر $\frac{۲}{۳۴۲}$ کی دلیل مکمل ہے (مترجم) [۴] حکم نمبر $\frac{۱}{۳۴۶}$ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [۵] یہ حکم ایک مرد سے دو بہنوں کا نکاح ایک عقد میں کرنے کے متعلق ہے اور اگر دو بہنوں سے دو عقدوں میں نکاح کیا تو اگر پہلے عقد والی عورت معلوم ہے تو اس کے متعلق حکم نمبر $\frac{۷}{۳۴۲}$ اور اگر پہلے عقد والی معلوم نہیں ہے تو اسکے متعلق حکم نمبر $\frac{۸، ۹}{۳۴۲}$ ملاحظہ ہو نیز حکم نمبر $\frac{۱۰ تا ۲۲}{۳۴۲}$ اور $\frac{۱}{۳۴۴}$ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات وشق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات — القسم الرابع المحرمات بالجمع بین ذوات الارحام	حوالہ
۳۴۲-۷	وان تزوجهما فی عقدتین فنکاح الاخیرة فاسد ویجب علیه ان یفارقها ولو علم القاضی بذلک یفرق بینهما فان فارقها قبل الدخول لا یثبت شئ من الاحکام وان فارقها بعد الدخول فلها المهر ویجب الاقل من المسمی ومن مهر المثل وعلیها العدة ویثبت النسب ویعتزل عن امرأته حتی تنقضی عدة اختها	کذا فی محیط السرخسی
۸	ولو تزوجهما فی عقدتین ولا یدری ایتهما اسبق فانه یؤمر الزوج بالبیان فان بین فعلی ما بین وان لم یبین فانه لا یتحری فی ذلک ویفرق بینه وبینهما	کذا فی شرح الطحاوی
۹	ولهما نصف المهر اذا کان مهراهما متساویان وهو المسمی فی العقد وکان الطلاق قبل الدخول وان کانا مختلفین یقضی لکل واحدة منهما بربع مهرها وان لم یکن مسمی فی العقد تجب متعة واحدة لهما بدل نصف المهر وان کانت الفرقة بعد الدخول یجب لکل واحدة المهر کاملا	کذا فی التبیین
	[1] وقال ابو جعفر الهندوانی معنی المسئلة اذا ادعت کل واحدة الاولیة ولا حجة لهما فیقضی بنصف المهر لهما اما اذا قالتا لا ندری ای العقدین اول فلا یقضی بشئ حتی یصطلحا	کذا فی غایة السروجی
	[2] وصورة الاصطلاح هی ان یقولا عند القاضی لنا علیه المهر وهذا الحق لا یعدونا فنصطلح علی اخذ نصف المهر فیقضی القاضی	کذا فی النهایة
	[3] واذا برهنت کل واحدة علی السبق فعلیه نصف المهر بینهما بالاتفاق فی روایة کتاب النکاح وهو ظاهر الروایة	کذا فی الکافی

۱ حکم نمبر ۶/۳۴۲ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۲ حکم نمبر ۶/۳۴۲ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۳ حکم نمبر

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	تیسرا باب، محرمات کے احکام — محرمات کی چوتھی قسم محرمات بالجمع میں ذوات الارحام جمع کرنے کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۲-۷	اگر (مذکورہ صورت میں) کسی مرد نے ان دو بہنوں سے دو عقدوں میں نکاح کیا تو بعد والی کا نکاح فاسد قرار پائے گا اور اس مرد پر واجب ہوگا کہ وہ اس (دوسری) سے علیحدگی اختیار کرے اور اگر قاضی (یعنی حاکم مجاز) کو معلوم ہو گیا تو وہ ان دونوں میں تفریق کر دے گا پس اگر اس مرد نے اس سے دخول سے قبل علیحدگی اختیار کی تو احکام میں سے کوئی شئی ثابت نہ ہوگی اور اگر اس نے اس سے دخول کے بعد علیحدگی اختیار کی تو اس عورت کے لئے حق مہر ہوگا اور مقررہ مہر اور مہر مثل میں جو مقدار میں کم ہے وہ واجب ہوگا اور اس عورت پر عدت لازم ہوگی اور (حمل کی صورت میں) نسب ثابت ہوگی اور وہ مرد اپنی بیوی سے کنارہ کشی اختیار کرے گا جتنے کہ اس کی بیوی کی بہن کی عدت ختم ہو[1]	محیط سرخسی
۸	اگر (مذکورہ صورت میں) کسی مرد نے ان دو بہنوں سے دو عقدوں میں نکاح کیا اور وہ یہ نہیں جانتا کہ ان دونوں میں کونسی عورت نکاح میں پہلے آئی تو اس شوہر کو حکم دیا جائے گا کہ وہ بیان کرے پس اگر اس نے بیان کیا تو اس کے بیان کے مطابق عمل ہوگا اور اگر اس نے بیان نہ کیا تو اس میں تحری (یعنی غور و فکر سے رائے قائم کر کے تعیین) نہ کی جائے گی اور اس مرد اور ان دونوں بہنوں میں تفریق کی جائے گی[2]	شرح طحاوی
۹	(الف) اور (مذکورہ صورت میں) ان دونوں کیلئے نصف مہر ہوگا جبکہ ان دونوں کا مہر برابر ہوا اور وہ عقد میں مقرر شدہ ہوا اور اس طلاق کا واقع ہونا دخول سے قبل ہوا اور اگر ان دونوں کا مہر مختلف ہو تو ان دونوں میں سے ہر ایک کے لئے اس کے مہر کا چوتھائی ملے گا اور اگر حق مہر عقد میں مقرر شدہ نہ ہو تو ان دونوں کے لئے نصف مہر کی بجائے ایک متعہ واجب ہوگا اور اگر وہ تفریق دخول کے بعد ہو تو ہر ایک کے لئے کامل حق مہر لازم ہوگا	تبیین
	(ب) ابو جعفر الہندوانی رح کا قول ہے کہ اس (مذکورہ) مسئلہ کا مفہوم یہ ہے کہ جب ان میں سے ہر عورت نے یہ دعوی کیا کہ اس کا نکاح پہلے ہوا ہے اور ان دونوں کے پاس اس کی دلیل نہیں ہے تو ان دونوں کے لئے نصف مہر کا حکم دیا جائے گا اور اگر ان دونوں نے یہ کہا کہ ہم نہیں جانتی کہ ان دونوں نکاحوں میں سے پہلا کونسا ہے تو کسی شئی کا حکم نہ دیا جائے گا جبتک کہ وہ باہم صلح نہ کر لیں	غایۃ سروجی
	(ج) اور (مذکورہ صورت میں) باہم صلح کرنے کی صورت یہ ہے کہ وہ دونوں عورتیں قاضی (یعنی حاکم مجاز) کے ہاں یوں کہیں کہ اس مرد پر ہمارا حق مہر لازم ہے اور یہ حق ہم دونوں سے متجاوز نہیں ہے پس ہم نصف حق مہر لینے پر صلح کرتی ہیں تو قاضی (نصف حق مہر کا) حکم دے دے گا	نہایہ
	(د) اور اگر (مذکورہ صورت میں) ان دونوں عورتوں میں سے ہر ایک نے اس کا نکاح پہلے ہونے پر دلیل پیش کی تو اس مرد پر نصف حق مہر لازم ہوگا جو ان دونوں عورتوں کے مابین مشترک ہوگا کتاب النکاح کی روایت کے بموجب اس حکم پر اتفاق ہے اور یہی ظاہر روایت ہے[3]	کافی

۶/۳۴۲ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات و شق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات — القسم الرابع المحرمات بالجمع بین ذوات الارحام	حوالہ
۳۴۲-۱۰	وکل ھذہ الاحکام المذکورۃ بین الاختین ثابتۃ بین کل من لا یجوز جمعہ من المحارم	کذا فی فتح القدیر
۱۱	وان اراد ان یتزوج احداھما بعد التفریق فلہ ذلک ان کان التفریق قبل الدخول وان کان بعد الدخول فلیس لہ ذلک حتی تنقضی عدتھما وان انقضت عدۃ احداھما دون الاخری فلہ ان یتزوج المعتدۃ دون الاخری مالم تنقض عدتھا وان دخل باحداھما فلہ ان یتزوجھا دون الاخری مالم تنقض عدتھا وان انقضت عدتھا جاز لہ ان یتزوج باینھما شاء ؎۲	کذا فی التبیین
۱۲	اختان قالت کل واحدۃ منھما لرجل واحد قد زوجت نفسی منک بکذا وخرج الکلامان منھما معا فقبل الزوج نکاح احداھما فھو جائز	کذا فی الذخیرۃ
۱۳	ولو بدأ الزوج فقال قد زوجتکما کل واحدۃ منکما بالف درھم فقالت احداھما رضیت وابت الاخری ان ترضی فنکاحھما باطل	کذا فی الذخیرۃ
۱۴	قال محمدؒ فی الجامع رجل وکل رجلا ان یزوجہ امرأۃ ووکل رجلا آخر بمثل ذلک فزوجہ کل واحد منھما امرأۃ بغیر امرہ وھما اختان من الرضاعۃ وخرج الکلامان معا فھما باطلان وکذلک لوکان احد النکاحین برضا المرأۃ اوکان کلاھما برضاھما	کذا فی المحیط
۱۵	قال محمدؒ رجلان لحریؤکلا بنکاح وکانا فضولیین زوجا رجلا اختین فی عقدتین متفرقتین برضا الاختین وخاطب عن کل واحدۃ منھما خاطب ووقع العقدان معا فبلغ ذلک الزوج واجاز نکاح احداھما جاز ولو انھما زوجاہ فی عقدۃ	

؎۱ حکم نمبر ۱۸/۳۴۲ ملاحظہ ہو (مترجم) ؎۲ حکم نمبر ۱۱/۳۴۲ کا تیسرا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ؎۳ حکم نمبر ۱۷/۳۴۲ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات و شق نمبر	تیسرا باب، محرمات کے احکام — محرمات کی چوتھی قسم محرمات بالجمع میں ذوات الارحام جمع کرنے کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۲-۱۰	اور یہ (مذکورہ) سب احکام جو دو بہنوں (کے جمع کرنے) کی صورت میں مذکور ہوئے ہیں ذوات الارحام کی ایسی تمام عورتوں کی صورت میں ثابت ہیں جن کا (ایک مرد کے نکاح میں) جمع کرنا حرام ہے [۱]	فتح قدیر
۱۱	(ا) اگر (مذکورہ صورتوں میں) تفریق کے بعد اس مرد نے چاہا کہ وہ ان دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ نکاح کرے تو اسے ایسا کرنا جائز ہے بشرطیکہ وہ تفریق دخول سے قبل واقع ہوئی ہو (ب) اور اگر وہ تفریق (ان دونوں سے) دخول کے بعد واقع ہوئی ہو تو اسے مذکورہ اختیار نہیں ہے جبتک کہ ان دونوں کی عدت پوری نہ ہو اور اگر ان دونوں میں سے ایک کی عدت پوری ہوگئی دوسری کی نہ ہوئی تو جو عدت میں ہے اس سے نکاح کرسکتا ہے دوسری (یعنی جس کی عدت پوری ہوچکی ہے اس) سے نکاح نہیں کرسکتا جبتک کہ اس کی عدت (بھی) پوری نہ ہو (ج) اور اگر اس نے ایک سے دخول کیا تو اس کے لئے جائز ہے کہ وہ اس سے نکاح کرے اور اس دوسری (یعنی غیر مدخولہ) کے ساتھ نکاح نہ کرسکے گا جبتک کہ اس (مدخولہ) کی عدت پوری نہ ہو اور اگر اس (مدخولہ) کی عدت پوری ہوگئی تو اس مرد کے لئے جائز ہے کہ وہ ان دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ جس کے ساتھ چاہے نکاح کرے [۳] [۴]	تبیین
۱۲	دو بہنیں ہیں ان دونوں میں سے ہر ایک نے ایک (ہی) مرد سے کہا کہ میں نے اتنے حق مہر پر تجھ سے اپنا نکاح کیا اور ان دونوں کا کلام ان سے اکٹھے ہی نکلا اور اس مرد نے ان دونوں میں سے ایک کا نکاح قبول کرلیا تو وہ (نکاح) جائز ہے [۵]	ذخیرہ
۱۳	اور اگر (مذکورہ صورت میں) مرد نے ابتدا کی اور کہا کہ میں نے تم دونوں سے ہر ایک کے ساتھ ایک ہزار درہم حق مہر پر نکاح کیا تو ان دونوں میں سے ایک نے رضامندی کا اظہار کیا اور دوسری نے (اس پر) راضی ہونے سے انکار کیا تو دونوں کا نکاح باطل ہوگا [۶]	ذخیرہ
۱۴	امام محمدؒ نے الجامع میں کہا ہے کہ کسی مرد نے ایک شخص کو وکیل کیا کہ وہ کسی عورت سے اس کا نکاح کرادے اور اس مرد نے ایک اور شخص کو بھی اسی طرح وکیل کیا تو ان دونوں (وکیلوں) میں سے ہر ایک نے ایک عورت سے اس عورت کی رضامندی حاصل کئے بغیر نکاح کردیا اور وہ دونوں عورتیں باہم رضاعی بہنیں تھیں اور دونوں کلام اکٹھے نکلے تو وہ دونوں نکاح باطل قرار پائیں گے اور اسی طرح یہی حکم اس صورت میں ہے کہ اگر (مذکورہ صورت میں) ان دونوں نکاحوں میں سے ایک نکاح اس عورت کی رضامندی حاصل کرکے کیا گیا یا وہ دونوں نکاح ان دونوں عورتوں کی رضامندی حاصل کرکے کئے گئے تھے	محیط
۱۵	امام محمدؒ نے کہا ہے کہ دو شخص جو نکاح کے لئے وکیل نہیں کئے گئے تھے وہ فضولی تھے انہوں نے دو بہنوں کا نکاح ان کی رضامندی سے دو مختلف عقدوں میں ایک مرد سے کیا اور ان دونوں بہنوں میں سے ہر ایک کی طرف سے ایک ایک نے نکاح کا پیغام دیا اور وہ دونوں نکاح معاً واقع ہوئے پھر یہ خبر اس مرد کو ملی تو اس نے ان دو عورتوں میں سے ایک نکاح کی اجازت دے دی تو وہ نکاح جائز ہوگیا اور اگر ان دونوں فضولیوں	

[۴] حکم نمبر ۵۲/۳۲۶ کا تیسرا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [۵] حکم نمبر ۱۳/۳۴۲ ملاحظہ ہو (مترجم) [۶] حکم نمبر ۱۲/۳۴۲ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعہ وشق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات — القسم الرابع المحرمات بالجمع بین ذوات الارحام	حوالہ
۳۴۳-	بنت قال کل واحد منهما زوجت فلانة وفلانة وخاطب عنهما رجلان لا یجوز شیٔ من ذلک	کذا فی الذخیرة
۱۶	تزوج اختین واحداهما معتدة الغیر او منکوحته یصح نکاح الفارغة	کذا فی محیط السرخسی
۱۷	ولا یجوز ان یتزوج اخت معتدته سواء کانت العدة عن طلاق رجعی او بائن او ثلاث او عن نکاح فاسد او عن شبهة	هکذا فی الکافی
۱۸	وکما لا یجوز ان یتزوج اختها فی عدتها فکذا لا یجوز ان یتزوج واحدة من ذوات المحارم التی لا یجوز الجمع بین اثنتین منهن	هکذا فی الکافی
۱۹	وکذا لا یحل ان یتزوج اربعا سواها عنده	هکذا فی الکافی
۲۰	ولو اعتق ام ولده لم یحل له تزوج اختها حتی تنقضی عدتها ویحل اربعا سواها عنده و عندهما تحل الاخت ایضا	کذا فی فتح القدیر
۲۱	فان قال الزوج اخبرتنی ان عدتها قد انقضت فان کان ذلک فی مدة لا تنقضی فی مثلها العدة لا یقبل قوله ولا قولها ان اخبرت الا ان تفسره بما هو محتمل من سقط مستبین الخلق او نحوه وان کان ذلک فی مدة تنقضی فی مثلها العدة ان صدقته او کانت ساکتة او غائبة فله ان یتزوج اخری او اختها ان شاء ذلک وکذلک ان کذبته فی قول علمائنا	کذا فی المبسوط
۲۲	ویجوز لزوج المرتدة اذا لحقت بدار الحرب اختها قبل انقضاء عدتها کما اذا ماتت فان عادت مسلمة فاما بعد	

۱ فضولی شخص اگرچہ وکیل نہیں ہوتا اور نہ نکاح کا ولی لیکن نکاح وغیرہ میں اس کا فعل اس لئے منعقد قرار پاتا ہے کہ اسکا فعل اس مرد یا عورت کی اجازت پر موقوف ہوتا ہے جس کی طرف سے وہ فضولی بنتا ہے اور اس سے کسی کا ضرر نہیں اور نفع ہے۔ حکم نمبر ۸۳/۳۴۹ ملاحظہ ہو (مترجم) ۲ حکم نمبر ۱۱/۳۴۴ ملاحظہ ہو (مترجم) ۳ مثلاً اس معتدہ کی کوئی بہن

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات/شق نمبر	تیسرا باب: محرمات کے احکام — محرمات کی چوتھی قسم محرمات بالجمع میں ذوات الارحام جمع کرنے کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۲-	نے ان دونوں بہنوں کا نکاح ایک ہی عقد میں کر دیا مثلاً یہ کہ ان دونوں میں سے ہر ایک نے یہ کہا کہ میں نے فلانہ کا اور فلانہ کا نکاح کر دیا اور ان دونوں (بہنوں) کی طرف سے ان دونوں (فضولیوں) نے نکاح کا پیغام دیا تو ان میں سے کوئی نکاح بھی جائز نہ ہوگا [1]	ذخیرہ
۱۶	کسی مرد نے دو بہنوں سے نکاح کیا اور ان دونوں (بہنوں) میں سے ایک کسی اور مرد سے عدت میں تھی یا وہ کسی اور مرد کی منکوحہ تھی تو (ان بہنوں میں سے) جو فارغ ہے اس کا نکاح صحیح قرار پائے گا	محیط سرخسی
۱۷	یہ جائز نہیں ہوتا کہ مرد اپنی معتدہ (یعنی اپنی طلاق یافتہ بیوی جو حالت عدت میں ہے اس) کی بہن سے نکاح کرے خواہ وہ عدت، طلاق رجعی سے یا بائنہ سے یا تین طلاق سے یا نکاح فاسد سے یا وطی بشبہہ سے تھی [2]	کافی
۱۸	اور جس طرح (مذکورہ صورت میں) یہ جائز نہیں ہے کہ مرد (اپنی بیوی کی) عدت کے دوران اس کی بہن سے نکاح کرے اسی طرح یہ بھی جائز نہیں ہے کہ (اس دوران اس کی) ذوات الارحام میں سے کسی ایک ایسی عورت سے نکاح کرے جن میں سے دو عورتوں کا (ایک مرد کے نکاح میں) جمع کرنا جائز نہیں ہوتا [3]	کافی
۱۹	اور اسی (مذکورہ حکم کی) طرح آپ کے ہاں (یعنی امام ابو حنیفہ رح کے ہاں) یہ حلال نہیں ہوتا کہ (اپنی معتدہ کی عدت کے دوران) اس کے علاوہ چار آزاد عورتوں سے نکاح کرے [4]	کافی
۲۰	اگر کسی آدمی نے اپنی ام ولد (باندی) آزاد کی تو اس کے لئے اس کی بہن سے (اس وقت تک) نکاح کرنا جائز نہیں ہوتا جبتک کہ اس ام ولد کی عدت پوری نہ ہو البتہ امام ابو حنیفہ رح کے ہاں اس کے سوا (یعنی اس ام ولد کی عدت کے دوران اس کی بہن کے سوا) چار عورتوں سے نکاح کرنا حلال ہوتا ہے اور امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح کے ہاں (ام ولد کی عدت کے دوران) اس کی بہن سے بھی نکاح حلال ہوتا ہے [5]	فتح قدیر
۲۱	(ا) اگر (مذکورہ صورت میں) شوہر نے کہا کہ اس (مطلقہ) نے مجھے خبر دی ہے کہ اس کی عدت پوری ہو گئی ہے تو اگر یہ صورت حال اس مدت کے بارے میں ہو کہ اتنی مدت میں عدت پوری نہیں ہوا کرتی تو اس مرد کا وہ قول قبول نہ کیا جائے گا اور اس عورت نے اگر (مذکورہ) خبر دی ہو تو اس کا وہ قول بھی قبول نہ کیا جائے گا لیکن اگر وہ عورت کسی محتمل امر سے اس کی وضاحت کرے مثلاً واضح تخلیق والے جنین کا گر جانا اور اس کی مانند (تو پھر یہ حکم نہیں ہے) (ب) اور اگر یہ صورت حال اس مدت کے بارے میں ہو کہ اتنی مدت میں عدت پوری ہو سکتی ہے تو اگر اس عورت نے اس مرد (کے اس قول) کی تصدیق کی یا خاموش رہی یا وہ غائب تھی تو اس مرد کے لئے جائز ہے کہ وہ دوسری عورت یا اس کی بہن سے اگر وہ چاہے تو نکاح کرے اور اسی طرح یہی حکم ہمارے علماء رح کے قول کے بموجب اس صورت میں ہے کہ اگر اس عورت نے اس مرد (کے اس قول) کی تکذیب کی	مبسوط
۲۲	مرتدہ عورت جب دار الحرب جا ملی تو اس کے خاوند کے لئے جائز ہوتا ہے کہ اس (مرتدہ) کی عدت پورے ہوئے بغیر اس کی بہن سے نکاح کرے جیسا کہ اس عورت کی موت کی صورت میں یوں ہی حکم ہے پھر اگر وہ (مرتدہ) مسلمان ہو کر	

پھوپھی، بھانجی اور بھتیجی وغیرہ۔ حکم $\frac{10}{342}$ ملاحظہ ہو (مترجم)، [2] [4] حکم نمبر $\frac{1}{341}$ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، [5] حکم نمبر $\frac{5}{341}$ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات — القسم الرابع المحرمات بالجمع بین ذوات الارحام	حـــوالـــہ
۲۲۲	تزوج الاخت او قبله ففی الاول لا یفسد نکاح الاخت لعدم عود العدة وفی الثانی کذلک عند ابی حنیفة رح لان العدة بعد سقوطها لا تعود بلا سبب جدید و عندهما[۱] لیس له تزوج الاخت وعودها مسلمة یصیر شرعا لحاقها کالغیبة الا یری انه یعاد الیها مالها وتعود معتدة	کذا فی فتح القدیر
۲۳	ولا یجوز الجمع بین امرأتین کل منهما عمة للاخری ولا بین امرأتین کل منهما خالة للاخری وصورة ذلک ان یتزوج کل من الرجلین ام الآخر ویولد هابنتا فیکون کل واحدة من البنتین عمة للاخری ولو تزوج کل من رجلین بنت الآخر واولدها کانت بنت کل واحد منهما خالة للاخری	کذا فی الهدایة
۲۴	وحل تزوج المضمومة الی محرمة وصورته ان یتزوج امرأتین احدهما لا یحل له نکاحها بان کانت محرمة له اوذات زوج او وثنیة والاخری یحل له نکاحها صح نکاح من تحل وبطل نکاح الاخری والمسمی کله للتی جاز نکاحها وهذا عند ابی حنیفة رح	کذا فی التبیین
۲۵	ولو دخل بالتی لا تحل فالمذکور فی الاصل ان لها مهر المثل بالغا ما بلغ والمسمی کله للحلالة قال فی المبسوط وهو الاصح علی قول ابی حنیفة رح	هکذا فی فتح القدیر

[۱] ۔ ارتداد کے رکن، شرطوں اور مرتد کے احکام کے متعلق حکم نمبر ۲۹۰ تا ۲۹۳ ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات/شق نمبر	تیسرا باب: محرمات کے احکام — محرمات کی چوتھی قسم محرمات بالجمع میں ذوات الارحام جمع کرنے کے احکام کا بیان	حوالہ
۲۲	واپس آئی تو (اس میں دو صورتیں ہیں) یا تو (اس کے اس شوہر سے) اس کی بہن کا نکاح ہونے کے بعد واپس آئی یا اس سے پہلے واپس آئی پہلی صورت میں اس کی بہن کا نکاح فاسد نہ ہوگا اس لئے کہ (اس مرتدہ کی) عدت عود نہ کرے گی اور دوسری صورت میں بھی امام ابوحنیفہؒ کے ہاں یہی حکم ہے اس لئے کہ عدت ساقط ہوجانے کے بعد کسی جدید سبب کے بغیر، عود نہ کرے گی اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے ہاں (اس صورت میں) اس مرد کو اس عورت کی بہن سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے اور مسلمان ہوکر اس کے واپس آنے کی صورت میں اس کا "دارالحرب" جاملنا شرعاً اس کے غائب ہوجانے کی مانند قرار پائے گا کیا یہ نہیں دیکھا جاتا کہ (مرتدہ مسلمان ہوکر واپس آئے تو) اس کا مال اسے واپس کیا جاتا ہے تو واپس آکر وہ حالت عدت میں ہوگی اھ	فتح قدیر
۲۳	ایسی دو عورتوں کو (ایک مرد کے نکاح میں) جمع کرنا جائز نہیں ہوتا کہ ان میں سے ہر ایک دوسری کی پھوپھی ہو اور نہ ایسی دو عورتوں کو (ایک مرد کے نکاح میں) جمع کرنا جائز ہوتا ہے کہ ان میں سے ہر ایک دوسری کی خالہ ہو اور اس کی صورت یہ ہے کہ دو مردوں میں سے ہر ایک، دوسرے کی ماں سے نکاح کرے اور اس کی (یعنی ان میں سے ہر عورت کی) بیٹی پیدا ہو تو ان دونوں بیٹیوں میں سے ہر ایک دوسری کی پھوپھی قرار پائے گی اور اگر دو مردوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کی بیٹی سے نکاح کیا تو اس کی (یعنی ان میں سے ہر عورت کی) بیٹی پیدا ہوئی تو ان دونوں بیٹیوں میں سے ہر ایک دوسری کی خالہ قرار پائے گی	ہدایہ
۲۴	حرام شدہ عورت سے جمع شدہ (غیر حرام شدہ) عورت کا نکاح حلال ہوتا ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ ایک مرد نے دو عورتوں سے نکاح کیا ان دونوں میں سے ایک عورت ایسی ہے کہ اس مرد کے لئے اس سے نکاح حلال نہیں ہے مثلاً یہ کہ وہ (دائمی) حرام شدہ سے ہے یا وہ شوہر والی ہے یا وہ بت پرست ہے اور وہ دوسری عورت ایسی ہے کہ اس مرد کے لئے اس سے نکاح حلال ہے تو (اس صورت میں) جو حلال ہے اس کا وہ نکاح صحیح ہے اور اس دوسری سے نکاح باطل ہے اور مقرر شدہ سبھی حق مہر اسے ملے گا جس کا نکاح جائز قرار پایا ہے اور یہ حکم امام ابوحنیفہ رحؒ کے ہاں ہے	تبیین
۲۵	اور اگر (مذکورہ صورت کے نکاح میں) اس مرد نے اس عورت سے دخول کرلیا جس کا نکاح اس سے حلال نہ تھا تو اس کے متعلق الاصل میں مذکور ہے کہ اس عورت کو مہر مثل ملے گا وہ جتنا ہو اور جو حق مہر مقرر ہوا ہے وہ اس کو ملے گا جو حلال قرار پاتی ہے مبسوط میں ہے کہ امام ابوحنیفہ رحؒ کے قول کے بموجب یہی حکم زیادہ صحیح ہے	فتح قدیر

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعہ/شق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات — القسم الخامس الاماء المنكوحة على الحرة او معها	حـوالـہ
۳۴۳ -	**القسم الخامس الاماء المنكوحة على الحرة او معها** تعداد شق ۷ [1]	
۱	لا یجوز نکاح الامة على الحرة ولا معها	كذا فی محیط السرخسی
۲	وكذا المدبرة وام الولد	كذا فی فتح القدیر
۳	ولو جمع بین الامة والحرة فی عقدة واحدة صح نکاح الحرة وبطل نكاح الامة وهذا اذا كان يصح نكاح الحرة وحدها فان لم يصح فضمها الى الامة لا يوجب بطلان نكاح الامة	كذا فی الخلاصة
۴	ولو نكح الامة ثم الحرة صح نكاحهما [4]	كذا فی فتاوى قاضیخان
۵	رجل له بنت كبيرة وامة كبيرة فقال الرجل قد زوجتكهما كل واحدة منهما بكذا فقبل الزوج نكاح الامة كان باطلا فان قبل بعد ذلك نكاح الحرة جاز	كذا فی المحیط
۶	ويجوز تزوج الامة مسلمة كانت او كتابية وان قدر على حرة	كذا فی الكافی
	ويكره نكاح الامة مع طول الحرة	هكذا فی البدائع
۷	ولو تزوج اربعا من الاماء وخمسا من الحرائر فی عقد صح نكاح الاماء	كذا فی محیط السرخسی
۳۴۴ -	**القسم السادس المحرمات التی يتعلق بها حق الغير** تعداد شق ۱۱	
۱	لا يجوز للرجل ان يتزوج زوجة غيره	كذا فی السراج الوهاج
۲	وكذلك المعتدة	كذا فی السراج الوهاج
۳	سواء كانت العدة عن طلاق او وفاة او دخول فی نكاح فاسد او شبهة نكاح	كذا فی البدائع
۴	ولو تزوج بمنكوحة الغير وهو لا يعلم انه منكوحة الغير فوطيها تجب العدة وان كان يعلم انها منكوحة الغير لا تجب حتى لا يحرم على الزوج وطؤها	كذا فی فتاوى قاضیخان

[1] حکم نمبر ۱ تا ۷/۳۴۳ نیز ۵/۳۴۳، ۲۳/۳۴۵ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [2] مدبرہ اور ام الولد کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ۲/۳۴۳ کا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [3] حکم نمبر ۵/۳۴۳ ملاحظہ ہو (مترجم) [4] حکم نمبر ۴/۳۴۳ کا دوسرا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [5] حکم نمبر ۵۲/۳۳۶ کا تیسرا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [6] حکم نمبر ۳/۳۴۳ نیز حکم

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	تیسرا باب، محرمات کے احکام — محرمات کی پانچویں قسم ان باندیوں سے نکاح کرنا ہے جو آزاد منکوحہ عورت پر یا اس کے ساتھ نکاح میں لائی جائیں کا بیان	حوالہ
۳۴۳-	**محرمات میں سے پانچویں قسم، ان باندیوں سے نکاح کرنا ہے، جو آزاد منکوحہ عورت پر یا اس کے ساتھ نکاح میں لائی جائیں** اور اسمیں ۷ شقیں ہیں	
۱	آزاد عورت پر (یعنی آزاد عورت سے نکاح کی موجودگی میں)، یا آزاد عورت سمیت باندی سے نکاح کرنا جائز نہیں قرار پاتا[1]	محیط سرخسی
۲	اور اسی (مذکورہ حکم کی) طرح یہی حکم اس صورت میں ہے کہ وہ (مذکورہ باندی) مدبرہ ہو یا ام الولد ہو[2]	فتح قدیر
۳	اگر کسی مرد نے باندی اور آزاد عورت کو ایک عقد میں جمع کیا تو آزاد عورت کا نکاح صحیح ہو گیا اور باندی کا (وہ) نکاح باطل قرار پایا اور یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جب اس آزاد عورت سے تنہا نکاح صحیح ہوتا ہو اور اگر (تنہا اس آزاد عورت سے نکاح) صحیح نہ ہو پس اس نے اس (آزاد عورت کے نکاح) کو باندی (کے نکاح) سے جمع کیا تو (اس صورت میں) اس باندی کے اس نکاح کا باطل ہونا لازم نہ ہوگا[3]	خلاصہ
۴	اگر کسی مرد نے (پہلے) باندی سے نکاح کیا پھر اس نے آزاد عورت سے نکاح کیا تو (اس صورت میں) ان دونوں سے وہ نکاح صحیح ہے[4]	قاضیخان
۵	کسی آدمی کی ایک بالغہ بیٹی اور ایک بالغہ باندی ہے اس نے (ایک مرد سے) کہا کہ میں نے ان دونوں میں سے ہر ایک کا نکاح اتنے حق مہر پر تجھ سے کیا تو اس مرد نے باندی کا نکاح قبول کیا تو وہ نکاح باطل ہے اور اگر اس نے اس کے بعد اس آزاد عورت کا نکاح قبول کر لیا تو وہ نکاح جائز ہے[6]	محیط
۶	(ا) باندی کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہوتا ہے خواہ وہ باندی مسلمہ ہو یا کتابیہ ہو اور اگرچہ وہ مرد آزاد عورت سے نکاح پر قادر ہو (ب) اور آزاد عورت سے نکاح، کی قدرت کے باوجود باندی سے نکاح کرنا مکروہ ہوتا ہے[5]	کافی بدائع
۷	اگر کسی مرد نے ایک عقد میں چار باندیوں اور پانچ آزاد عورتوں سے نکاح کیا تو ان باندیوں کا نکاح صحیح ہے[8]	محیط سرخسی
۳۴۴-	**محرمات میں سے چھٹی قسم وہ محرمات ہیں جن سے غیر کا حق متعلق ہو** اور اسمیں ۱۱ شقیں ہیں	
۱	کسی مرد کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ دوسرے کی بیوی سے نکاح کرے[9]	سراج وہاج
۲	اسی (مذکورہ حکم کی طرح یہی حکم (دوسرے کی) معتدہ کے لئے ہے (یعنی دوسرے کی معتدہ سے اس کی عدت کے دوران اس سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے)	سراج وہاج
۳	(مذکورہ صورت میں) خواہ وہ عدت طلاق کی ہو یا وفات کی ہو یا نکاح فاسد میں دخول کی وجہ سے ہو یا وطی بالشبہہ کی عدت ہو (حکم برابر ہے)	بدائع
۴	اگر کسی مرد نے غیر کی منکوحہ سے نکاح کیا اور وہ نہیں جانتا کہ وہ غیر کی منکوحہ ہے پس اس نے اس سے وطی کی تو عدت واجب ہو گی اور اگر (مذکورہ صورت میں) وہ جانتا ہے کہ وہ غیر کی منکوحہ ہے تو پھر) عدت واجب نہ ہو گی اور اس کے شوہر کیلئے اس سے وطی کرنا حرام نہ ہو گا[10]	قاضیخان

نمبر ۴۰ تا ۴۸ / ۳۳۴ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [7] حکم نمبر ۲ ۶ / ۳۴۱ اور ۳۴۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [8] حکم نمبر ۳۴۱ ملاحظہ ہو (مترجم)
[9] حکم نمبر ۱ تا ۱۱ / ۳۴۴ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [10] حکم نمبر ۹ / ۳۴۴ اور اس کی نظیر کے متعلق ۱۳ / ۳۳۹ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات وشق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات — القسم السادس المحرمات التی یتعلق بها حق الغیر	حوالہ
۳۴۴-۵	ویجوز لصاحب العدۃ ان یتزوجها	کذا فی محیط السرخسی
	ھذا اذا لم یکن ھناک مانع آخر سوی العدۃ	کذا فی البدائع
۶	وقال ابوحنیفۃ رح ومحمد رح یجوز ان یتزوج امرأۃ حاملا من الزنا ولا یطأھا حتی تضع وقال ابویوسف رح لا یصح والفتوی علی قولهما[۱]	کذا فی المحیط
	[۲]وکما لا یباح وطؤھا لا تباح دواعیه	کذا فی فتح القدیر
	[۳]وفی مجموع النوازل اذا تزوج امرأۃ قد زنی ھو بها وظهر بها حمل فالنکاح جائز عند الکل وله ان یطأھا عند الکل وتستحق النفقۃ عند الکل	کذا فی الذخیرۃ
۷	رجل تزوج امرأۃ فجاءت بسقط قد استبان خلقه فان جاءت به لاربعۃ اشهر جاز النکاح وان جاءت به لاقل من ذلک لم یجز لان خلقه لا یستبین الا فی مائۃ وعشرین یوما	کذا فی الظهیریۃ
۸	وحبلی ثابت النسب لا یجوز نکاحها اجماعا وعن ابی حنیفۃ رح ان کان الحمل من حربی کالمهاجرۃ والمسبیۃ یجوز النکاح ولا یطأھا حتی تضع حملها رواھا ابویوسف رح عنه واعتمدھا الطحاوی والمنع روایۃ محمد رح واعتمدھا الکرخی[۴] وھو الاصح المعتمد علیه[۵]	ھکذا فی التبیین

۱؎ حکم نمبر ۳۴۷ ملاحظہ ہو (مترجم) ۲؎ حکم نمبر ٦/٣٤٤ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۳؎ یہ حکم واللہ اعلم غالباً اس صورت میں ہے کہ وہ عورت مطلقہ یا معتدہ تھی جس سے غیر کا حق متعلق تھا جیسا کہ اسکا قرینہ اس شق میں یعنی ٧/٣٤٤ کا عنوان المحرمات التی یتعلق بها حق الغیر ہے اور جیسا کہ اسکا قرینہ حکم نمبر ٨/٣٤٤ ہے واللہ اعلم بالصواب اور اگر مذکورہ عورت سے غیر کا حق متعلق نہ تھا وہ حمل زنا سے تھا تو اس کے متعلق حکم نمبر ٦/٣٤٤ مع حاشیہ ملاحظہ ہو نیز حکم نمبر ٥/١١٠٠ ملاحظہ ہو (مترجم) ۴؎ حکم نمبر ٨/٣٤٤ کا تیسرا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۵؎ جیسا کہ درمختار ردالمحتار میں ہے اور لکھا ہے کہ ثابت النسب حمل خواہ وہ صحیح نکاح سے ہو یا فاسد نکاح سے ہو یا وطی بشبہہ سے ہو یا وطی بملک یمین سے ہو اور خواہ وہ ثابت النسل حمل

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	تیسرا باب، محرمات کے احکام — محرمات کی چھٹی قسم وہ محرمات ہیں جن سے غیر کا حق متعلق ہو ان کا بیان	حوالہ
۳۴۴-۵	(ا) اور (عورت جب عدت میں ہو تو) وہ عورت جس کی عدت میں ہے اس کے لئے جائز ہے کہ وہ اس سے (عدت میں ہی) نکاح کرے	محیط سرخسی
	(ب) اور یہ (مذکورہ حکم) اس صورت میں ہے کہ جب عدت کے سوا کوئی اور امر نکاح میں مانع نہ ہو [1]	بدائع
۶	(ا) امام ابو حنیفہ رح اور امام محمد رح کا قول ہے کہ جو عورت زنا سے حاملہ ہو اس سے نکاح کرنا جائز ہو تاہے اور وہ شوہر اس سے وطی نہ کرے حتی کہ وہ وضع حمل کرے اور امام ابو یوسف رح کا قول یہ ہے کہ وہ نکاح صحیح نہیں ہوتا اور فتوی امام ابو حنیفہ رح اور امام محمد رح کے قول پر ہے	محیط
	(ب) اور (مذکورہ صورت میں) جس طرح اس عورت سے وطی کرنا مباح نہیں ہوتا اسی طرح جو امور وطی کے داعی ہیں وہ بھی مباح نہیں ہوتے	فتح قدیر
	(ج) اور مجموع النوازل میں ہے کہ جب کسی مرد نے ایسی عورت سے نکاح کیا جس سے اس مرد نے زنا کیا تھا اور اس عورت کو وہ حمل ظاہر ہے تو وہ نکاح سب کے ہاں جائز ہے اور اس شوہر کو اس عورت سے وطی کرنا سب کے ہاں جائز ہے اور وہ عورت سب کے ہاں نفقہ کی مستحق قرار پائے گی [2]	ذخیرہ
۷	کسی مرد نے ایک عورت سے نکاح کیا تو اس کے رحم نے ایسا بچہ ڈال دیا جس کی تخلیق (یعنی ہیئت) ظاہر تھی تو تو اگر اس عورت نے وہ بچہ (نکاح سے) چار ماہ کے بعد ڈالا ہے تو وہ نکاح جائز ہے اور اگر اس نے اس مدت (یعنی چار ماہ) سے کم میں ڈالا ہے تو وہ نکاح جائز نہیں ہے اس لئے کہ (رحم میں) بچہ کی تخلیق ایک سو بیس دن سے کم میں ظاہر نہیں ہوتی [3]	ظہیریہ
۸	(ا) ایسی حاملہ عورت جس کے حمل کی نسب ثابت ہو اس کا نکاح بالاجماع جائز نہیں ہے (ب) اور امام ابو حنیفہ رح سے مروی ہے کہ اگر وہ حمل کسی حربی (یعنی سلطنت کفار کے) مرد کا ہو مثلاً وہ عورت (دار الحرب سے دار الاسلام) ہجرت کرکے آئی ہو یا وہ (دار الحرب سے) قید کرکے لائی گئی ہو تو اس سے نکاح جائز ہوگا اور اس سے (اس کا شوہر) وطی نہ کرے گا حتی کہ وہ وضع حمل کرے اس روایت کو امام ابو یوسف رح نے امام ابو حنیفہ رح سے روایت کیا ہے اور امام طحاوی رح نے اس پر اعتماد کیا ہے اور اس صورت میں نکاح کی) ممانعت کا حکم امام محمد رح نے روایت کیا ہے اور اس پر امام کرخی رح نے اعتماد کیا ہے اور یہی حکم زیادہ صحیح اور معتمد علیہ ہے [4] [5] [6]	تبیین

[Footnotes] (کسی مسلمان، یا ذمی یا حربی کا ہو یہی حکم ہے اس لئے کہ ثبوت نسب کی وجہ سے وہ اس کی معتدہ قرار پائے گی اور (غیر کی) معتدہ سے نکاح صحیح نہیں ہوتا (حکم نمبر ۲/۳۴۴ ملاحظہ ہو) نیز مذکورہ مہاجرہ اور قید کرکے لائی گئی عورت کے متعلق رد المحتار میں ہے کہ امام ابو حنیفہ رح کے ہاں اس کا نکاح صحیح قرار پاتا ہے اور الزیلعی رح نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ منع ہے اور یہی معتمد ہے اور الفتح میں ہے کہ یہی ظاہر المذہب ہے یہ البحر میں ہے۔ مفہوم ماخوذ از در مختار و رد المحتار ج ۲ ص ۳۱۶ حکم نمبر ۸ تا ۱۱/۳۴۴ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [6] حکم نمبر ۵۲/۳۳۶ کا دوسرا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات وشق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات — القسم السابع المحرمات بالشرک	حوالہ
۳۴۴-۹	واذا رأی امرأة تزنی فتزوجها حل وطؤها قبل ان یستبرئها عندهما وقال محمد لا احب له ان یطأها ما لم یستبرئها	کذا فی الهدایة
۱۰	الاب اذا تزوج بجاریة ابنه یجوز عندنا	کذا فی التاتارخانیة
۱۱	ویجوز نکاح المسبیة لغیر السابی اذا سبیت وحدها دون زوجها وخرجت الی دار الاسلام بالاجماع ولا عدة علیها وکذلک المهاجرة یجوز نکاحها ولا عدة علیها فی قول ابی حنیفة رح وقال ابو یوسف علیها العدة ولا یجوز نکاحها ولا خلاف فی انه لا یحل وطؤها قبل الاستبراء بحیضة	کذا فی البدائع

۳۴۵ - القسم السابع المحرمات بالشرک — تعداد شق ۲۳

دفعات وشق نمبر	متن	حوالہ
۱	لا یجوز نکاح المجوسیات ولا الوثنیات وسواء فی ذلک الحرائر منهن والاماء	کذا فی السراج الوهاج
۲	ویدخل فی عبدة الاوثان عبدة الشمس والنجوم والصور التی استحسنوها والمعطلة والزنادقة والباطنیة والاباحیة وکل مذهب یکفر به معتقده	کذا فی فتح القدیر
۳	ولا یطأ المشرکة والمجوسیة بملک الیمین	کذا فی محیط السرخسی
۴	ویجوز للمسلم نکاح الکتابیة الحربیة والذمیة حرة کانت او امة والاولی ان لا یفعل ولا تؤکل ذبیحتهم الا للضرورة	کذا فی محیط السرخسی کذا فی فتح القدیر
۵	ثم اذا تزوج المسلم الکتابیة فله منعها من الخروج الی البیعة والکنیسة	کذا فی السراج الوهاج
۶	ومن اتخاذ الخمر فی منزله	کذا فی النهر الفائق

ـلـه استبراء یعنی اس امر کا یقین حاصل کرنا کہ اسے حمل نہیں ہے اور چونکہ حاملہ کو حیض نہیں آتا اس لئے ایک حیض تک انتظار کرنے سے حمل نہ ہونے کا یقین ہوجاتا ہے (مترجم) ـ۲ـ جبکہ وہ بیٹے کی مدخولہ نہ ہو۔ حکم نمبر ۵۰۱/۳۳۸ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ـ۳ـ حکم نمبر ۸/۳۴۴ نیز ۶/۳۴۴ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ـ۴ـ حکم نمبر ۱ تا ۲۳/۳۴۵ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ـ۵ـ اور موجبات الکفر کے متعلق حکم نمبر ۳۹۴

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعہ وشق نمبر	تیسرا باب، محرمات کے احکام — محرمات کی ساتویں قسم محرمات بالشرک کے احکام کا بیان	حوالہ
9-344	(د) جب کسی آدمی نے ایک عورت کو زنا کرتے دیکھا پھر اس سے نکاح کیا تو امام ابو حنیفہ رح اور امام ابو یوسف رح کے ہاں استبراء سے قبل اس سے وطی کرنا حلال ہے (ب) اور امام محمد رح کا قول یہ ہے کہ میرے ہاں پسندیدہ نہیں ہے کہ وہ اس سے وطی کرے جبتک کہ استبراء نہ کرے [1]	ہدایہ
10	باپ نے جب اپنے بیٹے کی باندی سے نکاح کیا تو ہمارے ہاں جائز ہے [2]	تتارخانیہ
11	(د) وہ عورت جو (دارالحرب سے) قید کر کے لائی گئی ہو اس کا نکاح اسے قید کر کے لانے والے کے علاوہ سے بالاجماع جائز ہے جبکہ وہ عورت اپنے خاوند کے بغیر قید کر کے لائی گئی ہو اور دارالحرب سے دارالاسلام نکال لائی گئی ہو اور اس پر عدت نہیں ہے (ب) اور اسی طرح وہ عورت جو دارالحرب سے دارالاسلام ہجرت کر کے آئی ہو اس کا نکاح بھی جائز ہے اور امام ابو حنیفہ رح کے قول میں اس پر عدت لازم نہیں ہے۔ اور امام ابو یوسف رح کا قول یہ ہے کہ اس پر عدت لازم ہے اور اس کا نکاح جائز نہیں ہے۔ اور اسمیں اختلاف نہیں ہے کہ ایک حیض سے استبراء کرانے سے پہلے اس سے وطی حلال نہیں ہے [3]	بدائع
۳۴۵ -	**محرمات میں سے ساتویں قسم محرمات بالشرک ہیں** اور اسمیں ۲۲ شقیں ہیں	
۱	آتش پرست اور بت پرست عورتوں سے نکاح جائز نہیں ہوتا خواہ وہ عورتیں آزاد ہوں یا باندیاں ہوں [4]	سراج وہاج
۲	بت پرستوں میں وہ (بھی) داخل ہیں جو سورج، ستاروں اور ان صورتوں کی پجاری ہیں جنہیں وہ اچھا سمجھتی ہیں اور معطلہ (یعنی خداتعالی کو معطل ماننے والیاں)، باطنیہ (یعنی شریعت کے ظاہر کو ثابت رکھے بغیر محض باطن کو اختیار کرنے والیاں) اور اباحیہ (یعنی ہر شئی کو مباح قرار دینے والیاں) اور ہر ایسے مذہب کی عورتیں جس کا عقیدہ رکھنے والے کی تکفیر کی جاتی ہے [5]	فتح قدیر
۳	اور (اگر کوئی مرد مشرکہ یا مجوسیہ عورت کا مالک ہو تو) ملک یمین کی وجہ سے مشرکہ اور مجوسیہ عورت سے وطی نہ کرے	محیط سرخسی
۴	(د) کتابیہ حربیہ اور کتابیہ ذمیہ خواہ وہ آزاد ہو یا باندی ہو اس سے مسلمان مرد کے لئے نکاح کرنا جائز ہوتا ہے (ب) اور اولی یہ ہے کہ وہ ایسا نہ کرے (یعنی اہل کتاب کی عورت سے نکاح نہ کرے) اور ان کا ذبیحہ نہ کھایا جائے مگر بنابر ضرورت یہ حکم نہیں ہے [6]	محیط سرخسی، فتح قدیر
۵	پھر یہ حکم بھی ہے کہ جب کوئی مسلمان کسی کتابیہ سے نکاح کرے تو اسے اختیار حاصل ہے کہ وہ اس بیوی کو گرجا اور کلیسا جانے سے منع کرے	سراج وہاج
۶	اور (مذکورہ حکم کی طرح) اسے یہ بھی اختیار حاصل ہے کہ اسے اپنے (یعنی خاوند کے) گھر میں شراب بنانے سے منع کرے	نہر فائق

ــہ ۵۰۲ ملاحظہ ہوں نیز یہ مذکورہ نام کے مختلف فرقے اپنے مخصوص عقائد کی بنا پر کفر کے مرتکب قرار پاتے ہیں اور زندیق کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ۳۶/۵۰۲ کا پہلا حاشیہ، نیز حکم نمبر ۱۱، ۲۰/۳۴۵ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ــہ ۶ حکم نمبر ۱۱، ۲۰/۳۴۵ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات — القسم السابع المحرمات بالشرک	حوالہ
۳۴۵-۷	ولا یجبرها علی الغسل من دم الحیض والنفاس والجنابة	کذا فی السراج الوھاج
۸	واذا تزوج المسلم کتابیة حربیة فی دار الحرب جاز ویکره فان خرج بها الی دار الاسلام بقیا علی النکاح	کذا فی فتاوی قاضیخان
۹	وان خرج وترکها فی دار الحرب وقعت الفرقة بتباین الدارین	کذا فی شرح المبسوط للامام السرخسی
۱۰	والمبیض[1] اذا تزوج مبیضة بشهود وولی ثم اسلما جمیعا وترکا ما کانا یعتقدانه من النفاق فی باطنهما وکان الزوج خلا بها ولم یکن دخل بها ثم ان المرأة تزوجت بزوج آخر بعد اسلامها قبل ان تقع الفرقة بینهما وبین زوجها الاول قال الشیخ الامام ابوبکر محمد بن الفضل ان کانا یظهران الاسلام ویعتقدان الکفر کان نکاحهما جائزا ولا یجوز نکاح المرأة الزوج الثانی وان کانا یظهران الکفر اواحدهما کانا بمنزلة المرتدین لم یصح نکاحهما ویصح نکاح المرأة الثانی	کذا فی فتاوی قاضیخان
۱۱	وکل من یعتقد دینا سماویا وله کتب منزل کصحف ابراهیم علیه السلام وشیث علیه السلام وزبور داؤد علیه السلام فهو من اهل الکتاب فتجوز مناکحتهم واکل ذبائحهم	کذا فی التبیین
۱۲	واما الصابئیات فتجوز للمسلم عند ابی حنیفة وتکره ولا تجوز عندهما وکذلک ذبائحهم وهذا الاختلاف بناء علی انه وقع عند ابی حنیفة رح انهم قوم من النصاری یقرؤن الزبور ویعظمون بعض الکواکب کتعظیمنا القبلة وهما جعلا تعظیمهم لبعض الکواکب عبادة منهم لها فکانوا کعبدة الاوثان	کذا فی الکافی وهکذا فی اکثر شروح الهدایة

[1] قوله والمبیض الخ فی القاموس المبیضة کالمحدثة فرقة من الثنویة لتبیضهم ثیابهم مخالفة للمسودة من العباسیین اھ فالمبیض المبیضة فی کلام المؤلف من کان من هذه الفرقة اھ مصححه عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی مبیضہ فرقہ بت پرستوں کا ایک فرقہ ہے وہ بنو عباس کے سیاہ لباس کی مخالفت میں سفید لباس پہنتے ہیں اور اسلئے انہیں مبیضہ کہا جاتا ہے پس یہاں مبیض اور مبیضہ سے مراد وہ ہے جو اس فرقہ سے ہو (مترجم) [2] فتاوی عالمگیری عربی مطبوعہ مطبع الامیریہ مصر میں اس حکم کی عربی عبارت بحوالہ قاضیخان یوں درج ہے کہ "ولم یکن دخل بها" یعنی اس شوہر نے اس سے دخول نہ کیا تھا اور اس عبارت کے اصل ماخذ فتاوی قاضیخان میں یہ عبارت یوں درج ہے" اولم یخل بها" یعنی یا اس شوہر نے اس بیوی سے خلوت نہ کی تھی نیز اس حکم کی عربی عبارت کے آخری حصہ میں ہے" نکاح المرأة الزوج الثانی" اور پھر یوں ہے" نکاح المرأة الثانی" اور اس عبارت کے اصل ماخذ فتاوی قاضیخان میں یہ عبارتیں علی الترتیب یوں درج ہیں" نکاح المرأة مع الزوج الثانی" اور پھر یوں ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات و شق نمبر	تیسرا باب، محرمات کے احکام — محرمات کی ساتویں قسم محرمات بالشرک کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۵-۷	اور وہ (مسلمان شوہر) اس (کتابیہ بیوی) کو حیض و نفاس کے خون اور جنابت سے غسل کرنے پر مجبور نہ کریگا	سراج وہاج
۸	جب کسی مسلمان نے دار الحرب (یعنی غیر معاہد سلطنت کفار) میں کسی کتابیہ حربیہ عورت سے نکاح کیا تو جائز ہے البتہ مکروہ ہے اور اگر وہ اس (بیوی) کو دار الاسلام لے آیا تو وہ دونوں اپنے نکاح پر باقی رہیں گے	قاضیخان
۹	اگر (مذکورہ صورت میں) وہ مسلمان خود (دار الحرب سے) نکل آیا اور اس بیوی کو دار الحرب چھوڑ آیا تو بسبب تباین الدارین (یعنی بوجہ دار الحرب و دونوں ملکوں میں علاحدہ تعلق کے سبب) ان میں تفریق واقع ہو جائے گی	شرح المبسوط
۱۰	(مبیض فرقہ کے) مبیض مرد اور مبیضہ عورت نے جب گواہوں اور ولی کے ساتھ نکاح کیا پھر وہ دونوں اسلام لے آئے اور اپنے باطن میں نفاق کا جو اعتقاد کرتے تھے اسے انہوں نے ترک کر دیا (یعنی دل سے مسلمان ہو گئے) اور اس شوہر نے اس بیوی سے خلوت کی تھی البتہ اس نے اس سے دخول نہ کیا تھا پھر اس عورت نے اپنے اسلام لانے کے بعد اور اپنے اس پہلے خاوند سے تفریق واقع ہونے سے پہلے، ایک اور شوہر سے نکاح کر لیا تو (اس کے حکم کے متعلق) شیخ امام ابوبکر محمد بن الفضل رح کا قول یہ ہے کہ اگر وہ دونوں اسلام ظاہر کرتے تھے اور کفر کا اعتقاد رکھتے تھے تو ان دونوں کا وہ نکاح (یعنی پہلا نکاح) جائز رہے گا اور اس عورت کا نکاح اس دوسرے شوہر سے جائز نہ ہوگا اور اگر وہ دونوں کفر کا اظہار کرتے تھے یا ان میں سے ایک ایسا کرتا تھا تو وہ بمنزلہ مرتدین کے ہوں گے ان کا وہ (پہلا) نکاح صحیح نہ رہے گا اور اس عورت کا وہ دوسرا نکاح صحیح قرار پائے گا ۲؎	قاضیخان
۱۱	ہر وہ شخص جو کسی سماوی دین کا معتقد ہے اس کے لئے (آسمانی) نازل شدہ کتاب ہے مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت شیث علیہ السلام کے صحیفے اور داؤد علیہ السلام کی زبور تو وہ اہل کتاب میں سے قرار پاتا ہے پس (مسلمان کے لئے) اس فرقہ کی عورتوں سے نکاح اور اس فرقہ کے ذبیحوں کا کھانا جائز قرار پائیگا ۳؎	تبیین
۱۲	(مسلمان کیلئے) صابئیہ فرقہ کی عورتوں سے نکاح کرنا جائز ہوتا ہے البتہ مکروہ ہے اور امام ابویوسف رح اور امام محمد رح کے ہاں جائز نہیں ہوتا اور ان کے ذبیحوں کے متعلق بھی یونہی (اختلافی) حکم ہے اور یہ اختلاف اس بنا پر ہے کہ امام ابوحنیفہ رح کے ہاں صابی فرقہ، نصاریٰ میں سے ایک قوم ہے جو زبور پڑھتے ہیں اور بعض ستاروں کی یوں ہی تعظیم کرتے ہیں جس طرح ہم قبلہ کی تعظیم کرتے ہیں اور ان دونوں (یعنی امام ابویوسف رح اور امام محمد رح) نے اس فرقہ کا بعض ستاروں کی تعظیم کرنے کو ستارہ پرستی قرار دیا ہے پس وہ (ان احکام میں) بت پرستوں کی طرح ہیں ۴؎	کافی شرح ہدایہ

"نکاح المرأۃ مع الثانی" یعنی فتاوی قاضیخان میں ان دونوں عبارتوں میں لفظ "مع" (یعنی ساتھ) کا اضافہ ہے ماخوذ از فتاوی قاضیخان علی ھامش عالمگیری عربی ۱؎ ص ۳۶۵ نیز ارتداد سے عصمت نکاح باطل قرار پانے اور میاں بیوی کے اکٹھے مرتد ہونے کی صورت میں اس میں استثناء کے متعلق حکم نمبر $\frac{۱۴}{۴۹۳}$ کے چوتھے حاشیہ میں علی الترتیب (ب)، اور (ل) ملاحظہ ہوں (مترجم) ۳؎ پس اہل کتاب کی مذکورہ تعریف میں سماوی دین کے معتقد اور بعض سچے نبیوں کو ماننے والے اور بعض سچے نبیوں کو نہ ماننے والے داخل قرار پائیں گے البتہ سماوی دین کے معتقد وہ لوگ جو سچے نبیوں کو ماننے والے اور کسی جھوٹے نبی کو بھی ماننے والے ہوں وہ اہل کتاب کی اس تعریف میں داخل نہ ہوں گے اس لئے کہ قیاس مع الفارق ہے۔ حکم نمبر $\frac{۱۰، ۱۶}{۴۹۶}$ نیز حکم نمبر $\frac{۱۰، ۱۱، ۱۴، ۱۷}{۳۴۵}$ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۴؎ حکم نمبر $\frac{۱۵}{۲۴۵}$ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات و شق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات — القسم السابع المحرمات بالشرک	حوالہ
۳۴۵-۱۳	ومن کان احد ابویہ کتابیا والآخر مجوسیا کان حکمہ حکم اھل الکتاب	کذا فی البدائع
۱۴	ولو تزوج المسلم کتابیۃ فتمجست حرمت علیہ وانفسخ نکاحھا	کذا فی الجوھرۃ النیرۃ
۱۵	وان تزوج یھودیۃ فتنصرت او نصرانیۃ فتھودت لایفسد نکاحھا	کذا فی الجوھرۃ النیرۃ
۱۶	ولو تصابأت فعند ابی حنیفۃ رح لا یفسد وعندھما یفسد	کذا فی الجوھرۃ النیرۃ
۱۷	قال الجخندیؒ والاصل فی ھذا ان احد الزوجین اذا صار الی حال لو استأنف العقد لا یجوز فالجائز یبطل	کذا فی السراج الوھاج
۱۸	ثم اذا فسد النکاح بالتمجس ان کان من قبلھا فانہ یحصل التفریق ولا شیٔ لھا من الصداق ولا متعۃ ان کان قبل الدخول بھا وان جاء من قبلہ ان کان قبل الدخول فلھا نصف الصداق ان کان المسمی وان لم یکن المسمی فتجب المتعۃ وان کان بعد الدخول یجب جمیع المھر	کذا فی السراج الوھاج
۱۹	ولا یجوز للمرتد ان یتزوج مرتدۃ ولا مسلمۃ ولا کافرۃ اصلیۃ وکذلک لا یجوز نکاح المرتدۃ مع احد	کذا فی المبسوط
۲۰	ولا یجوز تزوج المسلمۃ من مشرک ولا کتابی	کذا فی السراج الوھاج
۲۱	وتحل الوثنیۃ والمجوسیۃ لکل کافر الا للمرتد	ھکذا فی فتاوی قاضیخان
۲۲	ویجوز نکاح اھل الذمۃ بعضھم ببعض وان اختلفت شرائعھم	کذا فی البدائع

۱؎ حکم نمبر ۱۰، ۱۱، ۱۴ تا ۱۷ / ۳۴۵ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، ۲؎ حکم نمبر ۱۲، ۱۴ / ۳۴۵ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، ۳؎ حکم نمبر ۱۴ / ۳۴۵ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

۴؎ متعہ لازم ہونے سے مراد تین کپڑے یا ان کی قیمت ہے جو کہ نصف مہر مثل سے زائد اور پانچ درہم سے کم کے نہ ہوں یہ کبھی واجب قرار پاتا ہے کبھی مستحب اور کبھی نہ واجب نہ مستحب اور اسکے مزید احکام بھی ہیں جنکا ذکر فتاوی عالمگیری عربی ج ۱ ص ۳۰۴ بحث ۹ کے باب ۷ کی فصل ۲ میں ہے اور نکاح متعہ، نکاح مؤقت

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	تیسرا باب، محرمات کے احکام — محرمات کی ساتویں قسم محرمات بالشرک کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۵-۱۳	جس شخص کے والدین سے ایک اہل کتاب ہو اور دوسرا مجوسی (یعنی آتش پرست) ہو تو وہ (اولاد) اہل کتاب کے حکم میں قرار پائے گی	بدائع
۱۴	اگر کسی مسلمان نے کسی کتابیہ عورت سے نکاح کیا تو پھر وہ مجوسیہ (یعنی آتش پرست) ہوگی تو وہ عورت اس پر حرام ہوگئی اور اس عورت کا نکاح فسخ ہوگیا [۱]	جوہرہ نیرہ
۱۵	اگر کسی (مسلمان) مرد نے یہودیہ عورت سے نکاح کیا پھر وہ نصرانیہ ہوگئی یا کسی (مسلمان مرد) نے نصرانیہ عورت سے نکاح کیا پھر وہ یہودیہ ہوگئی تو (اس صورت میں) اس کا وہ نکاح فاسد نہ ہوگا	جوہرہ نیرہ
۱۶	اور اگر (مذکورہ صورت میں) وہ (یعنی کسی مسلمان مرد کی یہودیہ یا نصرانیہ بیوی) صابئیہ ہوگئی تو امام ابو حنیفہؒ کے ہاں اس کا نکاح فاسد نہ ہوگا اور ان دونوں (یعنی امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ) کے ہاں وہ نکاح فاسد قرار پائے گا [۲]	جوہرہ نیرہ
۱۷	شیخ خجندیؒ کا قول ہے کہ اس (یعنی اس مذکورہ ۱۴ تا ۱۶/۳۴۵) میں قاعدہ یہ ہے کہ زوجین میں سے کوئی ایک جب ایسے حال میں ہوگیا کہ اگر نکاح شروع سے ہو تو جائز نہ قرار پائے تو ایسی حالت ہونے کی صورت میں وہ جائز (منعقد شدہ) نکاح باطل قرار پائے گا [۳]	سراج وہاج
۱۸	(ا) پھر (یہ حکم ہے کہ) جب (شوہر یا بیوی کے مثلاً) مجوسیت اختیار کرنے سے وہ نکاح باطل ہوگیا تو اگر ایسا کرنا اس بیوی کی طرف سے ہوا تو ان میں تفریق ثابت ہوجائے گی اور اس عورت کے لئے کچھ مہر نہ ملے گا اور نہ (اس کے لئے) متعہ ہوگا جبکہ ایسا کرنا اس سے دخول سے قبل ہوا (ب) اور اگر ایسا کرنا شوہر کی طرف سے ہوا اور اگر دخول سے قبل ہوا تو اس عورت کے لئے نصف مہر ملے گا اگر حق مہر مقرر تھا اور اگر مقرر نہ تھا تو متعہ ملے گا (ج) اور دخول سے بعد ایسا ہوا تو پورا حق مہر واجب ہوگا [۴]	سراج وہاج
۱۹	(ا) مرتدہ مرد کیلئے یہ جائز قرار نہیں پاتا کہ وہ کسی مرتدہ عورت، یا اصلی کافرہ عورت سے نکاح کرے (ب) اور اسی طرح مرتدہ عورت کا نکاح بھی کسی کے ساتھ جائز نہیں قرار پاتا [۵]	مبسوط
۲۰	کسی مسلمان عورت کا نکاح کسی مشرک (یا کافر) مرد یا اہل کتاب کے کسی مرد سے جائز نہیں ہوتا ہے [۶]	سراج وہاج
۲۱	بت پرست عورت اور مجوسیہ (یعنی آتش پرست) عورت ہر کافر (سے نکاح) کے لئے حلال قرار پاتی ہے مگر وہ مرتد کے لئے حلال نہیں قرار پاتی [۷]	قاضیخان
۲۲	ذمی لوگ (یعنی اسلامی حکومت کے غیر مسلم شہری) آپس میں ان کے مردوں کا ان کی عورتوں سے نکاح کرنا جائز قرار پاتا ہے اگرچہ ان کی شریعتیں مختلف ہوں [۸]	بدائع

[۱] ...کی طرح باطل ہے اسکے متعلق حکم ۳۴۸ ملاحظہ ہو (مترجم) [۲] حکم نمبر ۲ تا ۲۱/۳۴۵ نیز ۱۲/۴۹۳ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [۳] حکم نمبر ۴/۳۴۵ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [۴] حکم نمبر ۲ تا ۱۹/۳۴۵ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [۵] ذمی لوگوں سے متعلق مزید احکام کے لئے حکم نمبر ۱۰۹۵ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعہ و شق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات — القسم الثامن المحرمات بالملک والتاسع المحرمات بالطلقات	حوالہ
۳۴۵-۲۳	ویجوز نکاح الکتابیة علی المسلمة والمسلمة علی الکتابیة وهما فی القسم سواء لا ستوائهما فی محلیة النکاح کذا فی شرح الجامع الصغیر	لقاضیخان
۳۴۶ -	**القسم الثامن المحرمات بالملک** تعداد شق ۵[1]	
۱	لایجوز للمرأة ان تتزوج عبدها ولا العبد المشترک بینها و بین غیرها	کذا فی البدائع
۲	واذا اعترض ملک الیمین علی النکاح یبطل النکاح بان ملک احد الزوجین صاحبه او شقصا منه	کذا فی البدائع
۳	واذا تزوج الرجل امته او مکاتبته او مدبرته او ام ولده او امة یملک بعضها لم یکن ذلک نکاحا	کذا فی فتاوی قاضیخان
۴	وکذا لایجوز النکاح بجاریة له فیها حق ملک کجاریة من اکساب مکاتبه او اکساب عبده المأذون والمدیون	کذا فی محیط السرخسی
۵	قالوا فی هذا الزمان الاولی ان یتزوج جاریة نفسه حتی لو کانت حرة کان الوطء حلالا بحکم النکاح [6]	کذا فی السراجیة
۳۴۷ -	**القسم التاسع المحرمات بالطلقات** تعداد شق ۲	
۱	لایحل للرجل ان تتزوج حرة طلقها ثلاثا قبل اصابة الزوج الثانی ولا امة طلقها ثنتین وکما لایجوز له نکاحها لایحل له وطؤها بملک الیمین	کذا فی فتاوی قاضیخان
۲	ولو تزوج امة ثم طلقها ثنتین ثم اشتراها واعتقها لایحل له ان یتزوجها حتی تتزوج غیره ویطاءها ویطلقها وتنقضی عدتها	کذا فی السراج الوهاج

[1] حکم نمبر ۱/۳۴۳ اور ۶/۳۳۵ مع حواشی ملاحظہ ہوں اور قسم سے متعلق احکام فتاوی عالمگیری عربی کی ج ۱ ص ۳۴۰ بحث ۶ کے باب ۱۱ میں ہیں (مترجم) [2] حکم نمبر ۱،۵/۳۴۶، ۲،۶/۳۴۱ اور ۶/۳۴۳ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [3] حکم نمبر ۱/۳۴۶ مع حاشیہ نیز ۶/۳۴۳ ملاحظہ ہوں (مترجم) [4] یعنی نکاح کے مخصوص احکام لاگو نہ ہوں گے حکم نمبر ۱،۵/۳۴۶ مع حواشی اور مکاتبہ، مدبرہ اور ام ولد کے متعلق حکم نمبر ۲/۳۴۳ کا حاشیہ ملاحظہ ہوں (مترجم) [5] حکم نمبر ۱/۳۴۶ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [6] حکم نمبر ۵/۳۴۶ کا تیسرا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [7] حکم نمبر ۱،۳/۳۴۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [8] حکم نمبر ۵۲/۳۳۶ کا تیسرا حاشیہ ملاحظہ

دفعات شق نمبر	تیسرا باب، محرمات کے احکام — محرمات کی آٹھویں قسم محرمات بالملک اور نویں قسم محرمات بالطلقات کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۵-۲۳	(د) مسلمان عورت سے نکاح کے بعد اس پر کتابیہ عورت سے نکاح کر سکتا ہے اور کتابیہ عورت سے نکاح کے بعد اس پر مسلمان عورت سے نکاح کر سکتا ہے (ب) اور قسم (یعنی بیویوں کے ساتھ باری سے رہنے) میں وہ دونوں برابر ہوں گی اس لئے کہ محلیت نکاح میں وہ دونوں برابر ہیں ۔ [۱]	شرح جامع صغیر
۳۴۶-	**محرمات میں سے آٹھویں قسم محرمات بالملک ہیں** اور اسمیں ۵ شقیں ہیں	
۱	کسی عورت کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے غلام سے نکاح کرے اور نہ (یہ جائز ہے کہ) وہ ایسے غلام سے نکاح کرے جو اس عورت میں اور اس کے علاوہ میں مشترک ہے ۔ [۲]	بدائع
۲	جس نکاح پر ملک یمین وارد ہو جائے (یعنی شوہر بیوی کا یا بیوی شوہر کی مالک قرار پائے) تو وہ نکاح باطل قرار پاتا ہے مثلاً شوہر اور بیوی میں سے کوئی ایک دوسرے کے تمام کا یا اس کے کسی حصہ کا مالک قرار پائے (تو سابقہ نکاح باطل قرار پاتا ہے) ۔ [۳]	بدائع
۳	جب کسی مرد نے اپنی باندی یا اپنی مکاتبہ یا اپنی مدبرہ یا اپنی ام ولد سے یا اپنی ایسی باندی سے جس کے بعض کا وہ مالک ہے ، نکاح کیا تو وہ نکاح ، نکاح نہ قرار پائے گا ۔ [۴]	قاضیخان
۴	اسی (مذکورہ حکم کی) طرح کسی مرد کے لئے اپنی ایسی باندی سے نکاح جائز نہیں ہوتا جس میں اس کا حق ملکیت ہے مثلاً ایسی باندی جو اس کے اپنے مکاتب کی کمائی سے ہے یا وہ ماذون اور مقروض غلام کی کمائی سے ہے ۔ [۵]	محیط سرخسی
۵	مشائخ نے کہا ہے کہ اس زمانہ میں اولیٰ یہ ہے کہ اپنی باندی سے بھی نکاح کرے حتیٰ کہ اگر وہ باندی (حقیقت میں) آزاد عورت ہو تو (اسکے ساتھ) نکاح کے حکم سے (اس سے) وطی حلال رہے ۔ [۶] [۷]	سراجیہ
۳۴۷-	**محرمات میں سے نویں قسم محرمات بالطلاق ہیں** اور اسمیں ۲ شقیں ہیں	
۱	(د) کسی (مسلمان) مرد کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ ایسی آزاد عورت سے ، جسے اس نے (نکاح کے بعد) تین طلاقیں دے دی ہیں ، دوسرے شوہر کے (اسے) ٹھیک پا لینے (یعنی اس وطی کرنے) سے قبل اس سے نکاح کرے (ب) اور نہ یہ حلال ہے کہ وہ ایسی باندی سے نکاح کرے جسے اس نے (نکاح کے بعد) دو طلاقیں دے دی ہیں ۔ اور جس طرح اس باندی سے اس کا نکاح جائز نہیں ہوتا اسی طرح اس کا مالک ہونے کی وجہ سے اس کے لئے اس سے وطی بھی حلال نہیں ہوتی ۔ [۹]	قاضیخان
۲	اگر کسی مرد نے کسی باندی سے نکاح کیا پھر اس نے اسے دو طلاقیں دیں پھر اسے خرید کر آزاد کر دیا تو (بھی) اسے اس سے نکاح کرنا حلال نہیں ہوتا حتیٰ کہ وہ کسی اور مرد سے نکاح کرے وہ (دوسرا شوہر) اس سے وطی کرے پھر اسے طلاق دے اور پھر اس کی عدت پوری ہو (تو اس کے بعد وہ اس سے نکاح کر سکے گا) ۔ [۱۰]	سراج وہاج

ہو (مترجم) [۹] طلاق کے احکام فتاوی عالمگیری کی بحث [۸] میں ہیں نیز حکم نمبر ۵/۳۴۴ ملاحظہ ہو (مترجم) [۱۰] عقد نکاح کیلئے محرمات میں بعض اہل علم نے مزید تین اقسام بھی بیان کی ہیں (۱) المحرمات باتحاد النوع ، مثلاً عورت کا عورت سے نکاح کرنا یا مرد کا مرد سے نکاح کرنا یا مخنث کا نکاح کیونکہ اسمیں دونوں حیثیتیں ہوتی ہیں (۲) المحرمات باختلاف الجنس ، مثلاً انسان کا نکاح جن سے یا دریائی آدمی سے یا اپنی جنس کے سوا کسی اور مخلوق سے نکاح کرنا (۳) محرمات باللعان ، یعنی اگر شوہر بیوی پر زنا کا الزام لگائے تو اس سے حرمت وطی ، مخصوص قسموں کے بعد تفریق اور پھر باہم انکا نکاح حرام قرار پاتا ہے لعان مرد کے حق میں حد قذف اور عورت کے حق میں حد زنا کے قائمقام قرار پاتا ہے اور اسکے مزید احکام بھی ہیں ۔ تاہم محرمات سے متعلق مذکورہ مزید تین اقسام میں نمبر (۱)

(۲) ، کو شروط النکاح میں محل للنکاح کا حکم شامل ہے اسکے متعلق حکم نمبر ۲/۳۴۴ مع حاشیہ ملاحظہ ہو اور نمبر (۳) ، یعنی اللعان کے احکام فتاوی عالمگیری کی بحث [۱۰] کے باب [۱۱] میں آگے گو ہیں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات — ومما یتصل بذلک مسائل	حوالہ
۳۴۸ -	**ومما یتصل بذلک مسائل** — تعداد شق ۱۲	
۱	نکاح المتعة باطل لا یفید الحل ولا یقع علیها طلاق ولا ایلاء ولا ظهار ولا یرث احدهما من صاحبه	هکذا فی فتاوی قاضیخان فی الفاظ النکاح
۲	وهو ان یقول لامرأة خالیة عن الموانع اتمتع بک کذا مدة عشرة ایام مثلا او یقول ایاما او متعنی نفسک ایاما او عشرة ایام او لم یذکر ایاما بکذا من المال	کذا فی فتح القدیر
۳	والنکاح المؤقت باطل	کذا فی الهدایة
	ولا فرق بین طول المدة وقصرها علی الاصح ولا بین مدة المعلومة والمجهولة	کذا فی النهر الفائق
	قال الشیخ الامام الاجل شمس الائمة الحلوانی رحمه الله وکثیر من مشائخنا رحمهم الله قالوا اذا سمیا ما یعلم یقینا انهما لا یعیشان الیه کالف سنة ینعقد ویبطل الشرط کما لو تزوجها الی قیام الساعة اوخروج الدجال او نزول عیسی علیه السلام وهکذا روی الحسن رحمه الله عن ابی حنیفة رحمه الله	کذا فی المحیط
۴	ولو تزوجها مطلقا وفی نیته ان یقعد معها مدة نواها فالنکاح صحیح	کذا فی التبیین
۵	ولو تزوجها علی ان یطلق بعد شهر فانه جائز	کذا فی البحر الرائق
۶	ولا بأس بتزوج النهاریات وهو ان یتزوجها علی ان یقعد معها نهارا دون اللیل	کذا فی التبیین
۷	ویجوز للمحرم والمحرمة ان یتزوجا فی حالة الاحرام	کذا فی الهدایة
۸	وکذا تزویج الولی المحرم مولیته	کذا فی الهدایة
۹	ومن ادعت علیه امرأة نکاحها واقامت علیه بینة فجعلها القاضی امرأته ولم یکن تزوجها وسعها المقام معه وان تدعه یجامعها وهذا عند ابی حنیفة رحمه الله وهو قول ابی یوسف رحمه الله اولا وفی قوله الآخر وهو قول محمد رحمه الله لا یسعه ان یطأها	کذا فی الهدایة

لہ نکاح متعہ کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ۲/۳۴۸ اور متعہ لازم ہونے کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ۱۸/۳۴۵ کا حاشیہ ملاحظہ ہوں اور ایلاء کے احکام فتاوی عالمگیری کی بحث ۸ کے باب ۷ میں اور ظہار کے احکام باب ۹ میں مذکور ہیں اور صحیح نکاح احکام کے متعلق حکم نمبر ۳۴۵ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۲ہ حکم نمبر ۱/۳۴۸ مع حاشیہ ملاحظہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات/شق نمبر	تیسرا باب، محرمات کے احکام　　مذکورہ سے ملتے جلتے مسائل کے احکام کا بیان	حوالہ
۲۴۸-	## مذکورہ سے ملتے جلتے مسائل　　اور اس میں ۱۲ شقیں ہیں	
۱	نکاح متعہ باطل ہے وہ حلال قرار پانے کا فائدہ نہیں دیتا نہ اس پر طلاق واقع ہوتی ہے نہ ایلا، نہ ظہار (کے احکام لاگو ہوتے ہیں) اور نہ اس مرد اور عورت میں سے کوئی ایک دوسرے کا وارث قرار پاتا ہے ؎۱	قاضیخان
۲	اور نکاح متعہ یوں ہے کہ کوئی مرد، موانع سے خالی عورت سے یوں کہے کہ میں تجھ سے اتنی مدت مثلاً دس دن یا کہے کہ چند دن بعوض اتنے مال تمتع (یعنی نفع) حاصل کروں گا یا یوں کہے کہ تو مجھے اپنے سے چند دن، یا (مثلاً) دس دن یا اس نے دنوں کا ذکر نہ کیا، بعوض اتنے مال کے نفع حاصل کرنے دے ؎۲	فتح قدیر
۳	(ل) نکاح مؤقت (یعنی ایک وقت تک کیلئے نکاح کرنا) باطل ہے	ہدایہ
	(ب) نکاح مؤقت میں، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ وہ لمبی مدت کے لئے ہو یا تھوڑی مدت کے لئے، جو صحیح حکم یہی ہے اور نہ اس سے کوئی فرق پڑتا ہے کہ وہ مدت معلوم ہو یا مجہول ہو	نہر فائق
	(ج) الشیخ الامام الاجل شمس الائمہ الحلوانی رح کا قول ہے کہ ہمارے بہت سے مشائخ رح نے ذکر فرمایا ہے کہ جب وہ دونوں (یعنی شوہر اور بیوی میعادِ نکاح میں) اتنی مدت کا ذکر کریں جس کے متعلق یقینی طور پر معلوم ہو کہ اتنی مدت تک زندہ نہ رہیں گے مثلاً (وہ ہزار سال کے لئے نکاح کریں) تو وہ نکاح منعقد قرار پائے گا اور اس وقت کی شرط باطل قرار پائے گی جیساکہ اگر کسی مرد نے کسی عورت سے قیامت قائم ہونے تک یا دجال کے خروج تک یا عیسےٰ علیہ السلام کے نزول تک کے لئے نکاح کیا (تو یہی حکم ہے)، یوں ہی حسن رح نے امام ابوحنیفہ رح سے روایت کیا ہے ؎۳	محیط
۴	اگر کسی مرد نے نکاح مطلقاً (یعنی وقت کی قید کے بغیر) کیا اور اس کی نیت میں یہ ہے کہ اتنا وقت اس کے ساتھ ٹھہرے گا تو (اس صورت میں) وہ نکاح صحیح (قرار پاتا) ہے	تبیین
۵	اگر کسی مرد نے کسی عورت سے اس پر نکاح کیا کہ وہ اسے ایک ماہ بعد طلاق دے دے گا تو وہ نکاح جائز (قرار پاتا) ہے	بحرالرائق
۶	اس میں کوئی حرج نہیں کہ کوئی نہاریات سے نکاح کرے اور نہاریات سے مراد یہ ہے کہ وہ کسی عورت سے اس پر نکاح کرے کہ وہ اس کے ساتھ فقط دن کو رہے گا رات کو نہیں	تبیین
۷	احرام والا مرد اور احرام والی عورت کے لئے جائز ہے کہ وہ حالت احرام میں نکاح کریں ؎۴	ہدایہ
۸	اسی (مذکورہ حکم کی) طرح یہی حکم اس صورت میں ہے کہ کسی عورت کا ایسا ولی جو احرام والا ہے وہ اس عورت کا نکاح کر دے	ہدایہ
۹	(ل) جس مرد پر کسی عورت نے اپنے نکاح کا دعویٰ کیا اور اس پر گواہ قائم کئے اور قاضی (یعنی حاکم مجاز) نے اس عورت کو اس کی بیوی قرار دیا حالانکہ اس مرد نے اس عورت سے نکاح نہیں کیا تھا تو (قاضی کے فیصلہ کے بعد) وہ عورت اس مرد کے ساتھ رہ سکتی ہے اور اگر وہ عورت اس مرد کو دعوت دے تو وہ اس سے جماع کر سکتا ہے یہ حکم امام ابوحنیفہ رح کے ہاں ہے اور امام ابویوسف رح کا پہلا قول بھی یہی ہے اور آپ کا آخری قول اور وہی قول امام محمد رح کا بھی ہے وہ یہ ہے کہ (اس صورت میں) وہ مرد اس عورت سے وطی نہیں کر سکتا	ہدایہ

...جبر (مترجم) ؎۳ نکاح مؤقت کے متعلق حکم نمبر ۳ تا ۶ / ۲۴۸ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ؎۴ مترجم نمبر ۱۸۰/۳۰۲ اور ۲۰۱/۳۱۲ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترتیب نمبر	الباب الثالث فی بیان المحرمات ومما یتصل بذلک مسائل	حوالہ
۳۴۸ -	ثم یبحل قضاء القاضی انشاء ولہذا یشترط ان تکون المرأۃ محلا للانشاء حتی لو کانت ذات زوج او فی عدۃ غیرہ او مطلقۃ منہ ثلاثا لا ینفذ قضاؤہ ویشترط حضور الشہود عند القضاء فی قول العامۃ	ہکذا فی التبیین
۱۰	وکذا لو ادعی علیہا النکاح فحکمہ کذلک	کذا فی البحر الرائق
۱۱	وکذلک لو قضی بالطلاق بشہادۃ الزور مع علمہا حل لہا التزوج بآخر بعد العدۃ وحل للشاہد تزوجہا وحرمت علی الاول وعند ابی یوسف لا تحل للاول ولا للثانی وعند محمد تحل للاول ما لم یدخل بہا الثانی فاذا دخل بہا حرمت علیہ لوجوب العدۃ واما الثانی فلا تحل لہ ابدا	کذا فی البحر الرائق
۱۲	ادعی رجل علی امرأۃ نکاحا فجحدت فصالحہا علی مائۃ علی ان تقر بذلک فاقرت فہذا المال لازم وہذا الاقرار بمنزلۃ انشاء النکاح فان کان بحضر من الشہود صح النکاح ووسعہا المقام مع زوجہا فیما بینہا وبین ربہا والا لا ینعقد النکاح ولا یسعہا المقام مع زوجہا ہو الصحیح	کذا فی المحیط

۱ حکم نمبر ۹ تا ۱۲ / ۳۴۸ نیز حکم نمبر ۳۰ تا ۴۰ / ۳۴۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۲ حکم نمبر ۹ / ۳۴۸ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعہ وشق نمبر	تیسرا باب (محرمات) کے احکام مذکورہ مسائل سے ملتے جلتے مسائل کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۸ -	(ب) پھر یہ بھی واضح رہے کہ (مذکورہ صورت میں نکاح کے متعلق) قاضی کا وہ فیصلہ انشاء قرار دیا جائے گا (یعنی وہ فیصلہ نکاح، سابقہ نکاح کی خبر نہیں بلکہ نیا نکاح قرار دیا جائے گا) اور اسی لئے یہ امر شرط ہوگا کہ وہ عورت (نئے) نکاح کا محل قرار پاتی ہو حتی کہ اگر وہ شوہر والی تھی یا وہ کسی اور کی عدت میں تھی یا وہ اس مرد سے تین طلاق پا چکی تھی تو پھر قاضی کا وہ (مذکورہ) فیصلہ نافذ نہ ہوگا نیز عام مشائخ رح کے قول کے بموجب قاضی کے مذکورہ فیصلہ کے وقت گواہوں کا حاضر ہونا (بھی) شرط ہوگا ۱؎	تبیین
۱۰	اسی (مذکورہ حکم کی) طرح اگر کسی مرد نے ایک عورت پر نکاح کا دعوی کیا (گواہ قائم کئے اور قاضی نے اس کے حق میں فیصلہ دے دیا) تو اس صورت کا حکم بھی اسی طرح ہے (جیسا کہ عورت کی طرف سے مرد پر نکاح کا مذکورہ دعوی کرنے کی صورت میں ہے) ۲؎	بحرالرائق
۱۱	اور اسی (مذکورہ حکم کی) طرح یہی حکم اس صورت میں ہے کہ اگر جھوٹی گواہی پر طلاق کا فیصلہ دے دیا گیا باوجودیکہ عورت (اس امر کو) جانتی ہے تو اس عورت کے لئے عدت کے بعد کسی اور مرد سے نکاح حلال قرار پائے گا اور اس گواہ کو بھی اس عورت سے نکاح حلال قرار پائے گا اور وہ عورت پہلے شوہر کے لئے حرام قرار پائے گی۔ اور امام ابویوسف رح کے ہاں (مذکورہ صورت میں) وہ عورت نہ پہلے شوہر کے لئے حلال رہے گی اور نہ دوسرے کے لئے اور امام محمد رح کے ہاں جب تک دوسرے شوہر نے اس سے دخول نہیں کیا وہ پہلے (شوہر) کے لئے حلال رہے گی اور جب دوسرے شوہر نے اس سے دخول کیا تو اس (پہلے) پر حرام قرار پائے گی اس لئے کہ (پھر) عدت واجب ہوگی اور (اس صورت میں) وہ عورت دوسرے شوہر کے لئے کبھی حلال نہ قرار پائے گی ۳؎	بحرالرائق
۱۲	ایک مرد نے کسی عورت پر نکاح کا دعوی کیا تو اس عورت نے (اس نکاح سے) انکار کیا پھر اس مرد نے اس عورت سے سو (درہم) بر بایں شرط صلح کی کہ وہ عورت اس نکاح کا اقرار کرے پس اس عورت نے اقرار کرلیا تو (اس صورت میں حکم یہ ہے کہ) وہ مال لازم ہوگا اور یہ اقرار بمنزلہ نئے نکاح کے ہوگا پس اگر وہ گواہوں کے سامنے ہوا تو نکاح صحیح ہوگیا اور (فیما بینھما وبین ربھا) وہ اپنے اس خاوند کے ساتھ رہ سکے گی اور اگر ایسا نہ ہوا (یعنی وہ اقرار گواہوں کے سامنے نہ ہوا) تو وہ نکاح منعقد نہ قرار پائے گا اور وہ عورت اس خاوند کے ساتھ نہ رہ سکے گی یہی حکم صحیح ہے ۴؎	محیط

۳؎ حکم نمبر ۹/۳۴۸ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ۴؎ حکم نمبر ۹/۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات وشق نمبر	الباب الرابع فی الاولیاء — الاولیاء	حوالہ
	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	
	الباب الرابع فی الاولیاء	
	دفعات ۳۴۹ تا ۳۴۹، عنوان ۱ تعداد شق ۱۲۰	
۳۴۹	**الاولیاء** تعداد شق ۱۲۰	
۱	تثبت الولایۃ باسباب اربعۃ بالقرابۃ والولاء والامامۃ والملک	کذا فی البحر الرائق
۲	واقرب الاولیاء الی المرأۃ الابن ثم ابن الابن وان سفل ثم الاب ثم الجد اب الاب وان علا	کذا فی المحیط
۳	فاذا کان للمجنونۃ اب وابن اوجد وابن فالولایۃ للابن عندھما وعند محمد للاب	کذا فی السراج الوہاج
	والافضل ان یأمر الاب الابن بالنکاح حتی یجوز بلا خلاف	کذا فی شرح الطحاوی
۴	ثم الاخ لاب وام ثم الاخ لاب ثم ابن الاخ لاب وام ثم ابن الاخ لاب وان سفلا ثم العم لاب وام ثم العم لاب ثم ابن العم لاب وام ثم ابن العم لاب وان سفلوا ثم عم	

لہ نکاح کے امور میں قرابت کی بنا پر ولی قرار پانے سے متعلق احکام حکم نمبر ۱ تا ۵، ۷ تا ۱۰، ۱۶ / ۳۴۹ مولی العتاقہ کے متعلق حکم نمبر ۲ / ۳۴۹، مولی الموالاۃ کے متعلق حکم نمبر ۱۱ / ۳۴۹ اور امام، سلطان و قاضی کے متعلق ۱۲ تا ۱۵، ۱۷، ۴۲، ۵۳ / ۳۴۹ وصی کے متعلق ۱۸ / ۳۴۹ مربی کے متعلق ۱۹ / ۳۴۹، مملوک، صغیرہ مجنون، کافر، مرتد اور فاسق وغیرہ کی ولایت نکاح کے متعلق ۳۰ تا ۳۱ / ۳۴۹ نیز حکم نمبر ۴۳ تا ۴۵ / ۳۴۹، ۴۶ / ۳۵۰ نیز ان جملہ ۴۲ قسم کے ولیوں اور مزید احکام کے متعلق ۱ تا ۱۲۰ / ۳۴۹ مع حواشی ملاحظہ ہوں اور قتل کا قصاص لینے کے حقدار اور ورثاء کی ترتیب کے لئے حکم نمبر ۱ / ۱۷۲ مع دوسرا حاشیہ اور

toobaa-elibrary.blogspot.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چوتھا باب، ولی قرار پانے والوں کے احکام

دفعات ۳۴۹ تا ۳۴۹، عنوان ۱۔ تعداد شق ۱۲۰

۳۴۹ ولی قرار پانے والے

اور اس میں ۱۲۰ شقیں ہیں

۱ (نکاح میں) ولی ہونا (یعنی نکاح کے امور کے لئے متولی قرار پانے کی ولایت کا تحقق) چار اسباب سے ثابت ہوتا ہے (اور وہ یہ ہیں) قرابت۔ ولاء، امامت اور ملکیت ۱؎ — بحرالرائق

۲ (نکاح میں) عورت کے لئے سب سے قریبی ولی اس کا بیٹا ہے پھر بیٹے کا بیٹا خواہ نیچے کے سلسلہ تک ہو، پھر باپ، پھر باپ کا باپ (یعنی دادا) خواہ اوپر کے سلسلہ تک ہو ۲؎ — محیط

۳ (ا) جب کسی مجنونہ عورت کا باپ اور بیٹا ہوں یا دادا اور بیٹا ہوں تو (نکاح میں) ولی قرار پانے کا حق ان دونوں (یعنی امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ) کے ہاں بیٹے کو ہے اور امام محمدؒ کے ہاں (یہ حق) باپ (یا دادا) کو ہے — سراج وہاج

(ب) اور (مذکورہ صورت میں) افضل یہ ہے کہ نکاح کے لئے (اس مجنونہ کا) باپ (یا دادا اس کے) بیٹے کو حکم کرے تاکہ (ولی قرار پانا) بلا خلاف جائز قرار پائے ۳؎ — شرح طحاوی

۴ پھر (یعنی نکاح کی ولایت میں مذکورہ کے بعد) وہ بھائی ہے جو باپ اور ماں کی طرف سے ہو (یعنی اس عورت کا سگا بھائی ہو)، پھر وہ بھائی ہے جو باپ کی طرف سے ہو (یعنی اس عورت کا علاتی بھائی ہو) پھر باپ اور ماں کی طرف سے بھائی (یعنی سگے بھائی) کا بیٹا۔ پھر باپ کی طرف سے بھائی (یعنی علاتی بھائی) کا بیٹا، خواہ یہ مذکورہ نیچے کے سلسلہ تک کے ہوں، پھر وہ چچا جو باپ اور ماں کی طرف سے ہو (یعنی اس عورت کے باپ کا سگا بھائی

عاقلہ نمبر۔ از روئے نسب قریب ہونے کی ترتیب کے متعلق حکم نمبر $\frac{۲،۵}{۱۸۸}$ مع حواشی اور میراث میں نسب و سبب کی بنا پر کل ۱۲ ذوالفروض کے متعلق اور عصبات کی تعداد و ترتیب کے متعلق احکام فتاوی عالمگیری عربی ج ۶ ص ۴۴۷ تا ص ۴۵۲، بحث ۶۱ کے باب ۲، ۳ میں ملاحظہ ہوں۔ ۱؎ ولی کے متعلق فتاوی قاضیخان میں ہے کہ یہ (یعنی اس کی اجازت) صغار (یعنی نابالغ اور نابالغہ) اور مملوک اور مجنون لوگوں کے نکاح کے جواز کیلئے شرط ہے۔ مفہوم ماخوذ از فتاوی قاضیخان علی ہامش عالمگیری عربی ج ۱ ص ۳۵۴ حکم $\frac{۱}{۳۳۳}$، $\frac{۴۷،۱۱ تا ۵۱}{۳۴۹}$ ملاحظہ ہوں۔ نیز کسی لڑکی کا نکاح غیر کفو میں ہو تو اسے فسخ کرانے کیلئے ولی کو اعتراض کا حق حاصل ہے۔ حکم نمبر $\frac{۵۲،۵۱،۴۷،۴۶}{۳۵}$ ملاحظہ ہوں (مترجم)، ۲؎ حکم نمبر $\frac{۳،۱۱}{۳۴۹}$ ملاحظہ ہوں (مترجم)، ۳؎ حکم نمبر $\frac{۲}{۳۴۹}$ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات وشق نمبر	الباب الرابع فی الاولیاء — الاولیاء	حوالہ
۳۴۹ -	الاب لاب وام ثم عم الاب لاب ثم بنوهما على هذا الترتيب ثم عم الجد لاب وام ثم عم الجد لاب ثم بنوهما على هذا الترتيب ثم رجل هو ابعد العصبات الى المرأة وهو ابن عم بعيد	كذا فى التتارخانية
۵	وكل هولاء لهم ولاية الاجبار على البنت والذكر فى حال صغرهما وحال كبرهما اذا جنا	كذا فى البحر الرائق
۶	ثم مولى العتاقة يستوى فيه الذكر والانثى ثم عصبة المولى	كذا فى التبيين
۷	وعند عدم العصبة كل قريب يرث الصغير والصغيرة من ذوى الارحام يملك تزويجها فى ظاهر الرواية عن ابى حنيفة رح وقال محمد رح لا ولاية لذوى الارحام وقول ابى يوسف رح مضطرب	هكذا فى فتاوى قاضيخان
۸	والاقرب عند ابى حنيفة رح الام ثم البنت ثم بنت الابن ثم بنت البنت ثم بنت ابن الابن ثم بنت بنت البنت ثم الاخت لاب وام ثم الاخت لاب ثم الاخ والاخت لام ثم اولادهم	هكذا فى فتاوى قاضيخان

لہ شق نمبر ۱/۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

فتاویٰ متن نمبر	چوتھا باب ، ولی قرار پانے والوں کے احکام ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۹-	پھر[10] وہ چچا جو باپ کی طرف سے ہو (یعنی اس عورت کے باپ کا علاتی بھائی) ، پھر[11] باپ اور ماں کی طرف سے چچا کا بیٹا (یعنی اس عورت کے باپ کے سگے بھائی کا بیٹا) پھر[12] باپ کی طرف سے چچا کا بیٹا (یعنی اس عورت کے باپ کے علاتی بھائی کا بیٹا) خواہ یہ مذکورہ نیچے کے سلسلہ تک کے ہوں پھر[13] باپ کا وہ چچا جو باپ کے باپ اور ماں کی طرف سے چچا ہو (یعنی اس عورت کے باپ کے باپ کا سگا بھائی) ، پھر[14] باپ کا وہ چچا جو باپ کے باپ کی طرف سے چچا ہو (یعنی اس عورت کے باپ کے باپ کا علاتی بھائی) پھر[15] اسی ترتیب سے ان دونوں (یعنی اس عورت کے باپ کے سگے بھائی اور علاتی بھائی) کے بیٹے ، پھر[16] دادا کا وہ چچا ، جو دادا کے باپ اور ماں کی طرف سے چچا ہو (یعنی اس عورت کے دادا کے باپ کا سگا بھائی) پھر[17] دادا کا وہ چچا جو دادا کے باپ کی طرف سے ہو (یعنی اس عورت کے دادا کے باپ کا علاتی بھائی) پھر[18] اسی ترتیب سے ان دونوں (یعنی اس عورت کے دادا کے باپ کے سگے بھائی اور علاتی بھائی) کے بیٹے پھر[19] وہ مرد جو اس عورت کا سب سے دور کا عصبہ ہو اور وہ دور کے چچا کا بیٹا ہے ۔	تتارخانیہ
۵	اور ان (مذکورہ) سب ولیوں کو لڑکی اور لڑکے پر ان کے چھوٹا ہونے (یعنی ان کے نابالغ ہونے) کی حالت میں اور اگر وہ مجنون ہوں تو ان کے بڑا ہونے (یعنی بالغ ہونے) کی حالت میں (بھی) ان پر (نکاح کے متعلق) جبر کرنے کا اختیار ہے	بحرالرائق
۶	پھر[20] (یعنی نکاح کی ولایت میں مذکورہ کے بعد) مولائے عتاقہ (یعنی اسے آزاد کرنے والے آقا) کو ولایت حاصل ہے خواہ وہ آقا مذکر ہو یا مؤنث حکم برابر ہے پھر[21] (اس کے بعد) اس آقا کے عصبہ کو ولایت حاصل ہے	تبیین
۷	اور (مذکورہ ولایت میں) عصبہ نہ ہونے کی صورت میں ذوالارحام میں سے ہر ایسا قریبی رشتہ دار جو اس نابالغ اور نابالغہ کا وارث ہو سکتا ہے وہ ان کے نکاح کی ولایت کا مالک ہوتا ہے یہ حکم امام ابو حنیفہؒ سے ظاہر روایت میں ہے اور امام محمدؒ کا قول یہ ہے کہ ذوالارحام کو (نکاح میں) کوئی ولایت نہیں ہے۔ اور امام ابو یوسفؒ کا قول مضطرب ہے	قاضیخان
۸	اور (مذکورہ ولایت میں مذکورہ ذوالارحام میں سے) زیادہ قریب امام ابو حنیفہؒ کے ہاں (اس عورت کی) ماں ہے پھر[23] (اس عورت کی) بیٹی ہے پھر[24] (اس عورت کے) بیٹے کی بیٹی پھر[25] (اس عورت کی) بیٹی کی بیٹی پھر[26] (اس عورت کے) بیٹے کے بیٹے کی بیٹی (یعنی اس کے پوتے کی بیٹی) پھر[27] (اس عورت کی) بیٹی کی بیٹی کی بیٹی (یعنی اس کی نواسی کی بیٹی) پھر[28] (اس عورت کے) باپ اور ماں کی طرف بہن (یعنی اس کی سگی بہن) پھر[29] (اس عورت کے) باپ کی طرف سے بہن (یعنی اس کی علاتی بہن) پھر[30] (اس عورت کی) ماں کی طرف سے بھائی اور بہن[31] (یعنی اس کا اخیافی بھائی اور اخیافی بہن) پھر[32] ان (سب) کی اولاد (اسی ترتیب سے ولی قرار پاتی ہے)	قاضیخان

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعہ و شق نمبر	الباب الرابع فی الاولیاء — الاولیاء	حوالہ
۳۴۹-۹	وبعد اولاد الاخوات العمات ثم الاخوال ثم الخالات ثم بنات الاعمام ثم بنات العمات	کذا فی فتح القدیر
۱۰	والجد الفاسد اولیٰ من الاخت عند ابی حنیفة رح	کذا فی فتح القدیر
۱۱	ثم مولی الموالاة	کذا فی المحیط
۱۲	ثم السلطان	کذا فی المحیط
۱۳	ثم القاضی ومن نصبه القاضی	کذا فی المحیط
	الذی مما یملک النکاح من یحتاج الی الولی اذا کان ذلک فی عهده ومنشوره وان لم یکن ذلک فی عهده لم یکن ولیا فان زوجها القاضی ولم یأذن سلطان له بذلک ثم أذن له بذلک فجاز القاضی ذلک النکاح جاز استحسانا	کذا فی فتاوی قاضیخان
۱۴	وهو الصحیح	کذا فی محیط السرخسی
۱۵	القاضی اذا زوج صغیرة من نفسه فهو نکاح بغیر ولی لانه رعیة فی حق نفسه وانما الحق للذی هو فوقه وهو الوالی وهو فی حق نفسه ایضا رعیة وکذلک الخلیفة فی حق نفسه رعیة	کذا فی المحیط
۱۶	ویجوز لابن العم ان یزوج ابنة عمه من نفسه	کذا فی الحاوی
۱۷	والقاضی اذا زوج الصغیرة من ابنه لا یجوز بخلاف سائر الاولیاء	کذا فی التجنیس والمزید

[1] حکم نمبر ۱ [illegible] [2] حکم نمبر ۱ مع حاشیہ ملاحظہ ہو، مترجم،

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	چوتھا باب، ولی قرار پانے والوں کے احکام — ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۹-۳۴۹	اور (مذکورہ صورت میں یعنی نکاح کی ولایت برائے ذوالارحام کی صورت میں) ان بہنوں کی اولاد کے بعد پھوپھیاں[۳۴] ہیں پھر ماموں[۳۵] پھر خالائیں[۳۶] پھر چچوں کی بیٹیاں[۳۷] پھر پھوپھیوں[۳۸] کی بیٹیاں ہیں۔	فتح قدیر
۱۰	اور جد فاسد[۳۹] (یعنی جس کی نسبت میں مؤنث داخل ہو مثلاً نانا نکاح کی ولایت میں) بہن سے اولی ہے یہ حکم امام ابوحنیفہ رح کے ہاں ہے	فتح قدیر
۱۱	پھر (یعنی نکاح کی ولایت میں مذکورہ کے بعد) مولی الموالات[۴۰] (یعنی باہمی دوستی کے معاہد کو نکاح کی ولایت حاصل) ہے [۱]	محیط
۱۲	پھر (یعنی نکاح کی ولایت میں مذکورہ کے بعد) سلطان[۴۱] (کو ولایت نکاح حاصل) ہے [۲]	محیط
۱۳	(ا) پھر (یعنی نکاح کی ولایت میں مذکورہ کے بعد) قاضی[۴۲] (یعنی حاکم مجاز) کو اور (اس کو) جسے[۴۳] قاضی نے (اس پر) مقرر کیا ہے (اسے نکاح کی ولایت حاصل ہے)	محیط
	(ب) (نکاح میں) ولی کے ضرورتمند کے لئے (بحیثیت قاضی) قاضی کو نکاح کر دینے کی ولایت تب حاصل ہوتی ہے جبکہ قاضی (کی تقرری) کے عہد اور منشور میں یہ امر (یعنی نکاح کی ولایت کا امر) درج ہو اور اگر اس کے عہد میں یہ امر درج نہ ہو تو وہ (قاضی) ولی نہ قرار پائے گا پس اگر کسی قاضی نے کسی عورت کا نکاح کر دیا حالانکہ سلطان نے اس قاضی کو اس کی (یعنی ولایتِ نکاح کی) اجازت نہ دی تھی پھر سلطان نے اسے اس کی اجازت دے دی اور اس قاضی نے وہ نکاح جائز رکھا تو ازروئے استحسان وہ نکاح جائز ہے [۳]	قاضیخان
۱۴	اور یہی (مذکورہ حکم) صحیح ہے	محیط سرخسی
۱۵	(ا) (ولایت نکاح کی بنا پر) جب کسی قاضی نے (بحیثیت قاضی) کسی چھوٹی (یعنی نابالغہ) لڑکی کا نکاح اپنے ساتھ کر دیا تو وہ نکاح بغیر ولی کے قرار پائے گا اس لئے کہ قاضی اپنی ذات کے حق میں رعیت ہے اور (اس کے متعلق) یہ حق (یعنی ولایت نکاح کا حق) اسے حاصل ہوگا جو (درجہ میں) اس سے اوپر ہے اور وہ والی (یعنی گورنر) ہے (ب) اور (اس میں) والی بھی اپنی ذات کے حق میں رعیت ہے (ج) اور اسی طرح (اس میں) خلیفہ بھی اپنی ذات کے حق میں رعیت ہے	محیط
۱۶	اور (ولایت نکاح میں اس عورت کے) چچا کے بیٹے کو اختیار ہے کہ وہ اپنے چچا کی بیٹی کا نکاح اپنے سے کر دے [۴]	حاوی
۱۷	(ا) اور (ولایت نکاح کی بنا پر) جب کسی قاضی نے (بحیثیت قاضی) کسی چھوٹی (یعنی نابالغہ) لڑکی کا نکاح اپنے بیٹے سے کر دیا تو وہ نکاح (ولی کے نکاح کر دینے کے طور پر) جائز نہ قرار پائے گا (ب) اور (مذکورہ صورت میں) دوسرے ولیوں کے متعلق یہ حکم نہیں ہے	تجنیس مزید

[۳] اور اسکی نظیر کے متعلق حکم نمبر ۴۰/۳۴۹ ملاحظہ ہو (مترجم)، [۴] اور اس کی نظیر کے متعلق حکم نمبر ۱۰۶/۳۴۹ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات/شق نمبر	الباب الرابع فی الاولیاء	حوالہ
۳۴۹-۱۸	الوصی لا ولایة له فی النکاح الصغیر والصغیرة سواء اوصی الیه الاب او لم یوص الا اذا کان الوصی ولیهما فحینئذ یملک النکاح بحکم الولایة لا بحکم الوصایة	کذا فی المحیط
۱۹	ولو کان الصغیر والصغیرة فی حجر رجل یعولهما کالملتقط ونحوه فانه لا یملک تزویجهما	کذا فی فتاوی قاضیخان
۲۰	ولا ولایة للمملوک علی احد ولا للمکاتب علی ولده	کذا فی محیط السرخسی
۲۱	ولا ولایة لصغیر ولا مجنون ولا لکافر علی مسلم ومسلمة	کذا فی الحاوی
۲۲	ولا لمسلم علی کافر وکافرة قالوا وینبغی ان یقال الا ان یکون المسلم سید امة کافرة او سلطانا	کذا فی المضمرات کذا فی البحر الرائق
۲۳	وللکافر ولایة علی مثله	کذا فی التبیین
۲۴	ولا ولایة للمرتد علی احد لا علی مسلم ولا علی کافر ولا علی مرتد مثله	کذا فی البدائع
۲۵	والفسق لا یمنع الولایة	کذا فی فتاوی قاضیخان
۲۶	واذا جن الولی جنونا مطبقا تزول ولایته وان کان یجن ویفیق لا تزول ولایته وتنفذ تصرفاته فی حال الافاقة	کذا فی الذخیرة
۲۷	وقدر الامام الاطباق فی روایة بشهر وبه یفتی	کذا فی الوجیز للکردری وهکذا فی البحر الرائق

۱ حکم نمبر ۱/۳۴۶ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۲ حکم نمبر ۱/۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۳ حکم نمبر ۱/۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۴ حکم نمبر ۱/۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۵ حکم نمبر ۱/۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعات شق نمبر	چوتھا باب، ولی قرار پانے والوں کے احکام — ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۹-۱۸	وصی (یعنی وصیت یافتہ) شخص کو کسی صغیر یا صغیرہ (یعنی کسی نابالغ لڑکے یا نابالغ لڑکی) کا نکاح کر دینے کی ولایت حاصل نہیں ہے خواہ اسے اس (نابالغ) کے باپ نے (اس کی) وصیت کی ہو یا نہ (حکم برابر ہے) لیکن اگر وہ وصی ایسا شخص ہو کہ وہ ان دونوں (یعنی اس نابالغ اور نابالغہ) کا (اس نکاح میں) ولی قرار پاتا ہو تو پھر وہ ولی ہونے کی حیثیت سے ولایت نکاح کا مالک قرار پائے گا۔ وصی ہونے کی حیثیت سے نہیں [1]	محیط
۱۹	اگر کوئی صغیر یا صغیرہ (یعنی کوئی نابالغ لڑکا یا نابالغ لڑکی) کسی مرد کی زیر تربیت ہو جو اس کی معاشی کفالت کرتا ہو مثلاً گرا پڑا بچہ جو اسے ملا ہو اور اس کی مانند تو (اس سے)، وہ ان کے نکاح کر دینے کی ولایت کا مالک نہ قرار پائے گا [2]	قاضیخان
۲۰	مملوک (یعنی غلام) کو کسی پر (نکاح کر دینے کی)، ولایت حاصل نہیں ہے اور نہ مکاتب غلام کو اپنی اولاد پر (نکاح کر دینے کی)، ولایت حاصل ہے [3]	محیط سرخسی
۲۱	کسی نابالغ اور مجنون کو کسی پر (نکاح کی)، ولایت حاصل نہیں ہے اور نہ کسی کافر کو کسی مسلمان مرد یا مسلمان عورت پر (نکاح کر دینے کی) ولایت حاصل ہے [4]	حاوی
۲۲	(د) کسی مسلمان شخص کو کسی کافر پر (نکاح کی)، ولایت حاصل نہیں ہے [5]	مضمرات
	(ب) مشائخ رح کا قول ہے کہ (اس مسئلہ کے حکم میں) یوں کہنا چاہیے کہ لیکن اگر کوئی مسلمان اپنی کافرہ باندی کا آقا ہو یا وہ مسلمان سلطان ہو تو پھر یہ حکم نہیں ہے (یعنی پھر اسے نکاح کر دینے کی ولایت حاصل ہو سکتی ہے)	
۲۳	اور کافر شخص کو اپنے جیسے (یعنی کافر شخص) پر (نکاح کر دینے کی) ولایت حاصل ہو سکتی ہے	بحرالرائق تبیین
۲۴	مرتد شخص کو نکاح کی ولایت حاصل نہیں ہے نہ کسی مسلمان پر، نہ کسی کافر پر اور اپنے جیسے کسی مرتد پر [6]	بدائع
۲۵	فسق (نکاح کی) ولایت کے لئے مانع نہیں ہے [7]	قاضیخان
۲۶	(د) جب (نکاح کے) ولی کو جنونِ مطبق ہو گیا (یعنی اس کا پاگل پن لگاتار ہو گیا) تو اس سے اس کی ولایت زائل قرار پائے گی (ب) اور اگر وہ جنون ایسا ہے کہ کبھی وہ جنون اسے ہو جاتا ہے اور کبھی اسے افاقہ ہو جاتا ہے تو اس سے اس کی ولایت (نکاح) زائل نہ ہو گی اور افاقہ کی حالت میں اس کے تصرفات نافذ قرار پائیں گے [8]	ذخیرہ
۲۷	جنون مطبق (یعنی لگاتار جنون) کی مقدار امام ابو حنیفہ رح سے ایک روایت میں ایک مہینہ ہے اور اس حکم پر فتوی دیا جاتا ہے [9]	ذخیرہ للکردری، بحرالرائق

[1] حکم نمبر ۱/۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [7] اس حکم کے متعلق درمختار و رد المحتار میں ہے کہ جبتک کہ وہ متہتک نہ ہو اور حاصل یہ ہے کہ فسق اگرچہ ہمارے ہاں ولایت (نکاح) کی اہلیت سلب نہیں کرتا لیکن جب باپ متہتک ہو وہ اپنی ہتک سے لاپرواہ ہو تو اسکا نکاح کر دینا نافذ نہیں قرار پاتا لیکن بشرط مصلحت یہ حکم نہیں ہے یعنی پھر نافذ قرار پاتا ہے بمفہوم ماخوذ از درمختار و رد المحتار ج ۲ ص ۳۲۱ - حکم نمبر ۳۶/۳۴۹، ۳۸،۰۰/۳۵۰ مع حواشی نیز ۷/۲۴۷ کا چوتھا حاشیہ ملاحظہ ہوں (مترجم) [8] حکم نمبر ۲۷/۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [9] حکم نمبر ۳۶/۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات وشق نمبر	الباب الرابع فی الاولیاء	حوالہ
۳۴۹-۲۸	واذا بلغ الابن معتوها او مجنونا تبقی ولاية الاب عليه فی ماله ونفسه	كذا فی فتاوی قاضیخان
۲۹	وفی فتاوی ابی اللیث رحمه الله رجل زوج ابنه الكبير امرأة فلم يجز حتی جن جنونا مطبقا فاجاز الاب ذلك النكاح يجوز وذكر الفقيه ابوبكر رحمه الله فی غير هذه الصورة خلافا فقال الابن اذا بلغ عاقلا ثم جن او عته فعلی قول ابی یوسف رحمه الله لا تعود ولاية الاب قياسا حتی لو تصرف فی ماله او زوجه امرأة لا يجوز بل تعود الولاية الی القاضی وعلی قول محمد رحمه الله الولاية الی الاب استحسانا قال الفقيه ابو بكر البلخی رحمه الله تعود ولاية الاب عند علمائنا الثلاثة رحمهم الله	كذا فی الذخيرة
۳۰	والاب اذا جن او عته لا تثبت للابن الولاية فی ماله وفی حق التزويج تثبت عند ابی حنيفة رحمه الله وابی یوسف رحمه الله	كذا فی الوجيز للكردری
۳۱	وهو الصحيح	هكذا فی الغياثية
۳۲	واذا اجتمع للصغير والصغيرة وليان مستويان كالاخوين والعمين فايهما زوج جاز عندنا	كذا فی فتاوی قاضیخان
	سواء اجاز الآخر او فسخ	كذا فی السراج الوهاج
	بخلاف الجارية بين اثنين زوجها احدهما لا يجوز الا باجازة الآخر قال فی الفتاوی والجارية بين الاثنين اذا جاءت بولد فادعياه حتی ثبت النسب من كل واحد منهما ينفرد كل واحد منهما بالتزويج	كذا فی السراج الوهاج
۳۳	زوجها علی التعاقب جاز الاول دون الثانی وان زوجها كل واحد منهما من رجل آخر فوقعا معا او لم يعلم ايهما اول بطل العقدان	كذا فی فتاوی قاضیخان

ۓ العتہ کے مفہوم کے متعلق حاشیہ حسامی میں ہے کہ وہ ایسی آفت ہے جو عقل میں ایسا خلل ڈال دیتی ہے کہ اس شخص کا کلام مختلط ہو جاتا ہے اسکا بعض کلام عقلاء اور بعض کلام پاگلوں سے مشابہ ہوتا ہے اور اسکے دوسرے امور بھی یوں ہی ہوتے ہیں۔ ماخوذ از حاشیہ حسامی ص ۱۴۲ مؤلف مولینا حسام الدین محمد بن محمد بن عمر الاخسیکثی رحمہ اللہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ذاتی وقتی نمبر	چوتھا باب، ولی قرار پانے والوں کے احکام — ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۹-۲۸	جب (کسی کا) بیٹا بالغ ہوا تو وہ معتوہ[1] (یعنی مدہوش) یا جنون کی حالت میں بالغ ہوا تو اسکی ذات اور مال پر اس کے باپ کی ولایت باقی رہے گی	قاضیخان
۲۹	(ا) فتاوی ابو اللیث رح میں ہے کہ کسی آدمی نے اپنے بڑے (یعنی بالغ) بیٹے کا نکاح کسی عورت سے کیا اس بیٹے نے (ابھی) اس نکاح کی اجازت نہ دی تھی کہ وہ جنون مطبق میں مبتلا ہو گیا تو اس کے باپ نے اس نکاح کو جائز رکھا تو وہ نکاح جائز قرار پائے گا (ب) اور فقیہ ابو بکر رح نے اس صورت کے علاوہ ایک اور صورت میں (اس حکم سے) اختلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ لڑکا جب عاقل ہونے کی حالت میں بالغ ہوا پھر وہ مجنون یا مدہوش ہو گیا تو (اس صورت میں) امام ابو یوسف رح کے قول کے بموجب از روئے قیاس (اس کی) وہ ولایت باپ کو نہیں لوٹتی حتی کہ اگر اس (باپ) نے اس (بیٹے) کے مال میں تصرف کیا یا اس سے کسی عورت کا نکاح کیا تو جائز نہ قرار پائے گا بلکہ وہ ولایت قاضی (یعنی حاکم مجاز) کی طرف لوٹے گی اور امام محمد رح کے قول کے بموجب از روئے استحسان وہ ولایت باپ کی طرف لوٹتی ہے اور فقیہ ابو بکر المیدانی رح کا قول ہے کہ تینوں علماء (یعنی امام ابو حنیفہ رح، امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح) کے ہاں وہ ولایت باپ کو لوٹتی ہے	ذخیرہ
۳۰	(ا) جب کسی شخص کا باپ مجنون یا مدہوش ہو گیا تو (اس کے) بیٹے کے لئے اس کے مال میں تصرف کی ولایت ثابت نہ ہو گی (ب) اور نکاح کرانے میں امام ابو حنیفہ رح اور امام ابو یوسف رح کے ہاں بیٹے کے لئے) ولایت ثابت ہو گی	جوہرۃ النیرۃ
۳۱	اور یہی (مذکورہ) حکم صحیح ہے	غیاثیہ
۳۲	(ا) جب کسی چھوٹے (یعنی نابالغ) لڑکے اور چھوٹی (یعنی نابالغ) لڑکی کے برابر حق کے دو ولی جمع ہو جائیں مثلاً دو سگے بھائی اور دو چچے تو ہمارے ہاں ان میں سے جس نے بھی نکاح کر دیا جائز ہے (ب) خواہ (مذکورہ صورت میں اس نکاح کو، دوسرے نے جائز قرار دیا یا فسخ کر دیا	قاضیخان سراج وہاج
	(ج) بخلاف اس صورت کے جو باندی دو شخصوں میں مشترک ہو ان میں سے ایک نے اس کا نکاح کر دیا تو دوسرے (شریک) کی اجازت کے بغیر (وہ نکاح) جائز نہ قرار پائے گا (د) الفتاوی میں ہے کہ ایسی باندی جو دو آدمیوں کے مابین مشترک ہو جب اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو ان دونوں (مالکوں) نے اس کی نسب کا دعویٰ کیا حتی ان دونوں میں سے ہر ایک کے ساتھ اس کی نسب ثابت قرار پائی تو (اس صورت میں) ان دونوں میں سے ہر ایک تنہا اس کا نکاح کر دینے کا مجاز ہو گا	سراج وہاج
۳۳	(ا) (مذکورہ صورت میں) ان دونوں (ولیوں) نے اس (نابالغہ یا نابالغ) کا نکاح آگے پیچھے کیا تو پہلا نکاح جائز قرار پائیگا دوسرا نہیں (ب) اور اگر ان دونوں میں سے ہر ایک نے اسکا نکاح معاً (یعنی ایک ہی وقت میں) الگ الگ مرد سے کر دیا یا یہ معلوم نہ ہوا کہ پہلا نکاح کونسا ہوا تو وہ دونوں نکاح باطل قرار پائیں گے[2]	قاضیخان

[1] حکم نمبر ۷۰/۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [2] جیسا کہ فتاوی قاضیخان علی ہامش عالمگیری عربی مطبوعہ مطبع الامیریہ مصر ج ۱ ص ۳۵۶ میں ہے (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	الباب الرابع فی الاولیاء	حوالہ
۳۴-۳۴۹	الاولیاء وان زوج الصغیر او الصغیرۃ ابعد الاولیاء فان کان الاقرب حاضرا وھو من اھل الولایۃ توقف نکاح الابعد علی اجازتہ وان لم یکن من اھل الولایۃ بان کان صغیرا او کان کبیرا مجنونا جاز وان کان الاقرب غائبا غیبۃ منقطعۃ جاز نکاح الابعد	کذا فی المحیط
۳۵	والامۃ اذا غاب مولاھا لیس للاقارب التزویج	کذا فی السراج الوہاج
۳۶	ثم قدر الغیبۃ بمسافۃ القصر وھو اختیار اکثر المتاخرین وعلیہ الفتوی و قال شمس الائمۃ السرخسی ومحمد بن الفضل رح الاصح انہ مقدر بفوات الکفوء الحاضر الخاطب الی استطلاع رأیہ وھذا احسن	کذا فی التبیین
۳۷	وعلیہ الفتوی	کذا فی جواہر الاخلاطی
۳۸	حتی لو کان مختفیا فی البلدۃ لا یوقف علیہ یکون غیبۃ منقطعۃ	کذا فی شرح مجمع البحرین
۳۹	فان کان الاقرب جوالا لا یوقف علی اثرہ او کان مفقودا لا یعرف مکانہ او مختفیا فی البلد لا یوقف علیہ قال القاضی الامام ابو الحسن علی السغدی یکون ھو بمنزلۃ الغائب غیبۃ منقطعۃ فان کان زوجھا الابعد ثم ظھر انہ کان مختفیا فی المصر جاز نکاح الابعد	کذا فی فتاوی قاضیخان
۴۰	ولو زوجھا الابعد حال قیام الاقرب حتی توقف علی اجازۃ الاقرب ثم غاب الاقرب وتحولت الولایۃ الی الابعد لا یجوز ذلک النکاح الذی باشرہ الابعد الا باجازۃ منہ بعد تحول الولایۃ الیہ	ھکذا فی الظھیریۃ
۴۱	واختلف مشائخنا فی ولایۃ الاقرب انھا تزول بالغیبۃ ام بقیت قال بعضھم انھا باقیۃ الا انہ حدث للابعد ولایۃ بغیبۃ الاقرب فتصیر کان لھا ولیین مستویین فی الدرجۃ کالاخوین والعمین وقال بعضھم	

ـــــــ
ـلـہ غیبت منقطعہ کے متعلق حکم نمبر ۳۶ تا ۳۹ / ۳۴۹ ملاحظہ ہوں (مترجم) ـــ ـلـہ حکم نمبر ۳۴ / ۳۴۹ ، ۳۶ تا ۳۹ / ۳۴۹ ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

تعداد و شق نمبر	چوتھا باب، ولی قرار پانے والوں کے احکام — ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۳۹-۳۴	(و) اگر چھوٹے (یعنی نابالغ لڑکے) یا چھوٹی (یعنی نابالغ لڑکی) کا نکاح ابعد ولی (یعنی حقدار ہونے کی ترتیب کی رو سے دور کے ولی) نے کر دیا تو (اس کے متعلق حکم یہ ہے کہ) اگر اقرب ولی (یعنی حقدار ہونے کی ترتیب کی رو سے قریب کا ولی) حاضر تھا اور وہ ولی ہونے کا اہل تھا تو ابعد ولی کا نکاح کر دینا اقرب ولی کی اجازت پر موقوف ہوگا (ب) اور اگر اقرب ولی، ولی قرار پانے کا اہل نہ تھا مثلاً یہ کہ وہ (خود) نابالغ تھا یا وہ بالغ اور مجنون تھا تو ابعد ولی کا نکاح کر دینا جائز ہے (ج) اور اگر اقرب ولی غائب تھا اور اسکی غیبت منقطعہ تھی تو ابعد ولی کا نکاح (کر دینا) جائز ہے ۔[۱]	محیط
۳۵	جب کسی باندی کا آقا غائب ہو تو اقارب کو اسکا نکاح کر دینے کا اختیار نہیں ہے	سراج وہاج
۳۶	(و) پھر غیبت (منقطعہ) کی مقدار یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ اتنی مسافت پر ہو جس مسافت پر نماز کے قصر کا حکم لاگو ہوتا ہے اکثر متاخرین نے یہی حکم اختیار کیا ہے اور اسی حکم پر فتوی ہے (ب) اور شمس الائمہ السرخسیؒ اور محمد بن الفضلؒ کا قول یہ ہے کہ اصح حکم کے بموجب غیبت منقطعہ کی مقدار یہ ہے کہ اس غائب کی رائے حاصل کرنے تک موجودہ خاطب جو کفو ہے (یعنی نکاح کا پیغام دینے والا مرد جو شخص جو کفو قرار پاتا ہے) ہاتھ سے جاتا رہے گا۔ اور یہ قول زیادہ اچھا ہے ۔[۲]	تبیین
۳۷	اور اسی (مذکورہ) حکم پر فتوی ہے	جواہر الاخلاطی
۳۸	حتی کہ (مذکورہ حکم کی بنا پر) اگر وہ (یعنی اقرب ولی اسی شہر میں) اسطرح چھپا ہو کہ اسپر اطلاع نہیں ہوتی تو اس کی غیبت منقطعہ قرار پائے گی ۔	شرح مجمع البحرین
۳۹	اور اگر اقرب ولی دورہ پر رہنے والا ہو اس کے (ٹھکانے کا) پتہ پر اطلاع نہ ہو یا وہ گمشدہ ہو اس کی جگہ معلوم نہ ہو یا وہ شہر میں اس طرح چھپا ہوا ہو کہ اس پر اطلاع نہ ہو تو (اس کے حکم کے متعلق) قاضی امام ابو علی سغدیؒ کا قول ہے کہ وہ بمنزلہ ایسے غائب کے قرار پائے گا جس کی غیبت منقطعہ ہے پس (اس صورت میں) اگر ابعد ولی نے نکاح کر دیا پھر واضح ہوا کہ وہ (اقرب ولی) شہر میں چھپا ہوا تھا تو ابعد ولی کا نکاح (کر دینا) جائز قرار پاگیا	قاضیخان
۴۰	اور اگر کسی عورت کا نکاح اس کے ابعد ولی نے کر دیا حالانکہ اس کا اقرب ولی موجود ہے حتی کہ (وہ نکاح) اقرب ولی کی اجازت پر موقوف ہوا پھر اقرب ولی غائب ہو گیا اور (اس نکاح کی) ولایت، اس ابعد ولی کی طرف منتقل ہوئی تو وہ نکاح جو اس ابعد ولی نے کیا تھا تب ہی جائز قرار پائے گا کہ اس ابعد ولی کی طرف ولایت منتقل ہونے کے بعد وہ ابعد ولی اس نکاح کی اجازت دے ۔[۳]	ظہیریہ
۴۱	مشائخؒ نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے کہ اقرب ولی کی ولایت اس کے غائب ہو جانے سے زائل قرار پاتی ہے یا باقی رہتی ہے تو اس کے متعلق بعض مشائخؒ کا قول یہ ہے کہ وہ باقی رہتی ہے لیکن اقرب ولی کے غائب ہو جانے سے، ابعد ولی کے لئے ولایت پیدا ہو جاتی ہے پس ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا اسکے دو ولی ہیں جو درجہ میں مساوی	

[۳] اور اس کی نظیر کے متعلق حکم نمبر ۱۳ب/۳۴۹ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	الباب الرابع فی الاولیاء	حوالـه
۳۴۹ -	تنزول ولایته وتنتقل الی الابعد وهو الاصح	کذا فی البدائع
۴۲	فلوزوجها حیث هولاروایة فیه و ینبغی ان لا یجوز لانقطاع ولایته	کذا فی محیط السرخسی
	وان زوجها الاقرب حیث هو اختلفوا فیه والظاهر هو الجواز	کذا فی فتاوی قاضیخان والظهیریة
۴۳	فان وقع عقد الاقرب والابعد معا فلا یجوز کلاهما وکذلک اذا کان لا یدری السابق من اللاحق	هکذا فی شرح الطحاوی
۴۴	وتبطل ولایة الابعد بمجیئ الاقرب لاما عقده لانه حصل بولایة تامة	کذا فی التبیین
۴۵	واجمعوا ان الاقرب اذا عضل تنقل الولایة الی الابعد	کذا فی الخلاصة
۴۶	غاب الولی او عضل او کان الاب او الجد فاسقا فللقاضی ان یزوجها من کفء	کذا فی الوجیز للکردری
۴۷	لولی الصغیر والصغیرة ان ینکحهما وان لم یرضیا بذلک	کذا فی البرجندی
۴۸	سواء کانت بکرا او ثیبا	کذا فی العینی شرح الکنز

۱ے حکم نمبر ۴۲ تا ۴۴/۳۴۹ نیز ۱، ۳، ۷، ۵/۳۴۹ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۲ے حکم نمبر ۴۲/۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۳ے حکم نمبر ۴۴/۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۴ے حکم نمبر ۲۵/۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۵ے حکم نمبر ۴۷ تا ۱۷/۳۴۹ نیز ۱، ۳، ۷، ۵۰/۳۴۹ مع حواشی

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات متن نمبر	چوتھا باب۔ ولی قرار پانے والوں کے احکام — ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۹ -	ہیں جس طرح کہ دو بھائی اور دو چچے (ولی ہونے میں مساوی ہوں) اور بعض کا قول یہ ہے کہ وہ (یعنی اقرب ولی کی ولایت) زائل قرار پاتی ہے اور وہ ابعد ولی کی طرف منتقل ہو جاتی ہے اور یہی حکم اصح ہے	بدائع
۴۲	(ا) پھر اگر (مذکورہ صورت میں یعنی اقرب ولی کے غائب ہونے کی صورت میں) اس اقرب ولی نے اس عورت کا نکاح وہیں سے کر دیا جہاں وہ تھا تو اس کے حکم کے متعلق کوئی روایت (منقول) نہیں ہے اور اس کا حکم یہ ہونا چاہیے کہ وہ نکاح کر دینا جائز نہ قرار پائے اس لئے کہ اس کی ولایت منقطع ہو گئی ہے	محیط سرخسی
	(ب) اور اگر (مذکورہ صورت میں یعنی اقرب ولی کے غائب ہونے کی صورت میں) اس اقرب ولی نے اس عورت کا نکاح وہیں سے کر دیا جہاں وہ تھا تو اس کے حکم کے متعلق مشائخ نے اختلاف کیا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ وہ نکاح جائز ہے [1]	قاضیخان، ظہیریہ
۴۳	(و) پھر اگر (مذکورہ صورت میں یعنی اقرب ولی کے غائب ہونے کی صورت میں) اقرب ولی کا (وہیں سے) نکاح کر دینا اور ابعد ولی کا نکاح کر دینا معاً (یعنی ایک ہی وقت میں) واقع ہوا تو (اس صورت میں بطور ولی ہونے کے) وہ دونوں نکاح جائز نہ قرار پائیں گے (ب) اور یہی حکم اس صورت میں ہے کہ جب پہلے واقع ہونے والا اور بعد میں واقع ہونے والا نکاح معلوم نہ ہو سکے [2]	شرح طحاوی
۴۴	(ولایت نکاح میں) اقرب ولی کے آجانے سے ابعد ولی کی ولایت باطل قرار پاتی ہے اور جو نکاح اس ابعد ولی نے (اس اقرب ولی کے غائب ہونے کی حالت میں) کر دیا تھا وہ باطل نہ ہوگا اس لئے کہ وہ نکاح پوری ولایت ہونے کی حالت میں ہوا ہے [3]	تبیین
۴۵	اس پر اجماع ہے کہ اقرب ولی نے جب نکاح ہی سے منع کر دیا تو نکاح کی ولایت، ابعد ولی کی طرف منتقل ہو جائے گی	خلاصہ
۴۶	اگر (کسی عورت کا) ولی غائب ہو گیا یا اس نے نکاح میں سے منع کر دیا یا (اس عورت کا) باپ یا دادا فاسق ہو گئے تو قاضی (یعنی حاکم مجاز) کو اختیار حاصل ہے کہ وہ اس عورت کا نکاح اس کی کفو میں کر دے [4]	وجیز للکردری
۴۷	چھوٹے (یعنی نابالغ لڑکے) اور چھوٹی (یعنی نابالغ لڑکی) کے ولی کو اختیار حاصل ہے کہ وہ ان کا نکاح کر دے خواہ وہ اس پر راضی نہ ہوں [5]	برجندی
۴۸	اور (مذکورہ صورت میں) خواہ وہ لڑکی باکرہ ہو یا ثیبہ (یعنی کنواری ہو غیر کنواری ہو) حکم برابر ہے [6]	عینی شرح کنز

toobaa-elibrary.blogspot.com

تعارفی نمبر	الباب الرابع فی الاولیاء — الاولیاء	حوالہ
۳۴۹-۴۹	المعتوه والمعتوهة والمجنون والمجنونة كالصغير والصغيرة فللولي انكاحهما اذا كان الجنون مطبقا	كذا في النهر الفائق
۵۰	واذا زوج غير الاب والجد الصغيرة فالاحتياط ان يعقد مرتين مرة بمهر مسمى ومرة بغير مهر المسمى لامرين احدهما انه لو كان في التسمية نقصان لا يصح النكاح الاول ويصح الثاني بمهر المثل والثاني ان الزوج لو كان حلف بطلاق امرأة يتزوجها بلفظ ان اتزوج او بلفظة كل امرأة اتزوجها ينعقد الثاني بمهر المثل وتحل وان كان ابا او جدا فكذلك عند ابي يوسف رح ومحمد رح وعند ابي حنيفة رح للوجه الثاني	كذا في التجنيس والمزيد
۵۱	فان زوجهما الاب والجد فلا خيار لهما بعد بلوغهما وان زوجهما غير الاب والجد فلكل واحد منهما الخيار اذا بلغ ان شاء اقام على النكاح وان شاء فسخ وهذا عند ابي حنيفة رح ومحمد رح ويشترط فيه القضاء بخلاف خيار العتق	كذا في الهداية
۵۲	فان اختار الصغير والصغيرة الفرقة بعد البلوغ فلم يفرق القاضي بينهما حتى مات احدهما توارثا ويحل للزوج ان يطاءها ما لم يفرق القاضي بينهما	كذا في المبسوط
۵۳	وان زوج القاضي او الامام يثبت الخيار هو الصحيح وعليه الفتوى	كذا في الكافي

؎۱ جنونِ مطبق کے متعلق حکم نمبر ۲۷/۳۴۹ نیز حکم ۲۷، ۲۸/۳۴۹ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ؎۲ مثلاً کوئی باندی کسی کے نکاح میں تھی پھر وہ آزاد کر دی گئی تو اسے اختیار حاصل ہوگا کہ وہ اس نکاح کو قائم رکھے یا اسے فسخ کر دے اور اس کے فسخ کے لئے قضاء قاضی

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات/ثبق نمبر	چوتھا باب، ولی قرار پانے والوں کے احکام — ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۹-۴۹	(ولایت نکاح میں) مدہوش مرد اور مدہوشہ عورت، مجنون مرد اور مجنونہ عورت، نابالغ لڑکے اور نابالغ لڑکی کی طرح ہیں پس ان کے ولی کو ان کا نکاح کر دینے کا اختیار حاصل ہے جبکہ وہ جنون مطبق ہو۔ا	نہر فائق
۵۰	(ل) جب نابالغ لڑکی کا نکاح، باپ اور دادا کے علاوہ کسی (ولی) نے کر دیا تو (اس صورت میں) احتیاط یہ ہے کہ وہ عقد نکاح (بایں طور) دوبار کرے کہ ایک بار مہر مسمی پر (یعنی مقرر حق مہر جسے بیان کر دیا گیا ہو) اور دوسری دفعہ مہر مسمی کے بغیر اور ایسا کرنا دو امر کی وجہ سے ہے (۱) ایک یہ کہ اگر مہر مسمی میں (مہر مثل سے) کچھ کمی ہو گئی تو (اس صورت میں) پہلا نکاح (یعنی مہر مسمی پر نکاح) صحیح نہ قرار پائے گا اور دوسرا نکاح (یعنی مہر مسمی کے بغیر نکاح) مہر مثل پر صحیح قرار پائے گا (۲) دوسرے یہ کہ اگر (بالفرض) شوہر نے یہ قسم کھائی ہو کہ جس عورت سے وہ نکاح کرے اسے طلاق ہے اور (اس میں) اس نے یہ لفظ کہا ہو کہ "ان اتزوجها" (یعنی اگر اس عورت سے نکاح کروں) یا اس نے یہ لفظ کہا ہو کہ "کل امرأة اتزوجها" (یعنی ہر وہ عورت جس سے میں نکاح کروں) تو دوسرا نکاح (یعنی مہر مسمی کے بغیر نکاح) مہر مثل پر صحیح قرار پائے گا اور (پہلے نکاح سے یعنی مہر مسمی پر نکاح سے) اس کی قسم پوری ہو جائے گی (ب) اور اگر وہ (یعنی اس نابالغہ کا نکاح کر دینے والا) باپ یا دادا ہو تو بھی امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح کے ہاں یوں ہی حکم ہے اور امام ابو حنیفہ رح کے دوسرے امر کی وجہ سے یونہی حکم ہے	تجنیس مزید
۵۱	پھر اگر (مذکورہ صورت میں) ان دونوں (یعنی نابالغ لڑکے اور نابالغ لڑکی) کا نکاح باپ یا دادا نے کیا تو ان دونوں کو بالغ ہونے کے بعد (نکاح فسخ کرنے کا) اختیار نہ ہوگا اور اگر ان دونوں کا نکاح باپ یا دادا کے علاوہ کسی (ولی) نے کیا تو ان دونوں میں سے ہر ایک کو بالغ ہونے پر یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ چاہے تو اس نکاح کو قائم رکھے اور چاہے تو اسے فسخ کر دے یہ حکم امام ابو حنیفہ رح اور امام محمد رح کے ہاں ہے اور اس میں (یعنی خیار بلوغ سے نکاح فسخ کرنے میں) قضاءِ قاضی (یعنی حاکم مجاز کا فیصلہ) شرط ہے اور خیار عتق میں (یعنی آزاد ہونے کے خیار میں) یہ (شرط) نہیں ہے ۲	ہدایہ
۵۲	پس اگر (مذکورہ صورت میں) اس نابالغ لڑکے یا نابالغ لڑکی نے بالغ ہونے پر (اس نکاح سے) علیحدہ ہونا اختیار کیا اور قاضی (یعنی حاکم مجاز) نے ان میں ابھی علیحدگی کا حکم نہ کیا تھا کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کی وفات ہو گئی تو وہ ایک دوسرے کے وارث قرار پائیں گے اور جبتک قاضی ان میں علیحدگی کا حکم نہ کرے اس خاوند کے لئے اس بیوی سے وطی حلال ہوگی۔	مبسوط
۵۳	اگر (مذکورہ صورت میں اس نابالغ اور نابالغہ کا) وہ نکاح قاضی (یعنی حاکم مجاز) یا امام (یعنی امیر المسلمین) نے کر دیا تو خیار بلوغ ثابت ہوگا یہی حکم صحیح ہے اور اسی پر فتوی ہے۔	کافی

شرط نہیں ہے۔ حکم نمبر ۵۶، ۵۸، ۶۳، ۶۶ / ۳۴۹ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	الباب الرابع فی الاولیاء	حوالہ
٣٤٩-٥٤	سئل القاضی بدیع الدین رح عن صغیرۃ زوجت نفسها من کفءٍ ولا ولی لها ولا قاضی فی ذلك الموضع قال ینعقد و یتوقف علی اجازتها بعد بلوغها	کذا فی التتارخانیة
٥٥	واذا زوجت الصغیرۃ نفسها فاجاز الاخ الولی جاز ولها الخیار اذا بلغت	کذا فی محیط السرخسی
٥٦	ویبطل هذا الخیار فی جانبها بالسکوت اذا کانت بکرا ولا یمتد الی آخر المجلس حتی لو سکتت کما بلغت وهی بکر بطل الخیار وان کانت ثیبا فی الاصل او کانت بکرا الا ان الزوج قد بنی بها ثم بلغت عند الزوج لا یبطل خیارها بالسکوت ولا بقیامها عن المجلس وانما یبطل خیارها اذا رضیت بالنکاح صریحا او یوجد منها فعل یستدل به علی الرضا کالتمکین من الجماع او طلب النفقة او ما اشبه ذلك اما لو اکلت طعامه او خدمته کما کانت فهی علی خیارها واذا علمت بالعقد ساعة ما بلغت لکن جهلت بثبوت الخیار فسکتت بطل خیارها اما اذا لم تعلم بالعقد ساعة ما بلغت کان لها الخیار اذا علمت واذا بلغت و سألت عن اسم الزوج او عن المهر المسمی او سلمت علی الشهود بطل خیار البلوغ	کذا فی المحیط
٥٧	ولو اجتمع لها حقان الشفعة وخیار البلوغ تقول اطلب الحقین ثم تبدأ فی التفسیر باختیار النفس	کذا فی السراج الوهاج
٥٨	ولا یبطل خیار الغلام ما لم یقل رضیت او یجیٔ منه ما یعلم انه رضی ولا یبطل بالقیام فی حق الغلام وانما یبطل بالرضا	هکذا فی الهدایة

ؐ درمختار و ردالمحتار میں ہے کہ اسکے چپ رہنے کی صورت میں خیار بلوغ کا باطل ہونا تب ہے کہ وہ چپ ہونا اختیاری ہو اور اسے اصل نکاح کا علم ہو اور اگر اسے اس وقت چھینک یا کھانسی آگئی اور جب وہ رفع ہوئی تو اس نے کہا کہ میں اس نکاح پر راضی نہیں ہوں تو اگر اس نے متصلاً یوں کہا تو اس کا رد کرنا (یعنی اس نکاح کو فسخ کرنا) جائز قرار پائے گا مفہوم ماخوذ از درمختار و ردالمحتار ج ٢ صفحہ ٣٣٥ اور اسکی نظیر کے متعلق حکم نمبر ٤٩، ٨٥، ١١١ / ٣٤٩ ، ٥٢ / ٣٥٠ ملاحظہ ہوں نیز حکم نمبر ٤١ تا ٥٦ / ٣٤٩ مع حاشیہ ملاحظہ ہوں (مترجم)، ٢ؐ درمختار و ردالمحتار میں ہے کہ اگر اس عورت نے جماع پر جبر کا دعوی کیا تو بنا بر ظاہر اسکی تصدیق کی جائیگی مفہوم ماخوذ از درمختار و ردالمحتار ج ٢ صفحہ ٣٣٦ اور اسکی نظیر کے متعلق ١٠٩ / ٣٤٩ ملاحظہ ہو (مترجم)، ٣ؐ جیساکہ درمختار و ردالمحتار میں ہے کہ کوئی ایسا فعل جو اسکی رضا پر دلالت کرے مثلاً بوسہ اور مس کرنا۔ مفہوم ماخوذ از درمختار و ردالمحتار

toobaa-elibrary.blogspot.com

ثبت دفعات متن نمبر	چوتھا باب - ولی قرار پانے والوں کے احکام۔ ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۵۴-۳۴۹	قاضی بدیع الدین رحمہ سے اس نابالغہ لڑکی کے متعلق سوال کیا گیا جس نے اپنا نکاح کفو میں کیا اس کا کوئی ولی نہیں اور وہاں قاضی (یعنی حاکم مجاز) بھی نہیں تو آپ نے فرمایا کہ وہ نکاح منعقد قرار پائے گا البتہ وہ نکاح اس لڑکی کے بالغ ہونے کے بعد اس کی اجازت پر موقوف ہوگا	تتارخانیہ
۵۵	جب کسی نابالغہ لڑکی نے اپنا نکاح کیا تو اس کے ولی نے جو اس کا بھائی ہے اس نکاح کو جائز رکھا تو وہ نکاح جائز ہے اور اس لڑکی کے لئے خیار بلوغ حاصل ہے	محیط سرخسی
۵۶	(ا) اور یہ اختیار (یعنی خیار البلوغ) جو اس نابالغہ کو حاصل ہے اس کے باکرہ ہونے کی صورت میں (اس کے بالغ ہونے پر) اس کے خاموش رہنے سے باطل قرار پائے گا اور آخر مجلس تک لمبا نہ ہوگا حتی کہ اگر وہ باکرہ تھی اور بالغ ہونے پر چپ رہی تو اس کا خیار البلوغ باطل ہو جائے گا [1] (ب) اور اگر وہ دراصل ثیبہ تھی یا وہ باکرہ تھی (البتہ اس کے خاوند نے اسی سے وطی کی تھی پھر وہ خاوند کے ہاں بالغہ ہوئی) تو (ان صورتوں میں) اس کا خیار بلوغ چپ رہنے پر باطل نہ ہوگا اور نہ اس مجلس سے اس کے اٹھ کھڑا ہونے سے باطل ہوگا البتہ اس کا خیار بلوغ تب باطل ہوگا جبکہ وہ عورت صریحا اس نکاح پر راضی ہو یا اس سے کوئی ایسا فعل پایا جائے جو اس کی رضا پر دلالت کرے مثلاً شوہر کو جماع کرنے دینا [2] یا اس سے نفقہ طلب کرنا یا اس کی مانند کوئی اور فعل کرنا [3] البتہ اگر (اس صورت میں) اس عورت نے شوہر کا کھانا کھالیا یا اس کی خدمت کی جیسا کہ وہ پہلے کرتی تھی تو وہ عورت اپنے اختیار پر ہے (ج) اور اگر بالغ ہوتے وقت اس باکرہ عورت کو اس نکاح کا علم تھا لیکن اسے خیار بلوغ ثابت ہونے کا علم نہ تھا پس وہ چپ رہی تو اس کا خیار بلوغ باطل ہو گیا مگر جب بالغ ہوتے وقت اسے اس نکاح کا علم نہ تھا تو جب اسے (اس نکاح کا) علم ہوگا اسے خیار بلوغ ثابت ہوگا (د) اور جب وہ (باکرہ) عورت بالغ ہوئی تو اس نے خاوند کا نام دریافت کیا یا مہر مسمی پوچھا یا گواہوں کو سلام کیا تو اس کا خیار بلوغ باطل ہو گیا [4]	محیط
۵۷	اگر اس (مذکورہ) عورت کو (بالغ ہونے پر) دو حق جمع ہوں شفعہ کا حق اور خیار البلوغ کا حق تو وہ یوں کہے گی کہ میں دونوں حق طلب کرتی ہوں پھر وہ دونوں کی تفسیر بیان کرنے میں خیار نفس پہلے بیان کرے [5]	سراج وہاج
۵۸	اور (مذکورہ صورت میں) نابالغ لڑکے کے خیار البلوغ کا حق باطل نہیں ہوتا جبتک کہ وہ یوں نہ کہے کہ میں راضی ہو گیا یا اس سے ایسا امر پایا جائے جس سے معلوم ہو جائے کہ وہ راضی ہو گیا ہے اور اس لڑکے کے حق میں (اس مجلس سے) اٹھ کھڑا ہونے سے اس کا خیار البلوغ باطل نہیں ہوتا البتہ اس نکاح پر راضی ہونے سے اس کا خیار البلوغ باطل ہو جاتا ہے	ہدایہ

۲ ص ۳۳۵ (مترجم) [4] اس صورت میں باکرہ کے خیار بلوغ کے متعلق درمختار و رد المحتار ج ۲ ص ۳۳۵، ص ۳۳۶ میں اختلافات پر مشتمل خاصی بحث بھی مذکور ہے نیز اس کی نظیر کے متعلق حکم نمبر ۹۴/۳۴۹ ملاحظہ ہو (مترجم)

[5] جیسا کہ درمختار و رد المحتار میں ہے کہ خیار بلوغ سے ابتدا اس لئے کہ یہ امر دینی ہے اور لکھا ہے کہ وہ دونوں حق اکٹھے طلب کرنا ان کے سقوط کے لئے مانع ہے نیز لکھا ہے کہ ثیبہ کا خیار بلوغ چونکہ ممتد ہو سکتا ہے لہذا وہ خیار شفعہ سے ابتدا کرے۔ مفہوم ماخوذ از درمختار و رد المحتار ج ۲ ص ۳۳۶ (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات و شق نمبر	الباب الرابع فی الاولیاء الاولیاء	حوالہ
۳۴۹-۵۹	واذا ادرکت بالحیض لا بأس بان تختار نفسھا مع رؤیۃ الدم وان رأت الدم فی اللیل تقول فسخت النکاح وتشھد اذا اصبحت وتقول انما رأیت الدم الآن لانھا لاتصدق ان تقول رأیت الدم فی اللیل وفسخت	ذکرہ فی مجموع النوازل
	قال رضی اللہ عنہ وان کان ھذا کذبا لکن الکذب فی بعض المواضع مباح	کذا فی الخلاصۃ
۶۰	قال ھشام سألت محمداً عن الصغیرۃ التی زوجھا عمھا اذا حاضت فقالت الحمد للہ قد اخترت فھی علی خیارھا فان بعثت خادمھا حین حاضت تدعو الشھود لتشھدھم فلم تقدر علی الشھود وھی فی موضع منقطع عن الناس فمکثت ایاما لا تقدر علی الشھود قال الزمھا النکاح ولم یجعل ھذا عذرا	کذا فی المحیط
۶۱	ابن سماعۃ عن محمد اذا اختارت نفسھا واشھدت علی ذلک ولم تتقدم الی القاضی شھرین فھی علی خیارھا مالم تمکنہ من نفسھا	کذا فی الذخیرۃ
۶۲	ولو وقع الاختلاف فی خیار البلوغ فقالت المرأۃ اخترت نفسی ورددت النکاح کما بلغت وقال الزوج لا بل سکتت وسقط خیارک فالقول قول الزوج	کذا فی المحیط

[1] جیساکہ درمختار اور ردالمحتار میں ہے اور لکھا ہے کہ یہ کذب محض نہیں ہے، اس لئے کہ فعل ممتد پر اسکے دوام کی وجہ سے اس پر ابتدا کا حکم کیا جا سکتا ہے اور یہ احیاء حق کیلئے تعریض ہے کہ اس نے بلغت الآن (یعنی میں اب بالغ ہوئی) کہکر الآن بالغۃ (یعنی اب میں بالغ ہوں) مراد لیا ہے اور تعریض کرنا یعنی متکلم کا اپنے کلام میں متبادر کے خلاف معنی مراد لینا، کذب محض سے اولیٰ ہے اور لکھا ہے کہ اگر اس عورت سے سوال ہو کہ تو کب بالغ ہوئی تو وہ یوں کہے کہ جونہی میں بالغ ہوئی ہوں میں نے نکاح توڑ دیا، اسلئے کہ اگر وہ یوں کہے کہ میں اس سے قبل بالغ ہوئی اور میں نے نکاح توڑ دیا تو قضاءً اس کی تصدیق نہ ہوگی اور یہ اسلئے کہ خیار بلوغ میں اپنا اختیار استعمال کرنے کے لئے گواہی شرط نہیں ہے لیکن اسے ثابت کرنے کے لئے گواہی شرط ہے مفہوم فی الجملہ ماخوذ از درمختار ردالمحتار ج ۲ ص ۳۳۶ (مترجم) [2] جیساکہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات/شق نمبر	چوتھا باب ۔ ولی قرار پانے والوں کے احکام ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۵۹-۳۴۹	(ا) اور جب وہ (یعنی مذکورہ) عورت حیض آنے سے بالغ ہوئی تو وہ خون دیکھتے ہی اپنے اختیار کو حاصل کرے تو کوئی حرج نہیں ہے اور اگر اس نے وہ خون رات کو دیکھا تو کہے کہ میں نے نکاح فسخ کیا اور جب صبح ہو تو گواہ کرلے اور یوں کہے کہ میں نے اب (حیض کا) خون دیکھا ہے (یعنی میں اب بالغ ہوگئی ہوں) اس لئے کہ اگر وہ یوں کہے کہ میں نے رات کو خون دیکھا ہے اور میں نکاح فسخ کرتی ہوں تو (قضاء) اس کی تصدیق نہ کی جائے گی	مجموع النوازل
	(ب) شیخ اللہ تعالےٰ ان سے راضی ہو، نے فرمایا کہ اگرچہ اس عورت کا یوں کہنا (کہ میں نے اب خون دیکھا ہے) کذب ہے (مطابق واقعہ نہیں ہے کیونکہ اس نے خون رات کو دیکھا ہے) لیکن بعض جگہ کذب مباح قرار پاتا ہے [۱]	خلاصہ
۶۰	ہشام کہتے ہیں کہ میں نے امام محمدؒ سے اس نابالغہ لڑکی کے بارے میں دریافت کیا جس کا نکاح اس کے چچا نے کیا تھا جب (بالغ ہونے پر) اسے حیض آیا تو اس نے کہا الحمد للہ میں نے اپنے لئے اختیار حاصل کیا تو وہ اپنے اختیار پر ہے۔ پھر اگر اس نے حیض آنے پر اپنا خادم گواہوں کو بلانے بھیجا تاکہ وہ عورت انہیں (اپنے اختیار پر) گواہ کرلے تو اس عورت کو گواہ نہ ملے اور ایسی جگہ تھی جہاں لوگ نہ ملتے تھے پس وہ کئی دن اسی حالت میں رہی کہ اسے گواہ نہ مل سکے تو (اس کے حکم کے متعلق) امام محمدؒ نے فرمایا کہ میں اس عورت کے لئے وہ (سابقہ) نکاح لازم قرار دوں گا اور آپ نے اس (صورت حال) کو مقبول عذر نہیں قرار دیا [۲]	محیط
۶۱	ابن سماعہؒ نے امام محمدؒ سے روایت کیا ہے کہ جب اس نے (یعنی نابالغہ نے بالغ ہونے پر) اپنے لئے اختیار حاصل کیا اور اس پر گواہ کرلئے اور پھر (مثلاً) اس نے دو ماہ تک قاضی (یعنی حاکم مجاز) کے ہاں یہ مقدمہ پیش نہ کیا تو وہ اپنے اختیار پر ہے جبتک کہ اس نے اپنے اس شوہر کو اپنے پر (جماع کا) قابو نہ دیا ہو [۳]	ذخیرہ
۶۲	اگر خیار بلوغ کے (اختیار کرنے نہ کرنے کے) متعلق اختلاف واقع ہوگیا پس عورت نے کہا کہ میں نے بالغ ہوتے ہی اپنے لئے اختیار حاصل کیا اور وہ (سابقہ) نکاح رد کردیا اور شوہر نے کہا کہ ایسا نہیں ہوا بلکہ تو چپ رہی اور تیرا وہ اختیار ساقط ہوچکا ہے تو (اس صورت میں) شوہر کے قول کا اعتبار ہوگا [۴]	محیط

[۱] رد المحتار میں بحوالہ جامع الفصولین لکھا ہے کہ وہ (مذکورہ) عورت بالغ ہوئی اور اس نے کہا کہ الحمد للہ میں نے اختیار حاصل کیا تو وہ اپنے اختیار پر ہے اور چاہیے کہ وہ بالغ ہونے کے فوراً بعد یہ کہے کہ میں نے اختیار حاصل کیا اور نکاح توڑ دیا۔ مفہوم ماخوذ از رد المحتار ج ۲ ص ۳۳۵ ۔ [۲] حکم نمبر ۵۲/۳۴۹ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، [۳] حکم نمبر ۵۱، ۵۶/۳۴۹ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، [۴] اور اس کی نظیر کے متعلق حکم نمبر ۱۰۸/۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات وشق نمبر	الاولیاء الباب الرابع فی الاولیاء	حـــوالـــہ
۳۴۹-۶۳	الصغیر والصغیرۃ المرقوقان اذا زوجهما المولیٰ ثم اعتقهما ثم بلغا فانہ لایثبت لهما خیار البلوغ لان خیار العتق یغنی عنہ حتی لو اعتق امتہ الصغیرۃ اولاً ثم زوجهما[1] ثم بلغت فان لها خیار البلوغ کما ذکرہ الاسبیجابی رح	کذا فی البحر الرائق
۶۴	ارتد مسلم و لحق بدار الحرب وخلف امرأتہ و ابنتہ الصغیرۃ فی دار الاسلام وزوج العم الجاریۃ مسلماً فالنکاح جائز ولها الخیار اذا بلغت فان لم تبلغ حتی لحقت الام والبنت والزوج مرتدین بدار الحرب فالنکاح بحالہ فان سبی الکل واسلموا فان الجاریۃ والام مملوکتان والزوج والاب حران فان بلغت الجاریۃ لاخیار لها و لها خیار العتق اذا اعتقت	کذا فی محیط السرخسی
۶۵	ثم الفرقۃ بخیار البلوغ لیست بطلاق لانها فرقۃ یشترک فی سببها الرجل والمرأۃ	کذا فی السراج الوهاج
۶۶	وکذا الفرقۃ بخیار العتق لیست طلاق	کذا فی السراج الوهاج
۶۷	بخلاف المخیّرۃ	کذا فی السراج الوهاج
۶۸	(والضابطۃ) ان کل فرقۃ جاءت من قبل المرأۃ لا بسبب الزوج فهی فسخ کخیار العتق والبلوغ وکل فرقۃ جاءت من قبل الزوج فهی طلاق کالایلاء والجب والعنۃ	کذا فی النهر الفائق
۶۹	واذا وقعت الفرقۃ بخیار البلوغ ان لم یکن الزوج دخل بها فلا مهر لها وقعت الفرقۃ باختیار الزوج او باختیار المرأۃ وان کان دخل بها فلها المهر کاملاً وقعت الفرقۃ باختیار الزوج او باختیار المرأۃ	کذا فی المحیط

ؔ۱ فتاوی عالمگیری عربی مطبوعہ مطبع الاخیر یہ مصر میں "ثم زوجهما" ہی درج ہے یعنی پھر اس نے ان دونوں کا نکاح کر دیا واللہ اعلم ممکن ہے یہاں کتابت کا سہو ہو اور اصل عبارت یہ "ثم زوجها" ہو یعنی پھر اس نے نابالغہ باندی کا نکاح کر دیا جیسا کہ ماقبل و مابعد اسی کا قرینہ ہے واللہ اعلم بالصواب۔ بہرحال اس صورت میں خیار بلوغ کے مسئلہ کا حکم واضح ہے (مترجم) ؔ۲ ارتداد اور مرتد کے احکام کے متعلق حکم نمبر ۲۹۰ تا ۲۹۳ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ؔ۳ حکم نمبر $\frac{۴۷، ۶۵ تا ۷۱}{۳۴۹}$ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ؔ۴ ایلاء کے متعلق حکم نمبر $\frac{۱}{۳۴۸}$ کا حاشیہ ملاحظہ ہو اور عنین (یعنی نامرد ہونے

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	چوتھا باب۔ ولی قرار پانے والوں کے احکام — ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۹-۶۳	جب نابالغ غلام لڑکے یا نابالغہ باندی لڑکی کا نکاح ان کے آقا نے کردیا پھر اس نے ان دونوں کو آزاد کر دیا پھر وہ دونوں بالغ ہوئے تو ان کے لئے خیار بلوغ ثابت نہ ہوگا اس لئے خیار عتق (یعنی آزاد ہونے پر حاصل شدہ اختیار) اسے خیار بلوغ سے بے نیاز کردیتا ہے حتیٰ کہ اگر اس نے اپنی نابالغہ باندی کو پہلے آزاد کردیا پھر اس نے ان دونوں کا نکاح کردیا پھر وہ نابالغہ باندی بالغہ ہوئی تو اس کے لئے خیار بلوغ ہوگا جیسا کہ امام اسبیجابی رحؒ نے ذکر کیا ہے	بحرالرائق
۶۴	(ا) کوئی مسلم شخص (العیاذ باللہ) مرتد ہوکر دارالحرب جا ملا اور اپنی بیوی اور نابالغ لڑکی دارالاسلام چھوڑ گیا (اس لڑکی کے) چچا نے اس لڑکی کا نکاح کسی مسلمان سے کردیا تو وہ نکاح جائز ہے اور اس لڑکی کے لئے خیار بلوغ حاصل ہے (ب) پھر وہ لڑکی (ابھی) بالغ نہ ہوئی تھی کہ اس کی ماں، وہ لڑکی اور اس کا خاوند (بھی) مرتد ہوکر دارالحرب جا ملے تو وہ نکاح بحال رہے گا (ج) پھر اگر وہ سبھی قید کرلائے گئے اور وہ اسلام لے آئے تو وہ لڑکی اور اس کی ماں مملوکہ ہوں گی اور (اس لڑکی کا) شوہر اور باپ آزاد قرار پائیں گے پس (اس صورت میں) اگر وہ لڑکی بالغ ہوئی تو اسے خیار بلوغ حاصل نہ ہوگا البتہ جب وہ آزاد کی گئی تو اسے خیار عتق حاصل ہوگا ۲ھ	محیط سرخسی
۶۵	پھر یہ واضح ہو کہ خیار بلوغ کی وجہ سے جو علیحدگی ہوتی ہے وہ طلاق قرار نہیں پاتی اس لئے کہ اس کے سبب میں مرد اور عورت دونوں شریک ہیں ۳ھ	سراج وہاج
۶۶	اسی (مذکورہ حکم کی) طرح، خیار عتق کی وجہ سے علیحدگی بھی طلاق قرار نہیں پاتی	سراج وہاج
۶۷	اور (مذکورہ حکم) کے خلاف مخیّرہ عورت کا حکم ہے (یعنی وہ عورت جسے خاوند نے طلاق کا اختیار دیا ہو اور اس نے اس اختیار کو استعمال کرکے اپنے آپ کو طلاق دے دی ہو تو یہ علیحدگی طلاق قرار پاتی ہے	سراج وہاج
۶۸	اور ان احکام (مذکورہ ۶۵ تا ۶۷ / ۳۴۹) میں قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ علیحدگی جو عورت کی جانب سے ہو خاوند (کی طرف) کے سبب سے نہ ہو تو وہ علیحدگی اس نکاح کا فسخ ہے جیسا کہ خیار عتق اور خیار بلوغ۔ اور ہر وہ علیحدگی جو خاوند کی جانب سے پیدا ہو تو وہ طلاق ہے جیسا کہ ایلاء کرنے، مجبوب (یعنی ذکر کٹا ہوئے) اور عنین (یعنی نامرد ہونے) کے سبب سے علیحدگی ہو ۴ھ	نہر فائق
۶۹	جب خیار بلوغ سے علیحدگی ہو تو اگر اس کے خاوند نے اس عورت سے دخول نہ کیا تھا تو اس عورت کے لئے کوئی مہر نہیں ہے خواہ وہ علیحدگی خاوند کے خیار بلوغ سے واقع ہوئی ہو یا عورت کے خیار بلوغ سے واقع ہوئی ہو اور اگر اس خاوند نے اس سے دخول کیا تھا تو اس عورت کیلئے پورا مہر ہوگا خواہ وہ علیحدگی خاوند کے خیار بلوغ سے واقع ہوئی ہو یا عورت کے خیار بلوغ سے واقع ہوئی ہو	محیط

کے احکام فتاوی عالمگیری کی بحث ۸ کے باب ۱۲ میں ہیں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات وشق نمبر	الباب الرابع فی الاولیاء الاولیاء	حوالہ
٣٤٩-٧٠	معتوهة زوجها غير الاب والجد ثم عقلت فلها الخيار وان زوجها ابوها اوجدها ثم عقلت فلا خيار لها	كذا في محيط السرخسی
٧١	ولو زوجها الابن فهو كالاب بل اولى	كذا في الخلاصة
٧٢	واختلفوا في وقت الدخول بالصغيرة فقيل لا يدخل بها مالم تبلغ وقيل يدخل بها اذا بلغت تسع سنين	كذا في البحر الرائق
	واكثر المشائخ رح على انه لا عبرة للسن في هذا الباب وانما العبرة للطاقة ان كانت ضخمة سمينة تطيق الرجال ولا يخاف عليها المرض من ذلك كان للزوج ان يدخل بها وان لم تبلغ تسع سنين وان كانت نحيفة مهزولة لا تطيق الجماع ويخاف عليها المرض لا يحل للزوج ان يدخل بها وان كبر سنها وهو الصحيح واذا نقد الزوج المهر وطلب من القاضي ان يأمر ابا المرأة بتسليم المرأة فقال ابوها انها صغيرة لا تصلح للرجال ولا تطيق الجماع وقال الزوج بل هي تصلح وتطيق ينظر ان كانت ممن تخرج اخرجها واحضرها وينظر اليها فان صلحت للرجال امر بدفعها الى الزوج وان لم تصلح لم يأمره وان كانت ممن لا تخرج امر من يثق بهن من النساء ان ينظرن اليها فان قلن انها تطيق الجماع وتحتمل الرجال امر الاب بدفعها الى الزوج وان قلن لا تحتمل الرجال لا يؤمر بتسليمها الى الزوج	كذا في المحيط
٧٣	نفذ نكاح حرة مكلفة بلا ولى عند ابي حنيفة رح وابي يوسف رح في ظاهر الرواية	كذا في التبيين

[1] معتوہہ کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ٢٨/٣٤٩ ، ٣/٢٩١ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [2] نکاح میں بیٹے کے ولی ہونے کے متعلق حکم نمبر ٢/٣٤٩ ملاحظہ ہو (مترجم) [3] حکم نمبر ١/٣٣٥ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [4] حکم نمبر ٣٩/٣٤٤ ، ٣٢/٣٥٠ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

حادثہ نمبر	چوتھا باب۔ ولی قرار پانے والوں کے احکام — ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴-۷۰	کوئی عورت معتوہہ (یعنی مدہوش) تھی اس کے باپ اور دادا کے علاوہ کسی (ولی) نے اس کا نکاح کر دیا پھر وہ عاقلہ ہوگئی تو اسے (وہ نکاح فسخ کرنے کا) اختیار ہوگا اور اگر اس کا نکاح اس کے باپ نے یا دادا نے کیا تھا پھر وہ عاقلہ ہوگئی تو اسے (وہ نکاح فسخ کرنے کا) اختیار نہ ہوگا [1]	محیط سرخسی
۷۱	اور اگر (مذکورہ صورت میں) اس (معتوہہ) کا نکاح اس کے بیٹے نے کر دیا تو وہ (اسکا ولی ہونے میں) باپ کی طرح ہے بلکہ اولی ہے [2]	خلاصہ
۷۲	(ا) مشائخ رح نے صغیرہ (یعنی نابالغہ لڑکی) سے (اس کے شوہر کے لئے) دخول کے وقت کے متعلق اختلاف* کیا ہے بعض کا قول یہ ہے کہ جبتک وہ بالغہ نہ ہو اس سے دخول نہ کرے (ب) اور بعض کا قول یہ ہے، کہ جب وہ نو سال کی ہو تو اس سے دخول کر سکتا ہے	بحر الرائق
	(ج) اور اکثر مشائخ رح کے ہاں حکم یہ ہے کہ اس میں عمر کا اعتبار نہیں ہے۔ طاقت کا اعتبار ہے اگر وہ لڑکی بھاری بھرکم موٹی تازی ہو مرد کے لئے طاقت رکھتی ہو اور اس سے اس کے بیمار پڑ جانے کا خوف نہ ہو تو اس کا خاوند اس سے دخول کر سکتا ہے خواہ وہ نو سال کو نہ پہنچی ہو اور اگر وہ دبلی اور لاغر ہو جماع کی طاقت نہ رکھتی ہو اور (اس سے) اس کے بیمار پڑنے کا خوف ہو تو (اس کے) خاوند کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اس سے دخول کرے خواہ اس کی عمر زیادہ ہو اور یہی حکم صحیح ہے (د) اور جب خاوند نے حق مہر ادا کر دیا تو اس نے قاضی (یعنی حاکم مجاز) سے درخواست کی وہ اس کی بیوی کے باپ کو کہے کہ وہ اس کی بیوی اس کے سپرد کرے اور اس کے باپ نے کہا کہ وہ (ابھی) صغیرہ (یعنی نابالغہ) ہے مردوں کے قابل نہیں ہے اور نہ وہ جماع کے لئے متحمل ہو سکتی ہے اور خاوند نے کہا ایسا نہیں بلکہ وہ اس قابل ہے اور اس کی طاقت رکھتی ہے تو (اس کے متعلق حکم یہ ہے کہ) دیکھا جائے گا کہ (ا) اگر وہ عورت باہر نکلا کرتی ہو تو اسے (دار القضا میں) حاضر کرے گا اور دیکھے گا پس اگر مردوں کے قابل دکھائی دیتی ہو تو اس کے لئے خاوند کو سپرد کرنے کا حکم دے گا اور اگر وہ اس قابل نہ ہو تو (مذکورہ حکم) نہ دے گا (۲) اور اگر وہ عورت باہر نہ نکلا کرتی ہو تو (قاضی) معتمد عورتوں کو حکم دے گا کہ وہ اسے دیکھیں پس ان عورتوں نے اگر یہ کہا کہ وہ جماع کے قابل ہے اور مردوں کے لئے متحمل ہو سکتی ہے تو (قاضی) اس کے باپ کو حکم دے گا کہ وہ اسے (اس کے) خاوند کے سپرد کرے اور اگر ان عورتوں نے یہ کہا وہ مردوں کو متحمل نہیں ہو سکتی تو (قاضی) اسے (اس کے) خاوند کو سپرد کرنے کا حکم نہ دے گا [3]	محیط
۷۳	آزاد عورت جو مکلفہ (یعنی عاقلہ بالغہ) ہو اس کا نکاح امام ابو حنیفہ رح اور امام ابو یوسف رح کے ہاں ولی کے بغیر (بھی) نافذ قرار پاتا ہے [4]	تبیین

* مطلب وقت الدخول بالصغیرہ بعربی حاشیہ فتاوی ہذا۔ یعنی عنوان، کہ صغیرہ سے وقت الدخول (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	الباب الرابع فی الاولیاء	حوالہ
۳۴۹-۷۴	سئل شيخ الاسلام عطاء بن حمزة رح عن امرأة شافعية بكر بالغة زوجت نفسها من حنفي بغير اذن ابيها والاب لا يرضى و رده هل يصح هذا النكاح قال نعم وكذلك لو زوجت نفسها من شافعي	كذا في الظهيرية
۷۵	لا يجوز نكاح احد على بالغة صحيحة العقل من اب او سلطان بغير اذنها بكرا كانت او ثيبا فان فعل ذلك فالنكاح موقوف على اجازتها فان اجازته جاز وان ردته بطل	كذا في السراج الوهاج
۷۶	ولو ضحكت البكر عند الاستئمار او بعد ما بلغها الخبر فهو رضا هكذا ذكر القدوري و شيخ الاسلام رح كذا في المحيط	وهكذا في الكافي
	وقالوا ان ضحكت كالمستهزئة لما سمعت لا يكون رضا. كذا في المبسوط للامام السرخسي والكافي وعليه الفتوى	كذا في البحر الرائق
	وان تبسمت فهو رضا هو الصحيح من المذهب ذكره شمس الائمة الحلواني رح	كذا في المحيط
۷۷	وان بكت اختلفوا فيه والصحيح ان البكاء اذا كان بخروج الدمع من غير صوت يكون رضا وان كان مع الصوت والصياح لا يكون رضا	كذا في فتاوى قاضيخان
۷۸	وهو الاوجه وعليه الفتوى	كذا في الذخيرة
۷۹	وان استأذن الولي البكر البالغة فسكتت فذلك اذن منها	هكذا في السراج الوهاج
۸۰	وكذا اذا امكنت الزوج من نفسها بعد ما زوجها الولي فهو رضا	هكذا في السراج الوهاج

؎۱ صاحب رائے مجتہد مفتی کا موضع ضرورت میں مرجوح اقوال میں سے کسی قول پر طلباً للیسر فتوی دینے کے متعلق حکم نمبر ۲ ب / ۴۹۷ کے حاشیہ ترتیب الدلائل کی تفصیل کے ۱۸ ث کاف" ملاحظہ ہو (مترجم) ؎۲ نکاح میں باکرہ عاقلہ بالغہ عورت کی اجازت کے متعلق حکم نمبر ۷۵ تا ۱۱۰، ۱۱۵ تا ۱۱۹ / ۳۴۹ اور ثیبہ کی اجازت کے متعلق

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	چوتھا باب۔ ولی قرار پانے والوں کے احکام — ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۹-۴-۷۴	شیخ الاسلام عطاء بن حمزہؒ سے اس عورت کے متعلق (حکم) دریافت کیا گیا جو (مسلک کے لحاظ سے) شافعیہ ہے، باکرہ اور بالغہ ہے اس نے اپنے باپ کی اجازت کے بغیر کسی حنفی (مسلک والے مرد) سے اپنا نکاح کرلیا اور اس عورت کا باپ اس نکاح پر راضی نہ ہوا اور اسے رد کردیا تو کیا یہ نکاح صحیح قرار پائے گا تو آپ نے جواب دیا کہ "ہاں" اور یہی حکم اس صورت میں ہے کہ جب اس (مذکورہ) عورت نے کسی شافعی (مسلک والے) سے اپنا نکاح کرلیا (تو احنافؒ کے ہاں یہی حکم ہے) [1]	ظہیریہ
۷۵	جو عورت عاقلہ بالغہ ہو، باکرہ ہو یا ثیبہ ہو اس کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح کردینا جائز قرار نہیں پاتا خواہ نکاح کردینے والا باپ ہو یا سلطان ہو پس اگر اس نے (یعنی باپ نے یا سلطان نے) ایسا کیا تو وہ نکاح اس عورت کی اجازت پر موقوف ہوگا اگر اس عورت نے اس کی اجازت دے دی تو وہ نکاح جائز ہے اور اگر اس عورت نے اسے رد کردیا تو وہ نکاح باطل ہے [2]	سراج وہاج
۷۶	(۱) اگر وہ باکرہ (یعنی عاقلہ بالغہ باکرہ) عورت، جب اس سے (اس نکاح کے متعلق) اجازت لی گئی تو اس وقت یا اسے اس نکاح کی خبر پہنچنے کے بعد وہ ہنس دی تو (اس صورت میں) ایسا کرنا اس کی رضامندی قرار پائے گی شیخ قدوریؒ اور شیخ الاسلامؒ نے یونہی ذکر کیا ہے	محیط، کافی
	(ب) مشائخؒ نے کہا ہے کہ (مذکورہ صورت میں) اگر وہ اس طرح ہنسی کہ گویا اس نے (نکاح کے متعلق) جو کچھ سنا ہے وہ اس پر استہزاء (یعنی تمسخر) کررہی ہے تو ایسا کرنا (اس نکاح کے لئے) رضامندی نہ قرار پائے گی	مبسوط سرخسی، کافی
	(ج) اور اسی (مذکورہ) حکم پر فتویٰ ہے	بحر الرائق
	(د) اور اگر (مذکورہ صورت میں) اس عورت نے تبسم کیا تو ایسا کرنا (اس نکاح کے لئے) رضامندی قرار پائے گی یہی حکم صحیح من المذہب ہے اس حکم کو شمس الائمۃ الحلوانیؒ نے ذکر کیا ہے [3]	محیط
۷۷	اور اگر (مذکورہ صورت میں وہ یعنی وہ باکرہ، عاقلہ، بالغہ عورت، اس سے نکاح کی اجازت لیتے وقت) وہ رو پڑی تو اس (رونے) کے اس کی اجازت قرار پانے کے متعلق مشائخؒ کا اختلاف ہے صحیح حکم یہ ہے کہ اس کا رونا جب آواز کرنے کے بغیر (محض) آنسوؤں کے نکلنے سے ہو تو یہ (اس نکاح کے لئے) رضامندی قرار پائے گی اور اگر اس کا رونا آواز کرنے اور چیخنے چلانے کے ساتھ ہو تو یہ اس کی رضامندی نہ قرار پائے گی	قاضیخان
۷۸	اور یہی (مذکورہ) حکم الاوجہ ہے اور اسی پر فتویٰ ہے [4]	ذخیرہ
۷۹	اگر بالغہ، باکرہ (عاقلہ) عورت سے اس کے ولی نے (اس کے) نکاح کی اجازت لی تو وہ چپ رہی تو ایسا کرنا (نکاح کے لئے) اس کی رضامندی قرار پائے گی [5]	سراج وہاج
۸۰	اور (مذکورہ صورت میں مذکورہ حکم کی طرح) یہی حکم اس صورت میں ہے کہ جب اس عورت (یعنی بالغہ، باکرہ، عاقلہ عورت) کے ولی نے اسکا نکاح کردیا تو اس عورت نے خاوند کو اپنے پر قابو دے دیا تو ایسا کرنا (نکاح کیلئے اس عورت کی) رضامندی قرار پائے گی	سراج وہاج

[1] حکم نمبر ۷۵، ۱۱۱، ۱۱۴، ۱۱۶، ۱۲۰ / ۳۴۹ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [2] [3] تبسم، ضحک (یعنی ہنسنا) اور قہقہہ میں فرق کے متعلق حکم نمبر ۱ / ۲۷ ملاحظہ ہو (مترجم) [4] لاوجہ کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر ۲ / ۴۹۷ کے حاشیہ ترتیب الدلائل کی تفصیل کے ن ۱ ج کے ۳ کا ۱۱ ملاحظہ ہو (مترجم) [5] اسکی نظیر کے متعلق حکم نمبر ۵۲، ۸۵، ۱۱۱ / ۳۴۹، ۵۲ / ۲۵۰ ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات وشق نمبر	الباب الرابع فی الاولیاء — الاولیاء	حوالہ
٣٤٩-٨١	وکذا لو طالبت بمہرہا او نفقتہا او قبلت التہنئۃ او الہدیۃ فی الخلوۃ بعد العلم فہو رضا	ھکذا فی السراج الوہاج
٨٢	واذا قال لہا الولی ارید ان ازوجک من فلان بالف فسکتت ثم زوجہا فقالت لا ارضی او زوجہا ثم بلغہا الخبر فسکتت فالسکوت منہا رضا فی الوجہین جمیعا اذا کان المزوج ہو الولی وان کان لہا ولی اقرب من المزوج لا یکون السکوت منہا رضا ولہا الخیار ان شاءت رضیت وان شاءت ردت وان بلغہا الخبر من رجل واحد ان کان ذلک الرجل رسول الولی یکون سکوتہا رضا سواء کان الرسول عدلا اوغیر عدل[1]	کذا فی المضمرات
٨٣	وان کان المخبر فضولیا[2] شرط فیہ العدد والعدالۃ عند ابی حنیفۃ خلافا لہما[3]	کذا فی الکافی
	وقال بعض مشائخنا ان کان المخبر اجنبیا لیس بولی ولا رسول عنہ ان کان المخبر رجلا واحدا غیر عدل فان صدقتہ فی ذلک ثبت النکاح وان کذبتہ لا یثبت وان ظہر صدق المخبر عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ وعندہما یثبت النکاح اذا ظہر صدق المخبر	کذا فی الذخیرۃ
٨٤	ولو بلغہا الخبر فتکلمت بکلام اجنبی فہو سکوت ہہنا فیکون اجازۃ	ھکذا فی البحر الرائق

[1] عدل وغیر عادل یعنی معتبر وغیر معتبر شخص کی تعریف کے متعلق حکم نمبر ٧/٢٦٧ کا چوتھا حاشیہ ملاحظہ ہو۔ نیز حکم نمبر ٨٣/٣٤٩ ملاحظہ ہو (مترجم) [2] فضولی کے متعلق حکم نمبر ١٥/٣٤٢ کا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [3] حکم نمبر ٨٢/٣٤٩ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	چوتھا باب۔ ولی قرار پانے والوں کے احکام ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۹-۸۱	اور (مذکورہ صورت میں مذکورہ حکم کی طرح) یہی حکم اس صورت میں ہے کہ اگر اس عورت (یعنی بالغہ باکرہ، عاقلہ عورت) نے (اپنے نکاح کا، علم ہونے کے بعد، اپنے حق مہر کا مطالبہ کیا تو ایسا کرنا (اس نکاح کے لیئے اس عورت کی) رضامندی قرار پائے گی	سراج وہاج
۸۲	(ا) جب اس (مذکورہ) عورت (یعنی بالغہ، باکرہ، عاقلہ عورت) سے اس کے ولی نے یہ کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تیرا نکاح فلاں آدمی سے ایک ہزار (حق مہر) پر کردوں تو وہ چپ رہی اس کے بعد اس کے ولی نے اس کا وہ نکاح کردیا تو اس عورت نے کہا کہ میں راضی نہیں ہوں یا اس کے ولی نے اس کا نکاح کردیا اس کے بعد اس عورت کو خبر پہنچی تو وہ چپ رہی تو ان دونوں صورتوں میں اس عورت کا چپ رہنا (اس نکاح کے لیے) اس کی رضامندی قرار پائے گی جبکہ نکاح کردینے والا ہی اس کا (قریبی) ولی ہو (ب) اور اگر اس عورت کے لئے اس نکاح کردینے والے اس ولی کی نسبت اقرب (یعنی زیادہ قریب) ولی موجود تھا تو اس عورت کا چپ رہنا (اس نکاح کے لئے) اس کی رضامندی نہ قرار پائے گی اور اسے اختیار ہوگا کہ چاہے تو وہ اس نکاح پر راضی ہوا ور چاہے تو رد کردے (ج) اور اگر اس عورت کو (اس کے) نکاح کی خبر ایک آدمی کے ذریعہ پہنچی تو اگر وہ آدمی (اس عورت کے) ولی کا قاصد تھا تو اس عورت کا چپ رہنا (اس نکاح کے لئے) اس کی رضامندی قرار پائے گی خواہ (ولی کا) وہ قاصد عدل (یعنی معتبر) شخص تھا یا غیر عدل تھا ؁	مضمرات
۸۳	(ا) اور اگر (مذکورہ صورت میں) خبر دینے والا شخص فضولی ہو (یعنی وہ نہ ولی ہو نہ اس کا قاصد ہو) تو امام ابو حنیفہ رح کے ہاں اس میں (کم از کم دو گواہوں کی) تعداد اور عادل ہونا شرط ہے اور صاحبین رح (یعنی امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح) کا اختلاف ہے ۲؁ (ب) اور (مذکورہ صورت میں) بعض مشائخ رح کا قول یہ ہے کہ اگر خبر دینے والا شخص اجنبی ہو نہ وہ ولی ہو اور نہ اس کا قاصد ہو تو اگر وہ ایک غیر عادل مرد ہو پس اس عورت نے اس خبر میں اس کی تصدیق کی تو وہ نکاح ثابت قرار پائے گا اور اگر اس عورت نے اس میں اس کی تکذیب کی تو وہ نکاح ثابت نہ ہوگا اگرچہ اس مخبر کی سچائی ظاہر ہو جائے یہ حکم امام ابو حنیفہ رح کے ہاں ہے اور صاحبین رح (یعنی امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح) کے ہاں (اس صورت میں) جب اس مخبر کی سچائی ظاہر ہو جائے تو وہ نکاح ثابت قرار پائے گا ۳؁	کافی ذخیرہ
۸۴	(ا) اگر (مذکورہ صورت میں) اس (بالغہ، باکرہ، عاقلہ کو نکاح کی) خبر پہنچی تو اس نے کوئی اور باتیں شروع کردیں تو اس موقع پر وہ بمنزلہ چپ رہنے کے ہیں ایسا کرنے سے (اس نکاح کے لئے) اس کی اجازت قرار پائے گی	بحر رائق

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعہ وشق نمبر	الباب الرابع - فی الاولیاء — الاولیاء	حوالہ
۳۴۹-۸۵	بکر بلغہا خبر النکاح فاخذها العطاس او السعال فلما ذهب عنها قالت لا ارضى جاز الرد اذا قالت متصلا به وكذلك اذا اخذ فمها ثم ترك فقالت لا ارضى جاز الرد فى هذا الموضع ايضا	كذا فى الذخيرة
۸۶	وتعتبر فى الاستئمار تسمية الزوج على وجه تقع به المعرفة	كذا فى الهداية
۸۷	حتى لو قال لها اريد ان ازوجك من رجل فسكتت لا يكون رضا	كذا فى التبيين
۸۸	ولو قال لها ازوجك من فلان او فلان وذكر جماعة فسكتت فهو رضا يزوجها الولى من ايهم شاء	كذا فى التبيين
۸۹	فان قال من جيرانى او بنى عمى ان كانوا جماعة يحصون فهو رضا والا فلا	كذا فى التبيين
۹۰	وهذا كله اذا لم تفوض الامر اليه اما اذا قالت انا راضية بما تفعله انت بعد قوله ان اقواما يخطبونك او زوجنى ممن تختاره ونحوه فهو استئذان صحيح وقيل يشترط ذكر المهر وهو قول المتأخرين وفى فتح القدير وهو الاوجه	كذا فى البحر الرائق
۹۱	فان استأمرها الاب قبل النكاح فقال ازوجك ولم يذكر المهر ولا الزوج فسكتت لا يكون سكوتها رضا ولها ان ترد بعد ذلك وان ذكر الزوج والمهر فى الاستئمار فسكتت كان سكوتها رضا وان ذكر الزوج ولم يذكر المهر فسكتت قالوا ان وهبها من رجل نفذ نكاحه لانها رضيت بنكاح لا تسمية فيه والظاهر هو النكاح بمهر المثل والنكاح بلفظ الهبة يوجب	

۱؎ اس کی نظیر کے متعلق حکم نمبر ۵۶، ۷۹، ۱۱۱ / ۳۴۹ اور ۵۲ / ۳۵۰ ملاحظہ ہوں (مترجم)، ۲؎ حکم نمبر ۸۶ تا ۹۳ / ۳۴۹ نیز ۵۴ / ۳۳۴ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، ۳؎ حکم نمبر ۸۶ / ۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ۴؎ حکم نمبر ۸۶ / ۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ۵؎ حکم نمبر ۸۶ / ۳۴۹

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات تشتی نمبر	چوتھا باب۔ ولی قرار پانے والوں کے احکام / ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۹-۸۵	(د) کوئی عورت باکرہ (بالغہ عاقلہ) تھی اسے (اس کے) نکاح کی خبر پہنچی تو اسے چھینک آگئی یا اسے کھانسی آگئی پھر جب وہ (چھینک یا کھانسی) دور ہوئی تو اسنے کہا کہ میں راضی نہیں ہوں تو اس کا رد کرنا جائز قرار پاتا ہے (ب) اسی طرح جب اس عورت کا منہ بند کر دیا گیا پھر چھوڑا گیا تو اس عورت نے کہا کہ میں راضی نہیں ہوں تو اس موقع پر بھی اس کا رد کرنا جائز قرار پاتا ہے ۱ھ	ذخیرہ
۸۶	نکاح کے لئے (عورت سے) اجازت لینے میں خاوند کا نام اس طرح لینا معتبر ہوتا ہے کہ اس سے (اس خاوند کی) پہچان ہوجائے ۲ھ	ہدایہ
۸۷	حتی کہ (مذکورہ حکم کی وجہ سے) اگر (نکاح کے لئے) اجازت لینے والے نے اس عورت سے کہا کہ میں ایک مرد سے تیرا نکاح کرنا چاہتا ہوں تو وہ چپ رہی تو اس سے (اس نکاح کے لئے) اس کی رضامندی نہ قرار پائے گی ۳ھ	تبیین
۸۸	اور اگر اس نے (یعنی نکاح کی اجازت لینے والے نے) اس عورت سے یوں کہا کہ میں تیرا نکاح فلاں یا فلاں (مرد) سے کرتا ہوں اور اس نے (ایسا کہنے میں) ایک جماعت کا ذکر کیا تو وہ چپ رہی تو ایسا کرنا (اس نکاح کے لئے) اس (عورت) کی رضامندی قرار پائے گی ولی (ان میں سے جس سے چاہے اس عورت کا نکاح کر دے گا ۴ھ	تبیین
۸۹	اگر (مذکورہ صورت میں) اس نے یوں کہا کہ میں (تیرا نکاح) اپنے پڑوسیوں میں سے یا اپنے چچا کے بیٹوں میں سے (کرتا ہوں اور وہ چپ رہی) تو اگر وہ گنتی شدہ جماعت ہوں تو اس کا ایسا کرنا (اس نکاح کے لئے) اس (عورت) کی رضامندی قرار پائے گی ورنہ نہیں ۵ھ	تبیین
۹۰	(د) اور یہ مذکورہ بھی ($\frac{۸۶ \text{ تا } ۸۹}{۳۴۹}$) احکام اس صورت میں ہیں کہ جب اس عورت نے امر نکاح اس شخص کو نہ سونپا ہو اور اگر اس شخص کے یوں کہنے پر کہ کچھ لوگ تجھے نکاح کا پیغام دیتے ہیں تو اس پر اس عورت نے یوں کہا کہ تو جو کرے میں راضی ہوں یا یوں کہا کہ تو جسے پسند کرے اس کے ساتھ میرا نکاح کر دے یا اس قسم کی بات کہی تو یہ اجازت صحیح قرار پائے گی (ب) اور بعض کا قول یہ ہے کہ (اس میں) حق مہر کا بیان کرنا بھی شرط ہے اور متاخرین کا قول یہی ہے اور فتح القدیر میں ہے کہ یہی حکم الاوجہ ہے ۶ھ	بحرالرائق
91	(د) پس اگر اس (باکرہ بالغہ، عاقلہ) عورت سے (اس کے) باپ نے (اس کے) نکاح سے پہلے اجازت چاہی تو کہا کہ (۱) میں تیرا نکاح کر دیتا ہوں اور اس نے حق مہر اور خاوند کو ذکر نہ کیا اور وہ چپ رہی تو (اس صورت میں) اس کا چپ رہنا (اس نکاح کیلئے) رضامندی نہ قرار پائے گی اور اس عورت کو اختیار ہوگا کہ وہ اس (چپ) کے بعد اس نکاح کو رد کر دے (۲) اور اگر باپ نے (نکاح کی) اجازت حاصل کرتے وقت خاوند اور حق مہر کا ذکر کیا اور وہ چپ رہی تو اسکا چپ رہنا (اس نکاح کیلئے) رضامندی قرار پائے گا (۳) اور اگر اس نے خاوند کا ذکر کیا اور حق مہر کا ذکر نہ کیا اور وہ چپ رہی تو اس کے متعلق مشائخ نے کہا ہے کہ اگر اس نے (یعنی اس عورت کے باپ نے) کسی مرد کو (نکاح کی	

مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۶ھ حکم نمبر $\frac{۸۶}{۳۴۹}$ مع حاشیہ اور الاوجہ کے مفہوم کے متعلق $\frac{۲۸}{۳۴۹}$ کا حاشیہ ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات/شق نمبر	الباب الرابع - فی الاولیاء الاولیاء	حوالہ
۳۴۹-	مهر المثل وان زوجها بمهر مسمى لا ينفذ نكاح الولى لانها رضيت بتسمية الولى فلا ينفذ نكاح الولى الا باجازة مستقبلة وان زوجها الولى بغير استئمار ثم اخبرها بعد النكاح فسكتت ان اخبرها بالنكاح ولم يذكر الزوج والمهر اختلفوا فيه والصحيح انه لا يكون رضا وان ذكر الزوج والمهر فسكتت كان رضا وان ذكر الزوج ولم يذكر المهر فهو على التفصيل الذى تقدم فى الاستئمار قبل النكاح وان ذكر المهر ولم يذكر الزوج فسكتت لم يكن السكوت رضا استأمرها قبل النكاح او اخبرها بعد النكاح	كذا فى فتاوى قاضيخان
۹۲	ولو زوجها وليها فقالت لا ارضى ثم رضيت فى المجلس لم يجز	كذا فى محيط السرخسى
۹۳	ولو زوجها الولى فردت ثم قال لها فى مجلس آخر ان اقواما يخطبونك فقالت انا راضية بما تفعل فزوجها الولى من الاول فابت ان تجيز نكاحه كان لها ذلك	كذا فى فتاوى قاضيخان
۹۴	سئل الشيخ الامام الفقيه ابو نصرؒ عن رجل زوج وليته فلما بلغها الخبر قالت هو دميم لا ارضى به او قالت هو دباغ لا ارضى به قال هذا كلام واحد فلا يضرها ما قدمت وبطل النكاح	كذا فى المحيط

ل؎ حکم نمبر ۸/۳۳۶ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ۲؎ حکم نمبر ۹۱ و ۳/۳۴۹ ملاحظہ ہو (مترجم)، ۳؎ حکم نمبر ۸۶/۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ۴؎ حکم نمبر ۹۲ تا ۱۰۷/۳۴۹ نیز ۸۶/۳۴۹ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، ۵؎ حکم نمبر ۹۲/۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

حادثتی نمبر	چوتھا باب۔ ولی قرار پانے والوں کے احکام	ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان / حوالہ
۲۴-	نیت سے) اس عورت کا ہبہ[۱] کیا تو اس کا نکاح کردینا نافذ قرار پائے گا اس لئے کہ وہ عورت ایسے نکاح پر راضی ہوئی ہے جس میں مہر مسمی نہیں ہے اور (اس صورت میں) ظاہر ہے کہ وہ نکاح مہر مثل پر قرار پائے گا اور لفظ ہبہ سے نکاح، مہر مثل کا موجب ہے اور (اس صورت میں) اگر اس ولی نے اس عورت کا نکاح مہر مسمی پر کر دیا تو ولی کا وہ نکاح کر دینا نافذ نہ ہوگا اس لئے کہ (اس صورت میں اس نکاح کے لئے) اس عورت کی رضامندی اس پر نہ تھی کہ اس کا ولی حق مہر مقرر کرے پس ولی کا وہ نکاح کردینا نافذ نہ ہوگا لیکن اگر وہ ولی (اس عورت سے اس حق مہر پر اس کے نکاح کی) از سر نو اجازت حاصل کرے تو پھر یہ حکم نہیں ہے (یعنی پھر نافذ قرار پائے گا) (ب) اور اگر ولی نے اس (باکرہ، بالغہ، عاقلہ) عورت کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر کردیا پھر نکاح کے بعد اسے خبر دی تو وہ چپ رہی تو (۱) اگر اس ولی نے اسے نکاح کی خبر دی اور خاوند اور حق مہر کا ذکر نہ کیا تو اس کے حکم کے متعلق مشائخ رح کا اختلاف ہے صحیح حکم یہ ہے کہ (اس صورت میں اس کے چپ رہنے سے) اس کی رضامندی نہ قرار پائے گی (۲) اور اگر اس نے خاوند اور حق مہر کا ذکر کیا اور وہ چپ رہی تو ایسا کرنا (اس نکاح کے لئے) اس کی رضامندی قرار پائے گی (۳) اور اگر اس نے خاوند کا ذکر کیا اور حق مہر کا ذکر نہ کیا تو اس کا حکم اس تفصیل پر ہے جو نکاح سے قبل اجازت حاصل کرنے کی اس صورت میں پہلے گذر چکی ہے[۲] (ج) اور اگر اس نے حق مہر کا ذکر کیا اور خاوند کا ذکر نہ کیا اور وہ چپ رہی تو اس صورت میں) اس کا چپ رہنا (اس نکاح کے لئے اس کی) رضامندی نہ قرار پائے گی خواہ (اس کے) ولی نے (اس کا) نکاح کردینے سے پہلے اس سے اجازت لی تھی یا اس نے اس نکاح کے بعد اسے خبر دی[۳]	قاضیخان
۹۲	اگر اس (باکرہ، بالغہ، عاقلہ) عورت کے ولی نے اس کا نکاح کر دیا تو اس عورت نے کہا کہ (اس نکاح پر) میں راضی نہیں ہوں پھر وہ عورت اس مجلس میں راضی ہوگئی تو (اس صورت میں) وہ نکاح جائز نہ قرار پائے گا[۴]	محیط سرخسی
۹۳	اگر اس (مذکورہ) عورت کا نکاح اس کے ولی نے کردیا تو اس عورت نے (وہ نکاح) رد کر دیا پھر اس کے ولی نے ایک اور مجلس میں اس سے کہا کہ کچھ لوگ تجھے نکاح کا پیغام دیتے ہیں تو اس عورت نے کہا تو جو کرے میں راضی ہوں تو اس ولی نے اس عورت کا نکاح اس پہلے مرد سے کر دیا تو اس عورت نے اس نکاح کو جائز قرار دینے سے انکار کر دیا تو اس عورت کو ایسا کرنے کا اختیار حاصل ہے[۵]	قاضیخان
۹۴	شیخ امام فقیہ ابو نصر رح سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا کہ وہ جس عورت کا ولی ہے اس نے اس کا نکاح کر دیا تو جب اس عورت کو خبر پہنچی تو اس نے کہا کہ وہ بدہیت ہے میں اس نکاح پر راضی نہیں ہوں یا اس عورت نے یوں کہا کہ وہ دباغ ہے میں اس نکاح پر راضی نہیں ہوں تو آپ نے (اس کے حکم کے متعلق) فرمایا کہ (اس عورت کا) یہ (مذکورہ جوابی کلام) ایک ہی کلام ہے اس کا ابتدائی کلام اس (کے اختیار) کو مضر نہ ہوگا اور (اس کے اس کلام سے) وہ نکاح باطل قرار پایا[۶]	محیط

[۶] دباغ یعنی چمڑا رنگنے والا۔ ماخوذ المنجد صفحہ ۳۶۴۔ نیز اسکی نظیر کے متعلق حکم نمبر ۵۶/۳۴۹ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	الباب الرابع - فی الاولیاء	حوالہ
۳۴۹ - ۹۵	واذا استأمرها الولی فی نکاح رجل فابت ثم زوجها الولی منه فسکتت کان رضا	کذا فی شرح الجامع الصغیر[1]
۹۶	ولو زوجها الولی بحضرتها فسکتت اختلف المشائخ[2] فیه والاصح انه رضا	کذا فی التبیین
۹۷	ولو زوجها ولیان متساویان کل واحد منهما من رجل فاجازتهما معا بطلا لعدم الاولویة وان سکتت بقیا موقوفین حتی تجیز احدهما	کذا فی التبیین
۹۸	وهو ظاهر الجواب	کذا فی البحر الرائق
۹۹	واذا استأمر البکر الولی فی التزویج من رجل فقالت غیره اولی لم یکن ذلک اذنا ولو اخبرها به بعد العقد فقالت ذلک کان اجازة	کذا فی الذخیرة
۱۰۰	بالغة زوجها ابوها فبلغها الخبر فقالت لا ارید او قالت لا ارید فلانا فالمختار انه یکون ردا فی الوجهین	کذا فی التاتارخانیة ناقلا عن العتابیة
۱۰۱	ولو قال لها ولیها انی ارید ان ازوجک من فلان فقالت یصلح فلما خرج الولی قالت لا ارضی ولم یعلم الولی بقولها حتی زوجها من فلان صح	کذا فی الظهیریة
۱۰۲	ولو زوجها الولی فقالت نعم ما صنع فالاصح انه اجازة ولو قالت احسنت او اصبت	

[1] حکم نمبر ۹۲/۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [2] اس قسم کلام کے احکام کا تعلق عربی الفاظ و محاورات سے ہے چنانچہ حکم ۹۹ تا ۱۰۸/۳۴۹ وغیرہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	چوتھا باب۔ ولی قرار پانے والوں کے احکام — ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۹-۹۵	جب اس (مذکورہ) یعنی باکرہ، بالغہ، عاقلہ عورت سے اس کے ولی نے ایک مرد سے (اس کے) نکاح کی اجازت چاہی تو اس نے انکار کر دیا پھر اس ولی نے اس کا نکاح اس مرد سے کر دیا تو وہ چپ رہی تو ایسا کرنا (اس نکاح کے لئے) اس کی رضامندی قرار پائے گی ؎۱	شرح جامع صغیر
۹۶	اگر اس (مذکورہ یعنی باکرہ، بالغہ، عاقلہ) عورت کا نکاح اس کے ولی نے اس عورت کے سامنے کیا تو وہ چپ رہی تو اس کے حکم کے متعلق مشائخ رحمہم اللہ نے اختلاف کیا ہے زیادہ صحیح حکم یہ ہے کہ ایسا کرنا (اس نکاح کے لئے) رضامندی قرار پائے گی	تبیین
۹۷	(ا) اگر اس (مذکورہ یعنی باکرہ بالغہ، عاقلہ) عورت کا نکاح اس کے دو مساوی درجہ کے ولیوں سے ہر ایک نے ایک ایک مرد سے کر دیا تو اس عورت نے ان دونوں کو ایک ساتھ جائز رکھا تو وہ دونوں نکاح باطل قرار پائیں گے اس لئے کہ (اس صورت میں) ان میں سے کسی کا پہلے ہونا متحقق نہیں ہے (ب) اور اگر وہ چپ رہی تو وہ دونوں نکاح موقوف رہیں گے حتی کہ وہ عورت ان دونوں نکاحوں میں سے کسی ایک کو جائز قرار دے	تبیین
۹۸	اور یہ (مذکورہ) حکم ظاہر الجواب ہے	بحر رائق
۹۹	(ا) جب باکرہ (بالغہ عاقلہ) عورت سے اس کے ولی نے ایک مرد سے اس کا نکاح کرنے کی اجازت چاہی تو اس نے کہا کہ اس کے علاوہ بہتر ہے تو اسکا یوں کہنا (اس نکاح کے لئے) اجازت نہ قرار پائے گی (ب) اگر اس عورت کے ولی نے اس کا نکاح کر دینے کے بعد اسے خبر دی تو اس نے وہ (مذکورہ) کلام کیا (یعنی یہ کہا کہ اس کے علاوہ بہتر ہے) تو (اس صورت میں ایسا کہنا اس نکاح کے لئے) اجازت قرار پائے گی ؎۲	ذخیرہ
۱۰۰	کوئی عورت بالغہ تھی اس کے باپ نے اس کا نکاح کر دیا تو جب اسے خبر پہنچی تو اس نے کہا کہ میں نہیں چاہتی ہوں یا یوں کہا کہ میں اس فلاں کو نہیں چاہتی ہوں تو مختار حکم یہ ہے کہ (مذکورہ) دونوں صورتوں میں وہ نکاح رد قرار پائے گا	تتارخانیہ
۱۰۱	اگر اس (مذکورہ) عورت کو اس کے ولی نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ فلاں آدمی سے تیرا نکاح کر دوں تو اس عورت نے کہا کہ وہ صلاحیت رکھتا ہے پھر جب اس کا ولی وہاں سے باہر گیا تو اس عورت نے کہا کہ میں اس آدمی سے نکاح پر راضی نہیں ہوں اور اس کا یہ قول اس کے ولی کو معلوم نہ ہوا حتی کہ اس نے اس آدمی سے اسکا نکاح کر دیا تو (اس صورت میں) وہ نکاح صحیح قرار پا گیا	ظہیریہ
۱۰۲	اگر اس (مذکورہ) عورت کے ولی نے اسکا نکاح کر دیا تو اس عورت نے یوں کہا اس نے بہت اچھا کیا تو زیادہ صحیح حکم یہ ہے کہ یوں کہنا (اس نکاح کیلئے) اجازت قرار پائے گی اور اگر اس عورت نے یوں کہا کہ تونے نیک کام کیا یا یوں کہا کہ تونے ٹھیک راہ پائی یا یوں کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے یا یوں کہا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں برکت دے یا اس عورت نے مبارکباد قبول کی تو (ان سب صورتوں میں)	

میں اس کی رعایت ملحوظ ہوگی نیز حکم نمبر ۳۴۹/۷۵ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

دفعہ و شق نمبر	الباب الرابع ۔ فی الاولیاء — الاولیاء	حوالہ
۳۴۹-	او بارک الله لک او لنا او قبلت التهنئة فهو رضا	کذا فی الظهیریة
۱۰۳	وقال ابن سلام رح اذا قال لها الولی ازوجک من فلان فقالت "باکی نیست" [۱] انه یکون رضا ولو قالت لاحاجة لی الی النکاح اوکنت قلت لک لا ارید فهو رد للنکاح المباشر وکذا لو قالت لا ارضی اولا اصبر او انا کارهة عن ابی یوسف رح انه رد واما قولها لا یعجبنی او لا ارید الان دواج فلا یکون رداحتی لو رضیت بعد ذلک یصح ولو قالت لا ارید فلانا فهو رد	کذا فی الظهیریة
۱۰۴	وهو الاظهر والاقرب الی الصواب	هکذا فی المحیط
۱۰۵	ولو قالت "انت اعلم" او بالفارسیة "توبه دانی" [۳] لم یکن ذلک رضا ولو قالت ذلک الیک فهو رضا	کذا فی الظهیریة
۱۰۶	بکر زوجها ابن عمها من نفسه وهی بالغة فبلغها الخبر فسکتت ثم قالت لا ارضی کان لها ذلک لان ابن العم کان اصیلا فی نفسه فضولیا فی جانب المرأة فلم یتم العقد فی قول ابی حنیفة رح ومحمد رح فلا یعمل الرضا ولو استأمرها فی التزویج من نفسه فسکتت ثم زوجها من نفسه جاز اجماعا	کذا فی فتاوی قاضیخان
۱۰۷	قال الاب للبکر البالغة ان فلانا یذکرک بمهر کذا فوثبت من مکانها مرتین وهی ساکتة فزوجها جاز	کذا فی غایة السروجی

[۱] ای لا بأس، عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی کچھ ڈر نہیں ہے (مترجم)، [۲] حکم نمبر ۹۲/۳۴۹ اور ۹۹/۳۴۹ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

[۳] انت اعلم ۔ عربی حاشیہ فتاوی ہذا یعنی تو بہتر جانتا ہے (مترجم) [۴] حکم نمبر ۹۹/۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	چوتھا باب، ولی قرار پانے والوں کے احکام — ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۹-	اس کا یوں کہنا (اس نکاح کے لئے) رضامندی قرار پائے گی۔	ظہیریہ
۱۰۳	(ا) ابن سلام رح کا قول ہے کہ جب اس (مذکورہ) عورت کو اس کے ولی نے کہا کہ میں فلاں مرد سے تیرا نکاح کرتا ہوں تو اس عورت نے کہا کہ کوئی ڈر نہیں ہے تو یوں کہنا (اس نکاح کے لئے) رضامندی قرار پائے گی۔ (ب) اور اگر اس عورت نے یوں کہا کہ مجھے اس نکاح کی ضرورت نہیں ہے یا یوں کہا کہ میں نے تجھے کہا تھا کہ میں نہیں چاہتی تو اس کا یوں کہنا اس زیر عمل نکاح کے لئے رد کرنا قرار پائے گا (ج) اسی طرح اگر اس عورت نے یوں کہا کہ میں راضی نہ ہوں گی یا یوں کہا کہ مجھ سے صبر نہ ہوگا یا یوں کہا کہ میں مکروہ قرار دینے والی ہوں تو امام ابو یوسف رح کے ہاں اس کا یوں کہنا (اس نکاح کے لئے) رد کرنا ہے (د) البتہ اس کا یہ کہنا کہ مجھے تعجب نہیں ہوتا یا میں نہیں چاہتی کہ نکاح کروں تو اس کا یوں کہنا اس نکاح کو رد کرنا نہ قرار پائیگا حتیٰ کہ اگر وہ بعد میں راضی ہوگئی تو (وہ نکاح) صحیح قرار پائے گا ۵ (س) اور اگر اس عورت نے یوں کہا کہ میں اس فلاں کو نہیں چاہتی تو اس کا یوں کہنا (اس نکاح کے لئے) رد کرنا قرار پائے گا	ظہیریہ
۱۰۴	اور یہی (مذکورہ) حکم زیادہ ظاہر اور ٹھیک ہونے کے زیادہ قریب ہے	محیط
۱۰۵	(ا) اگر اس (مذکورہ) عورت نے (مذکورہ صورت میں) یوں کہا کہ تو زیادہ جانتا ہے یا اس نے فارسی میں کہا کہ "تو بہ دانی" یعنی تو زیادہ جانتا ہے تو اس کا یوں کہنا (اس نکاح کے لئے) رضامندی نہ قرار پائے گی (ب) اور اگر اس عورت نے یوں کہا کہ یہ معاملہ تیری رائے پر ہے تو یوں کہنا (اس نکاح کے لئے) رضامندی قرار پائے گی ۵	ظہیریہ
۱۰۶	(ا) باکرہ عورت کا نکاح اس کے چچا کے بیٹے نے اپنے ساتھ کر لیا اور وہ عورت (عاقلہ) بالغہ ہے پس اس عورت کو خبر پہنچی تو وہ چپ ہوئی پھر اس نے کہا کہ میں راضی نہیں ہوں تو اسے ایسا کرنے کا حق ہے اس لئے کہ اس کے چچا کا بیٹا اپنی ذات کے لئے خود عمل کرنے والا اس عورت کی طرف سے فضولی ہے (یعنی وہ اپنے نکاح کے لئے اس عورت کی جانب سے نہ ولی ہے نہ اس کا قاصد ہے) پس امام ابو حنیفہ رح اور امام محمد کے ہاں وہ نکاح مکمل نہیں ہے پس (محض خاموش رہنے سے) رضامندی عمل نہ کرے گی (ب) اور اگر اس نے اس عورت سے اجازت چاہی کہ اس کا نکاح اپنے ساتھ کر دے تو وہ چپ رہی پھر اس نے اس کا نکاح اپنے ساتھ کر دیا تو وہ نکاح بالاجماع جائز قرار پائے گا ۵	قاضیخان
۱۰۷	کسی باکرہ (بالغہ عاقلہ) عورت کو اس کے باپ نے کہا کہ فلاں آدمی اتنے حق مہر پر تیرا ذکر کر رہا ہے تو وہ دو مرتبہ اپنی جگہ کود پڑی اور چپ رہی پھر اس کے باپ نے (اس آدمی سے) اس عورت کا نکاح کر دیا تو وہ نکاح جائز قرار پایا	غایہ سروجی

۵ حکم نمبر $\frac{16}{349}$ نیز اسکی نظیر کے متعلق حکم نمبر $\frac{15}{349}$ ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات وشق نمبر	الباب الرابع فی الاولیاء — الاولیاء	حوالہ
۳۴۹-۱۰۸	ولو زوجها الولی بغیر استئمار ثم اختلفا فقال الزوج بلغک النکاح فسکتت وقالت لا بل رددت کان القول قولها	کذا فی شرح الجامع الصغیر لقاضیخان
	فان اقام الزوج البینة علی سکوتها حین بلغها الخبر فهی امرأته والا فلا نکاح بینهما ولا یمین علیها فی قول ابی حنیفة رح وعندهما رح علیها الیمین	کذا فی المحیط
	وعلیه الفتوی	کذا فی شرح النقایة للشیخ ابی المکارم رح
	فاذا نکلت یقضی علیها بالنکول وان اقام الزوج بینة علی سکوتها حین بلغها الخبر واقامت بینة علی الرد فبینتها اولی	کذا فی المحیط
	واذا قال الشهود کنا عندها ولم نسمعها تتکلم ثبت سکوتها بذلک	کذا فی فتح القدیر
	ولو اقام الزوج البینة انها اجازت العقد حین [illegible]ت واقامت البینة انها ردت حین اخبرت کانت البینة بینة الزوج	کذا فی السراج الوهاج
۱۰۹	ولو کانت البکر قد دخل بها زوجها ثم قالت لم ارض لم تصدق علی ذلک وکان تمکینها ایاه من الدخول بها رضا الا اذا دخل بها وهی مکرهة فحینئذ لا یثبت الرضا فان اقامت بینة علی الرد فی هذه الصورة ذکر فی فتاوی الفضلی انها تقبل وقیل الصحیح انها لا تقبل لان التمکین منها بمنزلة الاقرار بالرضا ولو اقرت بالرضا ثم ادعت الرد لا تصح دعواها ولا تقبل بینتها فکذا هذا	کذا فی المحیط

لہ جیسا کہ ہدایہ میں ہے، اور حاشیہ ہدایہ میں ہے کہ حاصل الکلام یہ ہے کہ اس بحث کا مدار اس پر ہے کہ مذکورہ صورت میں اگرچہ ظاہر الامر کا تقاضا یہ ہے کہ وہ مرد مدعا علیہ ہے اور وہ عورت مدعیہ ہے لیکن بحسب المعنی امر بالعکس ہے۔ اسلئے کہ وہ خاوند نکاح اور بضعہ کی ملکیت کا مدعی ہے اور وہ عورت بحسب المعنی اسکا انکار کرتی ہے اور اصل

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	چوتھا باب ۔ ولی قرار پانے والوں کے احکام / ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۹-۱۰۸	(و) اس (مذکورہ باکرہ بالغہ عاقلہ) عورت کا نکاح اس کے ولی نے اس کی اجازت کے بغیر کیا پھر ان دونوں (یعنی خاوند اور بیوی) میں اختلاف ہوا خاوند نے کہا کہ تجھے نکاح کی خبر ملی تو تو چپ رہی تھی اور اس عورت نے کہا کہ نہیں بلکہ میں نے (وہ نکاح) رد کر دیا تھا تو (اس صورت میں) اس عورت کا قول معتبر ہوگا	شرح جامع صغیر
	(ب) پھر اگر (مذکورہ صورت میں) خاوند نے اس پر گواہی قائم کی کہ جب اسے نکاح کی خبر ملی تو وہ چپ رہی تو وہ اس کی بیوی قرار پائے گی ورنہ ان دونوں میں نکاح نہیں ہے اور اس صورت میں امام ابوحنیفہؒ کے قول میں اس عورت پر قسم کھانا عائد نہیں ہوتا اور صاحبینؒ (یعنی امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ) کے ہاں اس عورت پر قسم عائد ہوگی	محیط
	(ج) اور اسی (مذکورہ) حکم پر فتویٰ ہے	شرح نقایہ
	(د) پس جب (مذکورہ صورت میں) اس عورت نے (مذکورہ) قسم کھانے سے انکار کیا تو اس کے انکار کی وجہ سے اس کے خلاف فیصلہ کیا جائے گا	
	(س) پھر اگر (مذکورہ صورت میں) خاوند نے یہ گواہی قائم کی کہ جب اسے نکاح کی خبر ملی تو وہ چپ رہی تھی اور اس عورت نے یہ گواہی قائم کی کہ اس نے (اس وقت یہ نکاح) رد کر دیا تھا تو (اس صورت میں) عورت کی قائم کردہ گواہی اولیٰ ہے	محیط
	(ش) اور (مذکورہ صورت میں) جب گواہوں نے کہا کہ (اس وقت) ہم اس کے پاس تھے ہم نے اسے کچھ کہتے نہیں سنا تو اس سے اس عورت کا چپ رہنا ثابت ہو جائے گا	فتح قدیر
	(ص) اگر (مذکورہ صورت میں) خاوند نے یہ گواہی قائم کی کہ جب اس عورت کو اس نکاح کی خبر دی گئی تو اس نے اس نکاح کی اجازت دی اور اس عورت نے یہ گواہی قائم کی کہ جب اسے نکاح کی خبر دی گئی تو اس نے اس نکاح کو رد کر دیا تو (اس صورت میں) خاوند کی (قائم کردہ) گواہی معتبر ہوگی لہ	سراج وہاج
۱۰۹	(ا) اگر اس (مذکورہ) باکرہ (بالغہ عاقلہ) عورت سے اس کے خاوند نے دخول کر لیا تھا پھر اس عورت نے کہا کہ میں (اس نکاح پر) راضی نہیں ہوئی تھی تو اس پر اس عورت کی تصدیق نہ کی جائے گی اور اس عورت کی طرف سے خاوند کو دخول پر قابو دینا اس عورت کی رضامندی قرار پائے گی سوائے اس کے کہ اس مرد نے اس عورت سے جبراً دخول کیا ہو تو پھر اس دخول سے اس عورت کی رضامندی ثابت نہ ہوگی (ب) پھر اگر اس صورت میں اس عورت نے گواہی قائم کی کہ جب اسے نکاح کی خبر ملی تو اس نے وہ نکاح رد کر دیا تھا تو اس صورت کے متعلق فتاوی الفضلیؒ میں مذکور ہے کہ وہ گواہی قبول کی جائے گی اور بعض کے قول کے بموجب صحیح حکم یہ ہے کہ وہ گواہی قبول نہ کی جائے گی اس لئے کہ (دخول کے لئے) اس عورت کا قابو دینا، رضامندی کے اقرار کے بمنزلہ ہے	

لہ عدم نکاح اور عدم ملکیت بضعہ ہے اور دعووں میں ظاہر الامر اور الفاظ کی بجائے معانی اور مفہوم کا اعتبار ہوتا ہے مفہوم ماخوذ از ہدایہ مع حاشیہ ج ۲ صفحہ ۱۲ ۔ نیز اس کی نظیر کے متعلق حکم نمبر ۶۲/۳۴۹ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	الاولیاء	حوالہ
	الباب الرابع - فی الاولیاء	
۳۴۹-	ولا یقبل علیها قول ولیها بالرضا لانه یقر علیها بثبوت الملک للزوج واقراره علیها بالنکاح بعد بلوغها غیر صحیح	کذا فی شرح المبسوط للامام السرخسی
۱۱۰	رجل زوج ابنته البالغة ولم یعلم الرضا والرد حتی مات زوجها فقال ورثة الزوج انها زوجت بغیر امرها ولم تعلم بالنکاح ولم ترض فلا میراث وقالت زوجنی ابی بامری کان القول قولها ولها المیراث وعلیها العدة وان قالت زوجنی ابی بغیر امری فبلغنی الخبر فرضیت فلا مهر لها ولا میراث	هکذا فی فتاوی قاضیخان
۱۱۱	ولو استأذن الثیب فلا بد من رضاها بالقول وکذا اذا بلغها الخبر	هکذا فی الکافی
۱۱۲	وکما یتحقق رضاها بالقول کقولها رضیت وقبلت واحسنت واصبت وبارک الله لک اولنا ونحوه یتحقق بالدلالة کطلب مهرها ونفقتها وتمکینها من الوطء وقبول التهنئة والضحک بالسرور من غیر استهزاء	کذا فی التبیین
۱۱۳	والثیب اذا زوجت فقبلت الهدیة بعد التزویج فذلک لیس برضا وکذلک لو أکلت من طعامه اوخدمته کما کانت تخدمه قبل ذلک	کذا فی الظهیریة

له اسکی نظیر کے متعلق حکم نمبر ۵۶ ب / ۳۴۹ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

تعداد شق نمبر	چوتھا باب - ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۹-	اور اگر عورت رضامندی کا اقرار کرے اور پھر یہ دعویٰ کرے کہ اس نے (وہ نکاح) رد کر دیا تھا تو اس کا دعویٰ صحیح نہیں ہوتا اور اس کی قائم کردہ گواہی قبول نہیں کی جاتی پس اسی طرح اس صورت کا حکم ہے ۱ـہ	محیط
	(ج) اور (مذکورہ صورت میں) اس عورت کے ولی کا یہ قول قبول نہ ہوگا کہ وہ عورت (اس نکاح پر) رضامند تھی اس لئے کہ (اس صورت میں) وہ ولی اس عورت پر، خاوند کے لئے (بضعہ کی) ملکیت کے ثبوت کا اقرار کرتا ہے اور اس عورت کی بلوغت کے بعد اس نکاح پر اس کے ولی کا اقرار صحیح نہیں قرار پاتا	شرح مبسوط
۱۱۰	(د) کسی آدمی نے اپنی بالغہ لڑکی کا نکاح کیا اور ابھی اس لڑکی کا اس نکاح پر راضی ہونا یا اس کا اس نکاح کو رد کرنا معلوم نہ ہوا تھا کہ اس کے (اس) خاوند کی وفات ہوگئی تو خاوند کے وارثوں نے یہ کہا کہ اس عورت کا نکاح اس کے امر کے بغیر کیا گیا اسے اس نکاح کا علم نہیں ہوا اور نہ وہ (اس پر) راضی ہوئی پس (اس عورت کے لئے اس خاوند کے ترکہ سے) میراث نہیں ہے اور اس عورت نے کہا کہ میرا نکاح میرے باپ نے میرے امر سے کیا تو (اس صورت میں) اس عورت کا قول معتبر ہوگا اور اسے میراث ملے گی اور اس پر عدت لازم ہوگی (ب) اور اگر اس عورت نے یہ کہا کہ میرے باپ نے میرا یہ نکاح میرے امر کے بغیر کیا پھر مجھے اس نکاح کی خبر ملی تو میں رضامند ہوئی تو (اس صورت میں) اسے نہ حق مہر ملے گا نہ میراث ملے گی	قاضیخان
۱۱۱	(د) اگر ثیبہ (یعنی غیر باکرہ) عورت سے (نکاح کی) اجازت لی جائے تو اس کی رضامندی قول سے ضروری ہے اسی طرح یہی حکم اس صورت میں کہ جب اسے نکاح کی خبر ملی (تو اس کی رضامندی قول سے ضروری ہے اس کا چپ رہنا رضامندی کے لئے کفایت نہیں کرتا) ۲ـہ	کافی
۱۱۲	(د) اور (مذکورہ صورت میں) اس ثیبہ (یعنی غیر باکرہ) عورت کی رضامندی جس طرح اس کے قول سے متحقق ہوتی ہے مثلاً اس نے یوں کہا کہ میں راضی ہوتی یا میں نے قبول کیا یا تو نے اچھا کیا یا تو نے ٹھیک کیا یا اللہ تجھے برکت دے یا اللہ تعالیٰ ہمیں برکت دے یا اس قسم کے الفاظ کہے (ب) اسی طرح (نکاح کی اجازت میں) اس (ثیبہ) عورت کی رضامندی دلالۃً بھی متحقق ہوتی ہے مثلاً اس عورت کا اپنا حق مہر طلب کرنا یا اپنا نان نفقہ طلب کرنا یا خاوند کو اپنے سے وطی کا قابو دینا یا اس کا مبارکباد قبول کرنا اور خوشی سے ہنسنا جبکہ وہ ہنسی تمسخر کے طور پر نہ ہو	تبیین
۱۱۳	(د) جب ثیبہ (یعنی غیر باکرہ) عورت کا نکاح کیا گیا تو اس نکاح کے بعد اس نے خاوند کا تحفہ قبول کیا تو تحفہ قبول کر لینا (اس نکاح کے لئے) رضامندی نہیں قرار پاتا (ب) اسی طرح یہی حکم اس صورت میں ہے کہ اگر اس عورت نے اس خاوند کا کھانا کھایا یا اس کی خدمت کی جیسا کہ پہلے کرتی تھی (تو ایسا کرنا اس نکاح کے لئے رضامندی نہیں قرار پاتا)	ظہیریہ

۱ـہ حکم نمبر ۷۵/۳۴۹ مع حاشیہ ملاحظہ ہو اور اس کی نظیر کے متعلق حکم نمبر ۵۶، ۷۹، ۸۵/۳۴۹ اور ۵۲/۳۵۰ ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات وشق نمبر	الباب الرابع - فی الاولیاء	حوالہ
٣٤٩-١١٤	ولوخلابها برضاها هل يكون اجازة لارواية لهذا المسئلة قال وعندي ان هذا اجازة	كذا فى الظهيرية
١١٥	وان زالت بكارتها بوثبة اوحيضة اوجراحة اوتعنيس فهي فى حكم الابكار	كذا فى الكافى
١١٦	وان زالت بكارتها بزنا فكذلك عند ابي حنيفة رح وعندهما لا يكتفى بسكوتها فان اخرجت واقيم عليها الحد فالصحيح انه لا يكتفى بسكوتها وكذا اذا صار الزنا عادة لها	كذا فى الكافى
١١٧	واذا مات زوج البكر بعد ماخلابها قبل ان يدخل بها تزوج كما تزوج الابكار	هكذا فى الخلاصة
١١٨	وكذا لو وقعت الفرقة بين العنين وامرأته	هكذا فى الخلاصة
١١٩	وكذا لوزالت بكارتها بخرف الاستنجاء	هكذا فى الخلاصة
١٢٠	ولوزالت بكارتها بنكاح فاسد او جومعت بشبهة تزوج كما تزوج الثيب	هكذا فى الخلاصة

ـــه ١ باکرہ سے نکاح کی اجازت کے متعلق حکم $\frac{٧٥}{٣٤٩}$ کا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ـــه ٢ حکم نمبر $\frac{٧٥}{٣٤٩}$ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)
ـــه ٣ حکم نمبر $\frac{٧٥}{٣٤٩}$ مع حاشیہ ملاحظہ ہو اور اس کی نظیر کے متعلق حکم نمبر $\frac{٤}{٣٣٨}$ مع حاشیہ ملاحظہ ہوں (مترجم) ـــه ٤ حکم نمبر $\frac{٧٥}{٣٤٩}$

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	چوتھا باب۔ ولی قرار پانے والوں کے احکام ولی قرار پانے والوں کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۴۹-۱۱۴	اگر (مذکورہ صورت میں) اس (خاوند) نے اس (ثیبہ) عورت سے اس کی رضامندی سے خلوت کی (یعنی بغیر دخول اور بغیر کسی مانع جماع کے اس کے ساتھ تنہائی میں رہا) تو کیا ایسا کرنا (اس نکاح کے لئے) اس عورت کی رضامندی قرار پائے گی؟ تو اس صورت کے حکم کے متعلق کوئی روایت مروی نہیں ہے اور شیخ رح نے فرمایا کہ میرے ہاں ایسا کرنے سے (اس نکاح کے لئے) اجازت قرار پائے گی	ظہیریہ
۱۱۵	اگر کسی عورت کی بکارت (کی جھلی) کودنے سے یا حیض سے یا زخم سے یا عرصہ تک نکاح نہ کرنے سے زائل ہو گئی تو وہ عورت، باکرہ عورت کے حکم میں ہے ؎۱	کافی
۱۱۶	اگر کسی عورت کی بکارت (کی جھلی) زنا سے زائل ہو گئی تو بھی امام ابو حنیفہ رح کے ہاں یہی حکم ہے (یعنی وہ باکرہ کے حکم میں ہے) اور صاحبین رح (یعنی امام ابو یوسف اور امام محمد رح) کے ہاں (اس صورت میں اس کے نکاح میں اس کی رضامندی لینے کے لئے) اس کے چپ رہنے پر اکتفا نہ کیا جائے گا پھر اگر اسے باہر لاکر اس پر (زنا کی) حد قائم کی گئی تو صحیح حکم یہ ہے کہ (اس صورت میں بھی اس کے نکاح میں اس کی رضامندی لینے کے لئے) اس کے چپ رہنے پر اکتفا نہ کیا جائے گا۔ اور یہی حکم اس صورت میں ہے کہ جب زنا اس عورت کی عادت ہو گئی ہو ؎۲	کافی
۱۱۷	اگر کسی باکرہ عورت کا خاوند اس کے ساتھ خلوت کرنے (یعنی بغیر کسی مانع جماع کے اس کے ساتھ تنہائی میں رہنے) کے بعد اور اس سے دخول کرنے سے پہلے وفات پا گیا تو اس عورت کا نکاح اس طرح (کے احکام کے بموجب) کیا جائے گا جس طرح کہ باکرہ عورت کے نکاح کے لئے حکم ہوتا ہے ؎۳	خلاصہ
۱۱۸	اسی (مذکورہ) حکم کی طرح یہی حکم اس صورت میں ہے کہ عنین (یعنی نامرد) اور اس کی (باکرہ) بیوی کے درمیان علیحدگی واقع ہوئی (یعنی وہ نکاح فسخ ہوا) تو اس عورت کا نکاح باکرہ عورت کی طرح ہوگا ؎۴	خلاصہ
۱۱۹	اسی (مذکورہ) حکم کی طرح یہی حکم اس صورت میں ہے کہ اگر استنجا کے خزف (یعنی ٹھیکری) سے کسی عورت کی بکارت (کی جھلی) زائل ہو گئی (تو اس کا نکاح باکرہ عورت کے نکاح کے احکام کی طرح ہوگا) ؎۵	خلاصہ
۱۲۰	اور اگر کسی عورت سے فاسد نکاح ہوا (اور اس نکاح کی بنا پر اس سے وطی کی گئی) یا شبہ میں اس سے وطی کی گئی اور (ان صورتوں میں) اس کی بکارت (کی جھلی) زائل ہو گئی تو پھر اس کا نکاح اس طرح (کے احکام کے بموجب) کیا جائے گا جس طرح کہ ثیبہ (یعنی غیر باکرہ) عورت کے نکاح کے لئے حکم ہوتا ہے ؎۶	خلاصہ

مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ؎۵ حکم نمبر ۳۴۹/۵ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ؎۶ حکم نمبر ۳۴۹/۵ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات وشق نمبر	الباب الخامس فی الاکفاء — الاکفاء	حوالہ
	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	
	# الباب الخامس فی الاکفاء	
	دفعات ۳۵۰ تا ۳۵۰، عنوان ۱ تعداد شق ۷	
۳۵۰۔	## فی الاکفاء — تعداد شق ۷	
۱	الکفاءۃ معتبرۃ فی الرجال للنساء للزوم النکاح۔	کذا فی محیط السرخسی
۲	ولا تعتبر فی جانب النساء للرجال	کذا فی البدائع
۳	فاذا تزوجت المرأۃ رجلا خیرا منها فلیس للولی ان یفرق بینهما فان الولی لا یتعیر بان یکون تحت الرجل من لا یکافؤہ	کذا فی شرح المبسوط للامام السرخسیؒ
۴	الکفاءۃ تعتبر فی اشیاء (منها النسب) فقریش بعضهم اکفاء لبعض کیف کانوا حتی ان القرشی الذی لیس بهاشمی یکون کفأ للهاشمی	کذا فی فتاوی قاضیخان
۵	وغیر القرشی من العرب لا یکون کفأ للقرشی	کذا فی فتاوی قاضیخان
۶	والعرب بعضهم اکفاء لبعض الانصاری والمهاجری فیه سواء	کذا فی فتاوی قاضیخان
۷	وبنو باهلۃ لیسوا باکفاء لعامۃ العرب والصحیح ان العرب کلهم اکفاء کذا ذکر ابو الیسرؒ فی مبسوطه	کذا فی الکافی

۱؎ جیسا کہ ہدایہ میں ہے اور لکھا ہے کہ اس لئے کہ شریف عورت خسیس مرد کے تحت ہونے کو ناپسند کرتی ہے اور مرد کو اپنے سے کمتر عورت میں ناگواری نہیں اس لئے کہ وہ عورت اس کے تحت ہے۔ مفہوم ماخوذ از ہدایہ ج ۲ ص ۱۹، ص ۱۷۔ حکم ۱ تا ۳، ۴۶، ۶۰ / ۳۵۰، ۱ / ۳۴۹ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۲؎ حکم نمبر ۱ / ۳۵۰ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۳؎ حکم نمبر ۱ / ۳۵۰ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۴؎ ۵؎ ہاشمی اور قرشی کی وضاحت کے متعلق واضح ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ نسب یوں ہے۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ[۱] بن عبد المطلب[۲] بن ہاشم[۳] بن عبد المناف[۴] بن قصی[۵] بن کلاب[۶] بن مرہ[۷] بن کعب[۸] بن لوی[۹] بن غالب[۱۰] بن فہر[۱۱] المقلب بقریش بن مالک[۱۲] بن نضر[۱۳] بن کنانہ[۱۴] بن خزیمہ[۱۵] بن مدرکہ[۱۶] بن الیاس[۱۷] بن مضر[۱۸] بن نزار[۱۹] بن معد[۲۰] بن عدنان[۲۱] الخ اس طرح آنحضرت

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	پانچواں باب۔ کفو ہونے کے احکام — کفو ہونے کے احکام کا بیان	حوالہ
	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	
	# پانچواں باب کفو قرار پانیوالوں کے احکام	
	دفعات ۳۵۰ تا ۳۵۰، عنوان ۱، تعداد شق ۷۲	
۳۵۰-	## کفو قرار پانے والے اور اسمیں ۷۲ شقیں ہیں	
۱	کفو (یعنی ہمسر و برابر ہونے) کا اعتبار مردوں میں عورتوں کے لئے لزوم نکاح کے لئے ہے ۱ہ	محیط سرخسی
۲	اور (نکاح میں) عورتوں کا مردوں کے لئے کفو ہونا معتبر نہیں ہے ۲ہ	بدائع
۳	پس جب کسی عورت نے کسی ایسے مرد سے نکاح کیا جو (کفو ہونے میں) اس عورت سے بہتر ہے تو اس عورت کے) ولی کو یہ اختیار نہ ہوگا کہ وہ ان میں علیحدگی کرائے اس لئے کہ کسی مرد کے نیچے ایسی عورت کا ہونا جو اس کی کفو نہیں ہے اس عورت کے ولی کے لئے باعث عار نہیں ہوتا ۳ہ	شرح مبسوط
۴	(نکاح میں) کفو قرار پانے میں کئی امور کا اعتبار ہے (جن کی مذکورہ تعداد چھ ہے)، ان میں سے ایک امر نسب کے اعتبار سے کفو ہونا ہے پس قریش کے بعض (نکاح میں) بعض کے کفو قرار پاتے ہیں خواہ (قریش کے قبائل میں سے)، وہ کیسے ہی قریشی ہوں حتیٰ کہ وہ قریشی جو ہاشمی نہیں ہے وہ ہاشمی (قریشی) کے لئے کفو قرار پاتا ہے ۴ہ	قاضیخان
۵	عرب کے وہ لوگ جو قریشی نہیں ہیں وہ (نکاح میں)، قریش کے کفو قرار نہیں پاتے ۵ہ	قاضیخان
۶	(ا) (قریش کے علاوہ)، عرب کے لوگ (نکاح میں) ایک دوسرے کے کفو قرار پاتے ہیں اس میں انصاری اور مہاجری برابر ہیں ۶ہ	قاضیخان
	(ب) اور (عربوں میں سے) بنو باھلہ (نکاح میں)، عام عربوں کے کفو نہیں قرار پاتے اور صحیح حکم یہ ہے کہ (قریش کے علاوہ)، تمام عرب باہم کفو ہیں ابوالیسرؒ نے اپنی مبسوط میں یوں ہی ذکر کیا ہے	کافی

صلے اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ نسب (تقریباً) ۶۰ ساٹھ واسطوں کے بعد حضرت اسمعیل بن حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جاملتا ہے اور اسطرح حضرت ابراہیم علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی باسٹھویں جد میں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اوپر تقریباً ۱۸ سترہ واسطوں کے بعد سلسلہ نسب حضرت آدم علیہ السلام سے جاملتا ہے اس لحاظ سے آدم علیہ السلام ہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسی نمبر پر جد قرار پاتے ہیں۔ مفہوم ماخوذ از رحمۃ للعالمین ج ۲ ص ۱۲ تا ص ۲۰ مؤلفہ قاضی محمد سلمان منصور پوری ریٹائرڈ سیشن جج ریاست پٹیالہ۔ تو مذکورہ سلسلہ نسب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تیسرے نمبر پر آپ کے جد ہاشم کی اولاد بنو ہاشم اور گیارہویں نمبر پر آپ کے جد قریش کی اولاد قریشی قرار پاتی ہے۔ حکم نمبر ۱ تا ۸/۳۵۰ نیز حکم نمبر ۲۰ تا ۲۳، ۵۸، ۷۳/۳۵۰ ملاحظہ ہوں (مترجم)، ۵ہ حکم نمبر ۴/۳۵۰ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ۶ہ انصاری سے مراد مدینہ منورہ کے وہ انصار جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نصرت کی اور مہاجری سے مراد وہ مہاجر جو ہجرت کرکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاں چلے گئے (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات و شق نمبر	الباب الخامس۔ فی الاکفاء الاکفـــاء	حــوالــہ
۳۵۰۔ ۷	والموالی وهم غیر العرب لا یکونون اکفاء للعرب والموالی بعضهم اکفاء لبعض	کذا فی العتابیة
۸	قالوا الحسیب کفءٌ للنسیب حتی ان الفقیه یکون کفأ للعلویة	
	ذکرہ قاضیخان والعتابي	فی جوامع الفقه
	وفی الینابیع والعالم کفءٌ للعربیة والعلویة والاصح انه لا یکون کفأً للعلویة	کذا فی غایة السروجی
۹	(ومنها اسلام الآباء) من اسلم بنفسه ولیس له اب فی الاسلام لا یکون کفأً لمن له اب واحد فی الاسلام	کذا فی فتاوی قاضیخان
۱۰	ومن له اب واحد فی الاسلام لا یکون کفأً لمن له ابوان فصاعدا فی الاسلام	کذا فی البدائع
۱۱	والذی اسلم بنفسه لا یکون کفأً للتی بها ابوان او ثلاثة فی الاسلام ویکون کفأً لمثله هذا اذا کان فی موضع قد تباعد عهد الاسلام وطال واما اذا کان العهد قریبا بحیث لا یعیر ولا یکون ذلك عیبا فانه یکون کفأً	کذا فی السراج الوهاج
۱۲	ومن له ابوان فی الاسلام کان کفأً لامرأة لها ثلاثة آباء فی الاسلام او اکثر	کذا فی المحیط
۱۳	رجل ارتد والعیاذ بالله ثم اسلم فهو کفءٌ لمن لم تجر علیه ردة	کذا فی القنیة
۱۴	(ومنها الحریة) فالمملوك کیف کان لا یکون کفأً للحرة	کذا فی فتاوی قاضیخان
۱۵	وکذا المعتق ابوہ لا یکون کفأً للحرة الاصلیة	کذا فی فتاوی قاضیخان
۱۶	والمعتق یکون کفأً لمثله	کذا فی شرح الطحاوی

۱؎ حسب اور نسب کے مفہوم کے متعلق حکم ۷/۱۵۸ مع حاشیہ ملاحظہ ہو اور علوی سے مراد، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وہ اولاد جو حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے علاوہ سے ہو (مترجم)، ۲؎ حکم نمبر ۹ تا ۱۳، ۲۳، ۲۴/۳۵۰ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، ۳؎ یعنی جس مسلمان کی دو پشتیں مسلمان ہوں وہ نکاح میں دو سے زیادہ پشتوں والے مسلمان کا کفو قرار پاتا ہے۔ اسکی نظیر کے متعلق حکم نمبر ۱۸/۳۵۰ ملاحظہ ہو (مترجم)، ۴؎ ارتداد و مرتد کے متعلق حکم ۲۹۰ تا ۲۹۲

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	پانچواں باب کفو ہونے کے احکام — کفو ہونے کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۵۰-۷	موالی (یعنی معاہدہ حلیف) وہ جو غیر عرب ہیں وہ (نکاح میں) عربوں کے کفو نہیں قرار پاتے البتہ وہ موالی باہم ایک دوسرے کے کفو قرار پاتے ہیں	عتابیہ
۸	(ا) مشائخ رح کا قول ہے کہ جو شخص (بہتر) حسب والا ہو وہ (نکاح میں اس سے بہتر) نسب والے کی کفو قرار پاسکتا ہے حتی کہ ایک فقیہ عالم دین ایسی عورت کا کفو قرار پاسکتا ہے جو علویہ ہو ؎۱	قاضیخان عتابی
	(ب) الینابیع میں ہے کہ عالم دین (نکاح میں) عربیہ اور علویہ عورت کا کفو قرار پاسکتا ہے اور زیادہ صحیح حکم یہ ہے کہ وہ علویہ عورت کا کفو نہیں قرار پاتا	غایہ سروجی
۹	(نکاح میں) کفو قرار پانے کے امور میں سے ایک امر باپ دادا کے مسلمان ہونے میں کفو ہونا ہے جو آدمی خود اسلام لے آیا ہے اور (اس کے باپ دادا میں سے) اس کا ایک باپ (یعنی ایک پشت) بھی اسلام میں نہیں ہے تو وہ ایسے شخص کا کفو نہ قرار پائے گا جس کا ایک باپ (یعنی جس کی ایک پشت) اسلام میں ہے ؎۲	قاضیخان
۱۰	جس شخص (کے آباء میں سے اس) کی ایک پشت مسلمان ہے وہ (نکاح میں) اس شخص کا کفو نہ قرار پائے گا جس کے (آباء میں سے) دو یا زیادہ پشتیں اسلام میں ہیں	بدائع
۱۱	جو آدمی خود اسلام لے آیا ہے وہ (نکاح میں) اس عورت کا کفو قرار پائے گا جس کے (آباء میں سے) دو یا تین پشتیں اسلام میں ہیں البتہ وہ آدمی (اس حیثیت میں) اپنے مثل کی عورت کا کفو قرار پائے گا یہ حکم اس صورت میں ہے کہ وہ ایسی جگہ میں ہو جہاں اسلام کا عہد دور کا اور لمبے عرصہ سے ہو اور اگر (وہاں) اسلام کا عہد قریب کا ہو بایں طور کہ (اس امر سے) عار نہ ہو اور ایسا ہونا عیب نہ قرار پائے گا تو پھر وہ آدمی (اس عورت کا) کفو قرار پائے گا	سراج وہاج
۱۲	جس آدمی کے (آباء میں سے) دو پشتیں اسلام میں ہوں تو وہ (نکاح میں) اس عورت کا کفو قرار پائے گا جس کے (آباء میں) تین یا زیادہ پشتیں اسلام میں ہوں ؎۳	محیط
۱۳	کوئی مرد العیاذ باللہ مرتد ہو کر مسلمان ہو گیا تو وہ (نکاح میں) اس کا کفو قرار پاتا ہے جو (مسلمان) ارتداد کا مرتکب نہیں ہوا ؎۴	قنیہ
۱۴	(نکاح میں) کفو قرار پانے کے امور میں سے ایک امر حریت (یعنی آزاد ہونے میں کفو ہونا) ہے پس مملوک (یعنی غلام) خواہ کسی قسم کا ہو (نکاح میں) آزاد عورت کا کفو نہیں قرار پاتا ؎۵	قاضیخان
۱۵	اسی (مذکورہ) حکم کی طرح جس کا باپ غلامی سے آزاد ہوا ہو وہ (نکاح میں) اصلی آزاد عورت کا کفو نہیں قرار پاتا	قاضیخان
۱۶	(غلامی سے) آزاد شدہ مرد (نکاح میں) اپنی جیسی آزاد شدہ عورت کا کفو قرار پاتا ہے	شرح الطحاوی

مع حواشی ملاحظہ ہوں، اور درمختار و رد المحتار میں ہے کہ دو ذمیوں کے مابین نکاح میں کفو کا اعتبار نہیں ہے البتہ ان میں فتنہ کی تسکین کیلئے اقدام کیا جا سکتا ہے اس لیے کہ قاضی (یعنی حاکم مجاز) ان میں فتنہ کی تسکین پر بھی مامور ہے جیسا کہ مسلمانوں کے مابین فتنہ کی تسکین پر مامور ہے مفہوم ماخوذ از درمختار و رد المحتار ج ۲ ص ۳۴۳ (مترجم)، ؎۵ حکم نمبر ۱۴ تا ۲۴ / ۳۵۰ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

تعداد و شق نمبر	الباب الخامس۔ فی الاکفاء — الاکفاء	حوالہ
٣٥٠-١٧	والمعتق ابوہ لایکون کفأً للمرأۃ التی لها ابوان فی الحریۃ	کذا فی فتاوی قاضیخان
١٨	والذی هو حر مسلم فی الاصل بابیه وجده بان ولد جده حراً مسلماً کفء لمن لها آباء احرار مسلمون ولو کان جده معتقاً او کافراً اسلم لایکون کفأً لها	کذا العتابیة
١٩	والمعتق لایکون کفأً لامرأۃ امهاحرۃ الاصل وابوها معتق وقیل لاروایة لهذا المسئلة	کذا فی العتابیة
٢٠	ومولاۃ اشرف القوم لاتکون کفأً لمولی الوضیع لان الولاء بمنزلة النسب حتی ان مولاۃ بنی هاشم اذا زوجت نفسها من مولی العرب کان لمعتقها حق التعرض	هکذا فی شرح الطحاوی
٢١	ومولاۃ الهاشمی لاتکافئ مولی القرشی	کذا فی التمرتاشی
٢٢	معتقة اشرف القوم تکون کفأً للموالی	کذا فی الذخیرۃ
٢٣	وتعتبر الکفاءۃ فی الحریة والاسلام فی حق العجم لانهم کانوا یفتخرون بهما دون النسب	هکذا فی التبیین
	اما فی حق العرب فاسلام الاب لیس بشرط	کذا فی المحیط
٢٤	فلو تزوج عربی له اب کافر بعربیة لها آباء فی الاسلام فهو کفء واما الحریة فهی لازمة للعرب لانه لایجوز استرقاقهم	کذا فی البحر الرائق

ے ١ اس کی نظیر کے متعلق حکم نبر $\frac{١٢}{٣٥٠}$ ملاحظہ ہو (مترجم)

ے ٢ حکم نمبر $\frac{١٤}{٣٥٠}$ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ے ٣ جیساکہ درمختار میں ہے کہ شرافت میں کم درجہ کی قوم کا آزاد کردہ مرد، شرافت میں اونچے درجہ کی قوم کی آزاد کردہ باندی کا کفو قرار نہیں پاتا اور ردالمحتار میں ہے کہ عام عرب کا آزاد کردہ مرد بنو ہاشم کی آزاد کردہ باندی

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات نمبر	پانچواں باب کفو ہونے کے احکام — کفو ہونے کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۵۰-۱۷	جس آدمی کا باپ (غلامی سے) آزاد ہوا ہو وہ (نکاح میں) اس عورت کا کفو قرار نہیں پاتا جس کی دو پشتیں آزاد ہوں	قاضیخان
۱۸	(ا) وہ آدمی جو باپ دادا سے آزاد مسلمان ہو بایں طور کہ اس کا دادا آزاد مسلمان پیدا ہوا ہو تو وہ (نکاح میں) اس عورت کا کفو قرار پاتا ہے جس کے آبار میں کئی پشتوں تک آزاد مسلمان ہوں (ب) اور اگر اس آدمی کا دادا آزاد شدہ ہو یا وہ کافر سے مسلمان ہوا ہو تو وہ (نکاح میں) اس (مذکورہ) عورت کا کفو قرار نہیں پاتا (جس کے آبار میں کئی پشتوں تک مسلمان ہوں) [1]	عنابیہ
۱۹	(ا) اور (غلامی سے) آزاد شدہ مرد (نکاح میں) اس عورت کا کفو نہیں قرار پاتا جس عورت کی ماں اصل میں آزاد عورت ہوا ور اس کا باپ (غلامی سے) آزاد شدہ ہو (ب) اور بعض کا قول یہ ہے کہ اس مسئلہ کے (حکم کے) متعلق کوئی روایت نہیں ہے [2]	عنابیہ
۲۰	اور شرافت میں اونچے درجہ کی قوم کی آزاد کردہ باندی، شرافت میں اُسے کم درجہ قوم کے آزاد کردہ غلام کی کفو نہیں قرار پاتی اس لئے کہ ولاء (یعنی آزاد کرنے کا حق) بمنزلہ نسب کے ہے حتی کہ اگر بنو ہاشم کی آزاد کردہ باندی نے اپنا نکاح، کسی (عام یعنی غیر قریشی) عرب کے آزاد کردہ غلام سے کیا تو اس باندی کے آزاد کرنے والے کو اعتراض کا حق ہوگا (اور وہ اس نکاح کو غیر کفو میں ہونا قرار دیکر فسخ کرانے کا حق رکھے گا) [3]	شرح الطحاوی
۲۱	ہاشمی کی آزاد کردہ باندی، (نکاح میں) قریشی کے آزاد کردہ غلام کی کفو نہیں قرار پاتی [4]	تمرتاشی
۲۲	شرافت میں اونچے درجہ کی قوم کی آزاد کردہ باندی (نکاح میں) اس قوم کے موالی (یعنی معاہد حلیف) کی کفو قرار پاتی ہے [5]	ذخیرہ
۲۳	(ا) آزاد ہونے اور مسلمان ہونے میں (نکاح کے لئے) کفو ہونے کا اعتبار عجم (یعنی غیر عرب) کے حق میں ہے اس لئے کہ وہ ان (مذکورہ) دونوں امور (یعنی آزادی اور اسلام) کو موجب افتخار سمجھتے ہیں نہ کہ نسب کو [6]	تبیین
	(ب) اور عرب کے حق میں اس کے باپ کا مسلمان ہونا (نکاح میں کفو ہونے کے لئے) شرط نہیں ہے [7]	محیط
۲۴	پس (مذکورہ حکم کی بنا پر) اگر کسی ایسے عربی نے جس کا باپ کافر ہو کسی ایسی عربیہ عورت سے نکاح کیا جس کی کئی پشتیں اسلام میں ہیں تو وہ عورت اس عرب کی (نکاح میں) کفو قرار پائے گی اور آزاد ہونا عرب کے حق میں لازم ہے اس لئے کہ ان کا رقیق بنانا (یعنی غلام بنانا) جائز نہیں ہوتا [8]	بحرالرائق

[1] کا کفو قرار نہیں پاتا مفہوم ماخوذ از درمختار ورد المحتار ج ۲ صفحہ ۳۴۷ [2] حکم نمبر ۲۰ تا ۲۴/۳۵۰ نیز ۴/۳۵۰ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [4] حکم نمبر ۲۳،۲۰/۳۵۰ نیز ۴/۳۵۰ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [5] حکم نمبر ۲۰/۳۵۰ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [6] عجم کے مفہوم کے متعلق رد المحتار میں ہے کہ وہ جو قبائل عرب میں سے کسی سے منسوب نہیں انہیں موالی اور عتقار بھی کہا جاتا ہے اور ہمارے زمانہ کے عام شہروں اور بستیوں والے ان ہی میں سے ہیں خواہ وہ عربی بولتے ہوں یا اسکے علاوہ زبان بولتے ہوں لیکن ان میں سے جن کی (عربی) نسب معروف ہو وہ ان میں شامل نہیں ہیں مثلاً وہ جو نسب کے لحاظ سے خلفاء اربعہؓ یا انصارؓ وغیرہ سے منسوب ہوں مفہوم ماخوذ از رد المحتار ج ۲ صفحہ ۳۴۶ (مترجم) [7] حکم نمبر ۴، ۹، ۱۴، ۲۲/۳۵۰ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) [8] حکم نمبر ۴، ۹، ۱۴، ۲۳/۳۵۰ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات و شق نمبر	الباب الخامس۔ فی الاکفاء الاکفاء	حـوالـہ
۳۵۰۔۲۵	(ومنها الکفاءۃ فی المال) وھو ان یکون مالکا للمھر والنفقۃ وھو المعتبر فی ظاھر الروایۃ حتی ان من لا یملکھما او لا یملک احدھما لا یکون کفأً	کذا فی الھدایۃ
۲۶	موسرۃ کانت المرأۃ او معسرۃ	ھکذا فی التجنیس والمزید
۲۷	ولا تعتبر الزیادۃ علی ذلک حتی ان من کان قادرا علی المھر والنفقۃ کان کفأ لھا وان کانت ھی صاحبۃ اموال کثیرۃ ھو الصحیح من المذھب	کذا فی المحیط
۲۸	وان کان یقدر علی نفقتھا بالکسب ولا یقدر علی المھر اختلف المشائخ رح فیہ عامتھم علی انہ لا یکون کفأ	کذا فی المحیط
۲۹	والمراد بالمھر المعجل وھو ما تعارفوا تعجیلہ ولا یعتبر الباقی ولو کان حالا	کذا فی التبیین
۳۰	قال ابو نصر رح یعتبر فی النفقۃ قوت سنۃ وکان نصیر رح یقول یعتبر قوت شھر وھو الاصح	ھکذا فی التجنیس والمزید
۳۱	وعن ابی یوسف رح اذا کان قادرا علی المھر ویکسب کل یوم ینفق علیھا کان کفأً وھو الصحیح	کذا فی شرح الجامع الصغیر لقاضیخان
۳۲	والاحسن فی المحترفین ما قال ابو یوسف رح	کذا فی فتاوی قاضیخان
۳۳	ثم انما تعتبر القدرۃ علی النفقۃ اذا کانت المرأۃ کبیرۃ او صغیرۃ تصلح للجماع اما اذا کانت صغیرۃ لا تصلح للجماع فلا تعتبر القدرۃ علی النفقۃ لانہ لا نفقۃ لھا فی ھذہ الصورۃ ویکتفی بالقدرۃ علی المھر	کذا فی الذخیرۃ
۳۴	رجل تزوج امرأۃ وھو فقیر فترکت لہ المھر لا یکون کفأً لانہ انما یعتبر حالۃ العقد	کذا فی التجنیس والمزید

ے۱ حکم نمبر ۲۵ تا ۳۶ / ۳۵۰ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)، ے۲ حکم نمبر ۲۵ / ۳۵۰ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، ے۳ حکم نمبر ۲۵ تا ۳۶ / ۳۵۰ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، ے۴ حکم نمبر ۲۸ تا ۳۲ / ۳۵۰ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، ے۵ حکم نمبر ۳۰ / ۳۵۰

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	پانچواں باب - کفو ہونے کے احکام — کفو ہونے کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۵۰-۲۵	(نکاح میں) کفو قرار پانے کے امور میں سے ایک امر مال میں کفو ہونا ہے اور مال میں کفو سے مراد یہ ہے کہ وہ مرد حق مہر اور نفقہ کا مالک ہو ظاہر روایت میں یہی معتبر ہے حتی کہ جو مرد ان (مذکورہ) دونوں (یعنی حق مہر اور نفقہ) کا مالک نہیں ہے یا وہ ان دونوں میں سے ایک کا مالک نہیں ہے تو وہ (نکاح میں) کفو نہ قرار پائے گا [1]	ہدایہ
۲۶	(مذکورہ حکم میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ) وہ عورت خوشحال ہو یا تنگدست ہو (حکم برابر ہے) [2]	تجنیس مزید
۲۷	اور (مذکورہ حکم میں) اس (مذکورہ) سے زیادہ ہونے کا اعتبار نہیں ہے حتی کہ جو آدمی حق مہر اور نفقہ پر قادر ہے وہ اس عورت کا کفو قرار پائے گا اگرچہ وہ عورت بہت مالدار ہو - مذہب سے یہی حکم صحیح ہے	محیط
۲۸	اگر کوئی مرد، کمائی کرکے اس عورت کے نفقہ پر قادر ہو اور وہ حق مہر پر قادر نہ ہو تو اس کے حکم کے متعلق مشائخ کا اختلاف ہے عام مشائخ کے ہاں حکم یہ ہے کہ (اس صورت میں) وہ (نکاح میں اس عورت کا) کفو نہ قرار پائیگا	محیط
۲۹	(نکاح میں کفو قرار پانے کے لئے) مہر (کا مالک ہونے) سے مراد مہر معجل ہے اور مہر معجل اسی قدر ہے جس کا فی الحال دینا متعارف ہو اور باقی حق مہر کا مالک ہونا کفو قرار پانے میں معتبر نہیں اگرچہ وہ (بھی) فی الحال ہو	تبیین
۳۰	(۱) شیخ ابو نصر کا قول ہے کہ (نکاح میں کفو قرار پانے کے لئے) نفقہ کا مالک ہونے سے مراد، ایک سال بھر کے نفقہ کا اعتبار کیا جائے گا (ب) اور شیخ نصیر یہ کہتے تھے کہ ایک مہینہ بھر کے نفقہ کا اعتبار کیا جائے گا اور یہی حکم زیادہ صحیح ہے [4]	تجنیس مزید
۳۱	امام ابو یوسف سے مروی ہے کہ جب کوئی مرد حق مہر پر قادر ہو اور وہ ہر روز عورت کے نفقہ کے لئے کما سکتا ہو تو وہ (نکاح کے لئے) کفو قرار پاتا ہے اور یہی حکم صحیح ہے [5]	شرح جامع صغیر
۳۲	اور (نکاح میں کفو قرار پانے کے لئے نفقہ پر قدرت کے متعلق) اہل حرفہ کے حق میں امام ابو یوسف کا (مذکورہ $\frac{۳۱}{۳۵۰}$) قول زیادہ اچھا ہے	قاضیخان
۳۳	پھر یہ حکم بھی ہے کہ (نکاح میں کفو قرار پانے کے لئے) نفقہ پر قادر ہونے کا اعتبار اس صورت میں ہے کہ جب وہ عورت بڑی (یعنی بالغہ) ہو یا چھوٹی (یعنی ایسی نابالغہ ہو) جو جماع کے قابل ہو اور اگر وہ ایسی چھوٹی ہو جو جماع کے قابل نہ ہو تو (اس سے نکاح میں کفو قرار پانے کے لئے اس کے) نفقہ پر قادر ہونے کا اعتبار نہیں ہے اس لئے کہ اس صورت میں اس کے لئے نفقہ (لازم) نہیں ہوتا اور پھر نکاح میں کفو قرار پانے کے لئے) حق مہر پر قادر ہونا کفایت کرجاتا ہے	ذخیرہ
۳۴	کسی مرد نے ایک عورت سے اس حال میں نکاح کیا کہ وہ مرد فقیر (یعنی نادار) تھا پس اس عورت نے حق مہر معاف کردیا تو اس صورت میں وہ مرد اس (نکاح میں) اس عورت کا کفو نہ قرار پائے گا اس لئے کہ نکاح منعقد ہوتے وقت اس کا (یعنی حق مہر پر قادر ہونے کا) اعتبار کیا جائے گا	تجنیس مزید

مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق تغییر	الباب الخامس - فی الاکفاء — الاکفاء	حوالــہ
۳۵-۳۵۰	رجل زوج اخته الصغیرة من صبی له طاقة النفقة ولیس له طاقة المهر فقبل الاب النکاح وهو غنی جاز لانه یعد غنیا بغنی الاب فی حق المهر دون النفقة لان العادة جرت فیما بین الناس انهم یتحملون مهور الابناء الصغار دون النفقة	کذا فی الذخیرة
۳۶	ولوکان علیه دین بقدر المهر کان کفأً لان له ان یقضی ای الدینین شاء	کذا فی النهر الفائق
۳۷	(ومنها الدیانة) تعتبر الکفاءة فی الدیانة وهذا قول ابی حنیفة رح وابی یوسف رح وهو الصحیح	کذا فی الهدایة
	فلایکون الفاسق کفأً للصالحة	کذا فی المجمع
	سواء کان معلن الفسق اولم یکن	کذا فی المحیط
	وذکر السرخسی رح ان الصحیح من مذهب ابی حنیفة رح ان الکفاءة من حیث الصلاح غیر معتبرة	کذا فی السراج الوهاج
۳۸	رجل زوج ابنته الصغیرة من رجل علی ظن انه صالح لایشرب الخمر فوجده الاب شریبا مدمنا وکبرت الابنة فقالت لا ارضی بالنکاح ان لم یعرف ابوها بشرب الخمر وغلبة اهل بیته الصالحون فالنکاح باطل ای یبطل وهذه المسئلة بالاتفاق	کذا فی الذخیرة
	وانما الخلاف بین ابی حنیفة رح وصاحبیه رح فیما اذا زوجها من رجل عرفه غیر کفء فعند ابی حنیفة یجوز لان الاب کامل الشفقة وافر الرأی فالظاهر انه تأمل غایة التأمل ووجد غیر الکفء اصلح من الکفء	کذا فی المحیط

لہ حکم نمبر ۳۷ تا ۳۹ / ۳۵۰ مع حواشی ملاحظہ ہوں اور ہدایہ مع حاشیہ وبین السطور بحوالہ النہایۃ لکھا ہے کہ نکاح میں کفو قرار پانے کیلئے دیانت، تقوی اور صالح ہونے کا بھی اعتبار ہے پس عادلہ (یعنی صالحہ) عورت کے لئے فاسق مرد کفو قرار نہ پائے گا اور لکھا ہے کہ یہ حکم امام ابو حنیفہ رح اور امام ابو یوسف رح سے ہاں ہے اس لئے کہ تقوی اعلی المفاخر سے ہے اور خاوند کے فسق کی وجہ سے عورت کو خاوند کی نسبی کمتری کی عار سے بھی زیادہ عار ہوتی ہے اور امام محمد رح کا قول ہے کہ نکاح میں کفو قرار پانے کے لئے دیانت کا اعتبار نہیں ہے اس لئے کہ یہ امر اخروی امور سے ہے امور دنیا اس پر مبنی نہ ہوں گے لیکن اگر وہ خاوند ایسا فاسق ہو کہ اس کے فسق پر تمسخر ہوتا ہو یا وہ نشہ میں باہر جاتا ہو بچے اس سے کھیل کرتے ہوں تو پھر اس کے مستخف بہ ہونے کی بنا پر یہ حکم نہیں ہے (یعنی پھر وہ مرد صالحہ عورت کے لئے نکاح میں کفو نہ قرار پائے گا) اور ہدایہ میں مذکور حکم "ھو الصحیح" سے اشارہ ہے کہ اس میں اختلاف بھی ہے اور وہ یہ کہ مذکور ایک روایت میں امام ابو حنیفہ رح کا قول امام ابو یوسف رح کے ساتھ ہے اور لکھا ہے کہ یہ صحیح ہے" اور دوسری روایت میں امام ابو حنیفہ رح کا قول امام محمد رح کے ساتھ ہے کہ نکاح میں دیانت کے لحاظ سے کفو ہونے کا اعتبار نہیں ہے مفہوم ماخوذ از ہدایہ مع حاشیہ وبین السطور ج ۲ ص ۱۷ (حکم نمبر ۳۷ و ۵ / ۲۵۰ ملاحظہ ہوں جس میں دوسری روایت کے متعلق بھی لکھا ہے کہ یہ صحیح ہے) چنانچہ ردالمحتار میں بحوالہ البحر لکھا ہے کہ (نکاح میں کفو قرار پانے کے لئے) ظاہر کلام یہ ہے کہ عرب وعجم کے حق میں تقوی کا اعتبار ہے پس فاسق عربی صالحہ عورت کا کفو نہ قرار پائے گا خواہ وہ عورت عربیہ ہو یا عجمیہ ہو اور بحوالہ النہر لکھا ہے کہ ایضاح الاصلاح میں تصریح ہے کہ یہی مذہب ہے۔ نیز ردالمحتار میں اسی طرح کی بحث کے بعد لکھا ہے کہ ہدایہ کی تصحیح امام صاحب کی دوسری روایت کی تصحیح سے معارض ہے پس جو کچھ متون میں ہے اسپر فتوی اولی ہے مفہوم ماخوذ از ردالمحتار ج ۲ ص ۳۴۸، ص ۳۴۷ اور متون میں یہی ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات/شق نمبر	پانچواں باب ۔ کفو ہونے کے احکام — کفو ہونے کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۵-۳۵۰	کسی آدمی نے اپنی چھوٹی (یعنی نابالغہ) بہن کا نکاح ایسے (نابالغ) لڑکے سے کیا جو نفقہ پر قادر ہے البتہ وہ حق مہر پر قادر نہیں ہے لیکن اس لڑکے کے باپ نے وہ نکاح قبول کیا اور وہ غنی (یعنی مالدار) ہے تو وہ نکاح جائز ہے اس لئے کہ وہ لڑکا باپ کے غنی ہونے کی وجہ سے حق مہر کے بارہ میں غنی قرار پائے گا وہ نفقہ کے بارے میں غنی نہ قرار پائے گا اس لئے کہ لوگوں کی عادت یوں ہی جاری ہے کہ وہ اپنے چھوٹے بیٹوں (کی بیویوں) کا حق مہر برداشت کرتے ہیں نفقہ برداشت نہیں کرتے	ذخیرہ
۳۶	اگر (نکاح کے لیے اس کے پاس بقدر حق مہر مال ہے اور) اس پر بقدر حق مہر قرض ہے تو (بھی) وہ (نکاح میں) کفو قرار پائے گا اس لئے کہ اسے اختیار ہے کہ وہ دونوں قرضوں (یعنی قرض اور حق مہر) میں سے جس قرض کو چاہے ادا کرے	نہر فائق
۳۷	(ا) (نکاح میں) کفو قرار پانے کے امور میں سے ایک امر دیانت میں (یعنی تقویٰ کے لحاظ سے) کفو ہوتا ہے یہ امام ابو حنیفہ رح اور امام ابو یوسف رح کا قول ہے اور یہی حکم صحیح ہے ۔ (ب) پس (مذکورہ حکم کی بنا پر) فاسق (یعنی غیر صالح) آدمی (نکاح میں) صالح عورت کا کفو نہ قرار پائے گا (ج) (مذکورہ حکم میں) خواہ وہ فاسق فسق کا ارتکاب اعلانیہ کرتا ہو یا اعلانیہ نہ کرتا ہو حکم برابر ہے (د) اور امام سرخسی رح نے ذکر کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ رح کے مذہب میں (یعنی آپ کی تحقیق میں) صحیح حکم یہ ہے کہ (نکاح میں) دیانت کے لحاظ سے کفو ہونے کا اعتبار نہیں ہے ۔ [1]	ہدایہ مجمع محیط سراج وہاج
۳۸	(ا) کسی آدمی نے اپنی چھوٹی (یعنی نابالغہ) لڑکی کا نکاح ایک مرد سے اس گمان پر کر دیا کہ وہ صالح ہے شرابی نہیں ہے پھر باپ نے اسے عادی شرابی پایا اور وہ لڑکی بڑی ہوئی (یعنی بالغہ ہوئی) تو اس نے کہا کہ میں اس نکاح پر راضی نہیں ہوں تو اگر باپ اس کی شراب نوشی کو نہ جانتا تھا اور اس کے گھر کے اکثر لوگ صالح تھے تو وہ نکاح (دیانت کے لحاظ سے غیر کفو میں ہونے کی وجہ سے) باطل ہے یعنی باطل قرار پائے گا اور اس مسئلہ (کے حکم) پر اتفاق ہے (ب) البتہ امام (ابو حنیفہ رح) اور صاحبین رح (یعنی امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح) کے مابین اس میں اختلاف ہے کہ جب باپ نے اس کا نکاح ایسے مرد سے کیا جس کے متعلق وہ جانتا ہے کہ غیر کفو ہے تو (وہ نکاح) امام ابو حنیفہ رح کے ہاں جائز قرار پائے گا اس لئے کہ باپ (اولاد کے لئے) شفقت میں کامل اور اولاد کیلئے بہت سوچ بچار کرنے والا ہوتا ہے پس ظاہر ہے کہ اس نے انتہائی غور و فکر کے بعد (اس لڑکی کے نکاح کے لئے) کفو کی نسبت اس غیر کفو کو بہتر پایا ہو گا ۔ [2]	ذخیرہ محیط

[1] کہ نکاح میں کفو قرار پانے کے لئے دیانت وتقوی کا اعتبار ہے جیسا کہ کنز الدقائق ص ۹۹ شرح وقایۃ ج ۲ ص ۲۸ اور ہدایہ ج ۲ ص ۱۷ میں ہے اور فاسق اور عادل کے مفہوم کے متعلق حکم نمبر $\frac{۴}{۲۶۷}$ کا چوتھا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) [2] فتاوی عالمگیری میں بحوالہ الذخیرہ اس صورت کی یہ عبارت یوں ہے "ان لم یعرف ابوھا بشرب الخمر وغلبۃ اھل بیتہ صالحون فالنکاح باطل الی قولہ بالاتفاق" اور رد المحتار ج ۲ ص ۳۴۵ میں بحوالہ البزازیۃ اس صورت کی عبارت یوں ہے "ان لم یکن ابوھا یشرب المسکر ولا عرف بہ وغلبۃ اھل بیتھا مصلحون فالنکاح باطل بالاتفاق" اور فتاوی البزازیہ علی ھامش عالمگیریہ ج ۴ ص ۱۱۲ میں اس صورت کی عبارت یوں ہے ۔ لم یکن ابوھا یشرب المسکر ولا عرف بہ وغلبۃ اھل بیتھا صالحون فالنکاح باطل بالاتفاق" اور رد المحتار ج ۲ ص ۳۴۵ میں ہے کہ عن النوازل لوزوج بنتہ الصغیرۃ ممن ینکر انہ یشرب المسکر فاذا ھو مدمن لہ وقالت بعد ما کبرت لا ارضی بالنکاح ان لم یکن یعرفہ الاب بشربہ وکان غلبۃ اھل بیتہ صالحین فالنکاح باطل لانہ زوج علی ظن انہ کفء اھ نیز رد المحتار ج ۲ ص ۳۴۸ میں ہے کہ اگر کسی فاسق آدمی کی صالحہ بیٹی نے کسی فاسق مرد سے اپنا نکاح کر لیا تو اس عورت کے باپ کو (غیر کفو میں نکاح ہونے کے) اعتراض کا حق نہ ہوگا اس لئے کہ وہ فاسق خاوند اس عورت کے فاسق باپ کی طرح ہے اور وہ صالحہ عورت خود اس نکاح پر راضی ہے ۔ نیز لکھا ہے کہ اگر نابالغہ کا نکاح اسکے باپ نے کسی فاسق مرد سے کر دیا حالانکہ وہ اس مرد کے فسق کو جانتا ہے تو وہ نکاح صحیح قرار پاتا ہے اور اس لڑکی کو بالغہ ہونے پر اس نکاح کے فسخ کا اختیار نہیں ہوتا مگر یہ حکم اس صورت میں ہے اس لڑکی کا باپ ماجن (یعنی بے حیا) نہ تھا حکم نمبر $\frac{۲۵،۴۶}{۳۴۹}$ اور $\frac{۷۰}{۳۵۰}$ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	الباب الخامس. فی الاکفاء	حوالہ
۳۵۰-۳۹	ثم الکفاءۃ تعتبر* عند ابتداء النکاح ولا یعتبر استمرارھا بعد ذلک حتی لو تزوجھا وھو کفؤ ثم صار فاجراً داعراً لا یفسخ النکاح	کذا فی السراج الوھاج
۴۰	(ومنھا الحرفۃ) فی ظاھر الروایۃ عن ابی حنیفۃ رح لا تعتبر الحرفۃ ویکون البیطار کفاء للعطار وفی قول ابی یوسف رح ومحمد رح واحدی الروایتین عن ابی حنیفۃ رح صاحب الحرفۃ الدنیئۃ کالبیطار والحجام والحائک والکناس والدباغ لا یکون کفؤاً للعطار والبزاز والصراف ھو الصحیح	کذا فی فتاوی قاضیخان
۴۱	وکذا الحلاق لا یکون کفؤاً لھم	ھکذا فی السراج الوھاج
۴۲	والمروی عن ابی یوسف رح ان الحرف متی تقاربت لا یعتبر التفاوت وتثبت الکفاءۃ فالحائک یکون کفؤاً للحجام والدباغ یکون کفؤاً للکناس والصفار یکون کفؤاً للحداد والعطار یکون کفؤاً للبزاز قال شمس الائمۃ الحلوانی رح وعلیہ الفتوی	کذا فی المحیط
۴۳	والجمال لا یعد فی الکفاءۃ ۞	کذا فی فتاوی قاضیخان
۴۴	قال صاحب الکتاب النصیحۃ ان یراعی الاولیاء المجانسۃ فی الحسن والجمال کذا فی التتارخانیۃ ناقلا عن الحجۃ	
۴۵	واختلفوا فی العقل قال بعضھم لا یعتبر	کذا فی فتاوی قاضیخان
۴۶	ثم المرأۃ اذا زوجت نفسھا من غیر کفؤ صح النکاح فی ظاھر الروایۃ عن ابی حنیفۃ رح وھو قول ابی یوسف رح آخراً وقول محمد رح آخراً ایضا حتی ان قبل التفریق یثبت فیہ حکم الطلاق والظھار والایلاء	

ل حکم نمبر ۴۰ تا ۴۲/۳۵۰ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۲ حکم نمبر ۴۴/۳۵۰ نیز ۵۵/۳۳۶ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم) ۳ چنانچہ درمختار میں ہے کہ نکاح میں کفو قرار دینے کیلئے) جمال کا اعتبار نہیں ہے یہ خانیہ میں ہے اور رد المحتار میں ہے لا عبرۃ بالجمال لکن النصیحۃ ان یراعی الاولیاء المجانسۃ فی الحسن والجمال یہ بحوالہ تتارخانیہ فتاوی ہندیہ (یعنی عالمگیریہ) میں ہے بمفہوم ماخوذ از درمختار ورد المحتار ج ۲ ص ۳۵۱ حکم نمبر ۴۳/۳۵۰ ملاحظہ ہو (مترجم) ۴ چنانچہ درمختار میں ہے کہ کفو ہونے میں عقل کا اعتبار نہیں اور نہ ایسے عیوب کا اعتبار ہے جن سے بیع فسخ قرار پاتی ہے اور لکھا ہے کہ النہر میں بحوالہ المرغینانی لکھا ہے کہ مجنون مرد، عاقلہ عورت کی کفو نہیں قرار پاتا اور رد المحتار میں ہے کہ قاضیخان نے شرح الجامع میں کہا ہے کہ کفو ہونے میں

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات/شق نمبر	پانچواں باب۔ کفو ہونے کے احکام — کفو ہونے کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۵۰-۳۹	پھر یہ بھی واضح رہے کہ مذکورہ امر (یعنی دیانت و تقویٰ) میں کفو ہونے کا اعتبار نکاح کی ابتداء میں ہے اس کے بعد اس امر کے باقی رہنے کا اعتبار نہیں ہے حتیٰ کہ اگر کسی مرد نے کسی عورت سے نکاح کیا تو وہ (دیانت و تقویٰ میں) کفو تھا پھر وہ مرد فاسق اور بدکار ہو گیا تو وہ نکاح فسخ نہ ہوگا	سراج وہاج
۴۰	(د) (نکاح میں) کفو قرار پانے کے امور میں سے ایک امر پیشہ کے لحاظ سے کفو ہوتا ہے امام ابوحنیفہ کے ہاں پیشہ کے لحاظ سے کفو ہونے کا اعتبار نہیں ہے اور جانوروں کا معالج، عطر فروش کا کفو قرار پاتا ہے (ب) اور امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح کے قول اور امام ابو حنیفہ رح کی دو روایتوں میں سے ایک روایت کے بموجب گھٹیا پیشے والا مثلاً جانوروں کا معالج، پچھنے لگانے والا، جولاہہ، خاکروب اور چمڑا رنگنے والا شخص، عطر فروش، بزاز اور صراف کا کفو نہ قرار پائے گا یہی حکم صحیح ہے ؎۱	قاضیخان
۴۱	اسی (مذکورہ حکم کی) طرح یہی حکم اس صورت میں ہے کہ حجام (یعنی نائی نکاح میں) ان (مذکورہ یعنی عطار بزاز اور صراف) کا کفو نہ قرار پائے گا	سراج وہاج
۴۲	امام ابو یوسف رح سے مروی ہے کہ پیشے جب (درجہ میں) ایک دوسرے کے قریب ہوں تو (نکاح میں کفو قرار پانے کے لئے) ان میں فرق کا اعتبار نہ کیا جائے گا اور (ان میں) کفو ثابت قرار پائے گی پس جولاہا (نکاح میں) پچھنے لگانے والا کا کفو قرار پائے گا۔ چمڑہ رنگنے والا (نکاح میں) خاکروب کا کفو قرار پائے گا، پیتل کا کام کرنے والا (نکاح میں) لوہار کا کفو قرار پائے گا اور عطار (نکاح میں) بزاز کا کفو قرار پائے گا۔ شمس الائمہ الحلوانی رح کا قول ہے کہ اس پر فتویٰ ہے	محیط
۴۳	اور (نکاح میں کفو قرار پانے کے لئے حسن د) جمال کو کفو ہونے میں شمار نہیں کیا جاتا ؎۲	قاضیخان
۴۴	اور بقول صاحب الکتاب خیرخواہی یہ ہے کہ (نکاح میں) ولی لوگ حسن و جمال میں مشابہت کی رعایت ملحوظ رکھیں ؎۳	تاتارخانیہ
۴۵	(نکاح میں کفو قرار پانے کے لئے) عقل (سمجھ) کو کفو میں شامل کرنے کے متعلق مشائخ کا اختلاف ہے بعض کا قول یہ ہے کہ (نکاح میں کفو قرار پانے کے لئے) اس کا اعتبار نہ کیا جائے گا ؎۴	قاضیخان
۴۶	(ا) پھر یہ بھی واضح رہے کہ کسی عورت نے جب اپنا نکاح غیر کفو میں کر لیا تو امام ابوحنیفہ رح سے ظاہر روایت میں وہ نکاح صحیح قرار پا گیا اور امام ابو یوسف رح کا آخری قول اور امام محمد رح کا آخری قول بھی یہی ہے حتیٰ کہ اس نکاح میں (خاوند اور بیوی میں) علیحدگی (کرانے) سے پہلے اس نکاح میں طلاق، ظہار، ایلاء	

عقل کا اعتبار ہونے کے متعلق ہمارے متقدمین اصحاب سے کوئی روایت نہیں اور متاخرین نے اس میں اختلاف کیا ہے نیز لکھا ہے کہ کفو ہونے میں ایسے عیوب سے سلامتی کا اعتبار نہیں ہے جن سے بیع فسخ ہو سکتی ہے مثلاً جذام، جنون، برص، بدبودار منہ والا اور بدبودار بغل والا یہ البحر میں ہے اور امام محمد رح کے ہاں جذام جنون اور برص کا اعتبار ہے جبکہ ایسا ہونے کی صورت میں اس کے ساتھ قیام رکھنا مشکل ہو لیکن اس صورت میں تفریق اور فسخ کا حق زوجہ کو ہوگا ولیوں کو نہ ہوگا۔ مفہوم ماخوذ از درمختار و رد المحتار ج ۲ ص ۳۵۱ (مترجم) ⁎ مطلب الکفاءۃ عند ابتداء النکاح حاشیہ عربی فتاوی ہذا یعنی عنوان، کہ دیانت و تقویٰ میں کفو ہونے کا اعتبار نکاح کی ابتداء میں ہوتا ہے، (مترجم) ⊗ مطلب الجمال لایعتبر فی الکفاءۃ ۔ عربی حاشیہ فتاوی ہذا۔ یعنی عنوان، کہ نکاح میں کفو قرار پانے کے لئے حسن و جمال کا اعتبار نہیں ہوتا ہے (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	الباب الخامس فی الاکفاء — الاکفاء	حوالہ
۳۵۰-	والتوارث و غیر ذلک ولکن للاولیاء حق الاعتراض وروی الحسن رح عن ابی حنیفۃ رح ان النکاح لاینعقد وبہ أخذ کثیر من مشائخنا رح	کذا فی المحیط
	والمختار فی زماننا للفتوی روایۃ الحسن رح وقال الشیخ الامام شمس الائمۃ السرخسی رح روایۃ الحسن رح اقرب الی الاحتیاط	کذا فی فتاوی قاضیخان فی فصل شرائط النکاح
	وفی البزازیۃ ذکر برھان الائمۃ رح ان الفتوی فی جواز النکاح بکرا کانت او ثیبا علی قول الامام الاعظم رح وھذا اذا کان لھا ولی فان لم یکن صح النکاح اتفاقا	ھکذا فی النھر الفائق
۴۷	ولایکون التفریق بذلک الا عند القاضی اما بدون فسخ القاضی فلا ینفسخ النکاح بینھما وتکون ھذہ فرقۃ بغیر طلاق حتی لو لم یکن الزوج دخل بھا فلا شیٔ لھا من المھر	کذا فی المحیط
۴۸	وان دخل بھا او خلا بھا خلوۃ صحیحۃ یلزمہ کل المسمی و نفقۃ العدۃ وعلیھا العدۃ	کذا فی السراج الوھاج
۴۹	والذی یلی المرافعۃ الی القاضی المحارم عند بعض المشائخ رح وعند بعضھم المحارم و غیر المحارم فی ذلک علی السواء حتی تثبت ولایۃ المرافعۃ لابن العم ومن اشبھہ وھو الصحیح	کذا فی المحیط
	ولا تثبت ھذہ الولایۃ لذوی الارحام وانما تثبت للعصبات۔ کذا فی الخلاصۃ فی جنس خیار البلوغ	
۵۰	واذا تزوجت المرأۃ غیر کفء ودخل بھا وفرق القاضی بینھما بخصومۃ الولی والزمہ المھر والزمھا العدۃ ثم تزوجھا فی عدتھا بغیر ولی و فرق القاضی بینھما قبل الدخول بھا کان لھا علیہ المھر الثانی کاملا وعلیھا العدۃ مستقبلۃ فی قول ابی حنیفۃ رح وابی یوسف رح	کذا فی شرح المبسوط للامام السرخسی

ا۔ حکم نمبر ۱/۳۴۹ اور ۱/۳۵۰ مع حواشی ملاحظہ ہوں اور ظہار اور ایلاء کے متعلق حکم ۱/۳۴۸ کا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۲۔ حکم نمبر ۶۵/۳۵۰ ملاحظہ ہو (مترجم) ۳۔ خلوت صحیحہ کے مفہوم اور دیگر احکام کے متعلق نمبر ۲/۳۴۸ کا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) ۴۔ محارم یعنی جن سے اس عورت کا نکاح حرام ہو۔ اس کے متعلق حکم نمبر ۳۳۷ تا ۳۴۷ ملاحظہ ہوں (مترجم) ۵۔ ذوی الارحام کے متعلق میراث کی متداول و مشہور کتاب الشریفیہ میں ہے کہ ذوی الارحام، ذوالرحم کی جمع ہے اور ذوالرحم لغت میں علی الاطلاق رشتہ دار کے معنی میں آتا ہے اور (احکام میراث کی) شرعی اصطلاح میں ذوالرحم سے مراد ہر ایسا رشتہ دار ہے جو نہ تو

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	پانچواں باب۔ کفو ہونے کے احکام — کفو ہونے کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۵۰-	اور ایک دوسرے کا وارث ہونے کے احکام ثابت ہوں گے لیکن عورت کے ولی لوگوں کو (اس نکاح پر) اعتراض کا حق ہوگا (ب) اور حسنؒ نے امام ابو حنیفہؒ سے روایت کیا ہے کہ وہ (یعنی عورت کا غیر کفو میں نکاح کرنا) منعقد نہ ہوگا اور ہمارے اکثر مشائخ رحؒ نے اسی حکم کو اختیار کیا ہے [۱]	محیط
	(ب) اور (مذکورہ صورت میں) ہمارے زمانہ میں فتویٰ کے لئے مختار حکم حسنؒ کی (مذکورہ) روایت ہے اور شیخ امام شمس الائمہ السرخسیؒ کا قول ہے کہ حسنؒ کی روایت احتیاط کے زیادہ قریب ہے۔	قاضیخان
	(ج) اور (مذکورہ صورت کے متعلق) فتاویٰ بزازیہ میں ہے کہ برہان الائمہؒ نے ذکر کیا ہے کہ وہ عورت باکرہ ہو یا ثیبہ (مذکورہ صورت میں) امام اعظمؒ کے قول کے بموجب اس نکاح کے جواز پر فتویٰ ہے اور یہ مذکورہ احکام اس صورت میں ہیں کہ اس عورت کا ولی تھا اور اگر اس عورت کا ولی نہ تھا تو وہ نکاح بالاتفاق صحیح قرار پاتا ہے۔	نہر فائق
۴۷	اور (مذکورہ صورت میں یعنی جب کسی عورت نے اپنا نکاح غیر کفو میں کر لیا اور ولیوں نے اعتراض کیا تو اس عورت اور اس کے اس خاوند میں) علیحدگی قاضی (یعنی حاکم مجاز) کے ہاں ہی ہوگی اور قاضی کے فسخ کئے بغیر ان دونوں کے مابین وہ نکاح فسخ نہ ہوگا اور یہ علیحدگی بغیر طلاق کے ہوگی حتیٰ کہ اگر اس خاوند نے اس عورت سے دخول نہ کیا تھا تو اس عورت کو حق مہر سے کچھ نہ ملے گا [۲]	محیط
۴۸	اور اگر (مذکورہ صورت میں) اس خاوند نے اس عورت سے دخول کیا تھا یا اس سے خلوت صحیحہ کی تھی تو اس پر کل مقررہ حق مہر اور اس عورت کا نفقہ لازم ہوگا اور اس عورت پر عدت (بھی) لازم ہوگی [۳]	سراج وہاج
۴۹	(و) اور (مذکورہ صورت میں) قاضی (یعنی حاکم مجاز) کے ہاں وہ مقدمہ لے جانے کی ولایت کے حقدار محارم لوگ ہیں اور بعض کے ہاں اس میں محارم اور غیر محارم (ولی) سب برابر ہیں حتیٰ کہ اس عورت کے چچا کے بیٹے کو اور جو اس کی مانند ہو اس مقدمہ کی ولایت حاصل ہوگی اور یہی صحیح ہے [۴]	محیط
	(ب) اور یہ (مذکورہ) ولایت ذوی الارحام کے لئے ثابت نہ ہوگی البتہ عصبات کے لئے ثابت ہوگی [۵]	خلاصہ
۵۰	جب کسی عورت نے غیر کفو میں نکاح کر لیا اور اس خاوند نے اس سے دخول کیا اور قاضی (یعنی حاکم مجاز) نے ولی کے استغاثہ کی بنا پر ان دونوں کے مابین علیحدگی کرا دی اس نے اس خاوند پر حق مہر لازم کیا اور اس عورت پر عدت لازم کی پھر اس خاوند نے اس بیوی کی عدت میں اس سے اس کے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لیا اور (ولی کی نالش پر) دخول سے قبل قاضی نے ان دونوں میں علیحدگی کرا دی تو (اس صورت میں) اس خاوند پر اس عورت کیلئے دوسرا کامل حق مہر لازم ہوگا اور اس عورت پر از سر نو عدت لازم ہوگی یہ حکم امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے قول کے بموجب ہے	شرح مبسوط

ذوالفروض ہو یعنی میراث میں کتاب وسنت اور اجماع امت کی رو سے اسکا حصہ مقرر نہ ہو اور نہ وہ عصبہ ہو کہ تنہا ہونے کی صورت میں سبھی ترکہ کا وارث قرار پائے۔ مفہوم ماخوذ از شریفیہ مؤلفہ السید الشریف علی الجرجانیؒ شرح السراجیہ مؤلفہ محمد بن عبدالرشید السجاوندیؒ صفحہ ۹۵، صفحہ ۹۲۔ نیز حکم نمبر ۱/۳۴۲ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات وشق نمبر	الباب الخامس- فی الاکفاء	حوالہ
۳۵۰-۵۱	واذا زوجت نفسها من غير كفء بغير رضا الولي فقبض الولي مهرها وجهزها فهذا منه رضا وتسليم ولو قبضه ولم يجهزها فقد اختلف المشائخ رحمهم الله والصحيح انه يكون رضا وتسليما للعقد واذا لم يقبض مهرها ولكن خاصم زوجها في نفقتها وتقدير مهرها عليه بوكالة منها كان ذلك منه رضا وتسليما للعقد استحسانا وهذا اذا كان عدم الكفاءة ثابتا عند القاضي قبل مخاصمة الولي اياه في المهر والنفقة فاما اذا لم يكن عدم الكفاءة ثابتا قبل ذلك عند القاضي فلا يكون رضا بالنكاح قياسا واستحسانا	كذا في الذخيرة
۵۲	وسكوت الولي عن المطالبة بالتفريق لا يبطل حقه في الفسخ وان طال الزمان حتى تلد	كذا في شرح الجامع الصغير لقاضيخان
	[1] اما اذا ولدت منه فليس للاولياء حق الفسخ لكن ذكر في مبسوط شيخ الاسلام رحمه الله واذا زوجت نفسها من غير كفء فعلم الولي بذلك فسكت حتى ولدت اولادا ثم بدا له ان يخاصم في ذلك فله ان يفرق بينهما	كذا في النهاية
۵۳	واذا زوجت نفسها من غير كفء ورضي به احد الاولياء لم يكن لهذا الولي ولا لمن مثله او دونه في الولاية حق الفسخ ويكون ذلك لمن فوقه	كذا في فتاوى قاضيخان
	وكذا اذا زوجها احد الاولياء برضاها	كذا في المحيط

[1] اس کی نظیر کے متعلق حکم ۵۶، ۷۹، ۸۵، ۱۱۱ / ۳۲۹ ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات نمبر	پانچواں باب۔ کفو ہونے کے احکام — کفو ہونے کے احکام کا بیان	حوالہ
۵۰-۵۱	(ا) جب کسی عورت نے اپنا نکاح ولی کی رضامندی کے بغیر غیر کفو میں کرلیا تو ولی نے اس عورت کا حق مہر لے لیا اور اس کا جہیز تیار کیا تو ایسا کرنا اس ولی کی طرف سے اس نکاح کے لئے رضامندی اور اسے تسلیم کرنا ہے (ب) اور اگر اس ولی نے حق مہر لے لیا اور اس کا جہیز تیار نہ کیا تو اس (صورت میں اس کی رضامندی قرار پانے) کے متعلق مشائخ نے اختلاف کیا ہے اور صحیح حکم یہ ہے کہ ایسا کرنا (بھی اس ولی کی طرف سے) اس نکاح کے لئے رضامندی اور اسے تسلیم کرنا ہے (ج) اور اگر اس ولی نے اس عورت کا حق مہر نہ لیا لیکن اس نے اس عورت کی وکالت میں اس کے خاوند سے اس عورت کے نفقہ اور اس کے حق مہر کی متعلق میں نزاع کیا تو ایسا کرنا (بھی) از روئے استحسان اس ولی کی طرف سے اس نکاح کے لئے رضامندی اور اسے تسلیم کرنا ہے۔ اور یہ (مذکورہ) حکم اس صورت میں ہے کہ اس ولی کی طرف سے اس شوہر کے ساتھ حق مہر اور نفقہ میں نزاع کرنے سے پہلے اس نکاح کا غیر کفو میں ہونا قاضی (یعنی حاکم مجاز) کے ہاں ثابت ہو اور اگر اس ولی کے (مذکورہ) نزاع کرنے سے پہلے اس نکاح کا غیر کفو میں ہونا قاضی کے ہاں ثابت نہ ہو تو ایسا کرنا از روئے قیاس واستحسان (اس ولی کی طرف سے) اس نکاح کے لئے رضامندی نہ قرار پائے گی	ذخیرہ
۵۲	(ا) اور (مذکورہ صورت میں یعنی عورت اپنا نکاح ولی کی رضامندی کے بغیر غیر کفو میں کرلینے کی صورت میں) ولی کا (اس خاوند اور بیوی کے مابین) علیحدگی کے مطالبہ سے چپ رہنا، اس نکاح کو فسخ کرانے میں اس کے حق کو باطل نہیں کرتا خواہ لمبا عرصہ گذر جائے تاوقتیکہ وہ عورت بچہ جنے	شرح جامع صغیر
	(ب) مگر جب (مذکورہ صورت میں) اس عورت نے اس خاوند سے بچہ جنا تو پھر اس عورت کے ولیوں کو وہ نکاح فسخ کرانے کا حق نہیں رہتا (ج) لیکن مبسوط شیخ الاسلامؒ میں مذکور ہے کہ جب کسی عورت نے اپنا نکاح غیر کفو میں کیا پھر اس عورت کے ولی کو پتہ چلا تو وہ چپ رہا حتی کہ اس عورت نے اولاد جنی پھر اس ولی کو اس نکاح کے متعلق نزاع کا ارادہ ہوا تو اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ ان دونوں (یعنی اس خاوند وبیوی) میں علیحدگی کرادے	نہایہ
۵۳	(ا) جب کسی عورت نے غیر کفو میں نکاح کیا اور اس عورت کے، ولیوں میں سے کوئی ایک ولی (اس نکاح پر) راضی ہوگیا تو اس ولی کو اور اس کو جو ولی ہونے میں اس کے مرتبہ میں ہے یا اس سے کم درجہ پر ہے ان سب کو وہ نکاح فسخ کرانے کا حق نہ رہے گا البتہ جو شخص ولی ہونے میں اس سے اوپر کے درجہ کا ہے (یعنی اس سے اقرب ہے) اسے وہ نکاح فسخ کرانے کا حق ہوگا	قاضیخان
	(ب) اور اسی (مذکورہ حکم کی طرح یہی حکم اس صورت میں ہے کہ جب اس عورت کا نکاح اس کے ولیوں میں سے کسی ایک ولی نے اس عورت کی رضامندی سے کیا (تو اس ولی کو اور اس کے مرتبہ کے ولی کو اور اس سے کم مرتبہ کے ولی کو وہ نکاح فسخ کرانے کا حق نہ رہے گا البتہ اس سے اوپر درجہ کے ولی کو یہ حق ہوگا)	محیط

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعہ و شق نمبر	الباب الخامس . فی الاکفاء — الاکفاء	حوالہ
۳۵۰-۵۴	وان زوجها الولی من غیر کفء فدخل بها ثم بانت من زوجها بالطلاق ثم زوجت نفسها هذا الزوج بغیر ولی کان للولی ان یفسخ	كذا فی فتاوی قاضیخان
	ولو طلقها طلاقا رجعیا وراجعها بغیر رضا الولی لا یکون للولی حق التفریق	كذا فی الخلاصة
۵۵	فی المنتقی ابن سماعة رح عن محمد رح امرأة تحت رجل هو لیس بکفء لها خاصم اخوها فی ذلک وابوها غائب عنها غیبة منقطعة او خاصمه ولی آخر وغیره اولی منه وهو غائب غیبة منقطعة فادعی الزوج ان الولی الاولی زوجه یؤمر باقامة البینة فان اقام بینة علی ذلک قبلت بینته واخذ به علی الولی الاولی والا فرق بینهما	هكذا فی الذخیرة
۵۶	فی المنتقی بشر رح عن ابی یوسف رح رجل زوج امة له وهی صغیرة من رجل ثم ادعی انها ابنته یثبت النسب والنکاح علی حاله ان کان الزوج کفؤا فان لم یکن کفؤا فهو فی القیاس لازم لانه هو الذی زوج وهو ولی ولو باعها من رجل ثم ادعی المشتری انها بنته فکذلک اذا کان الزوج کفؤا وان کان الزوج غیر کفء فالقیاس کذلک لانه زوجها ولی مالک	كذا فی المحیط
۵۷	وفی نکاح الاصل عبد تزوج امرأة باذن مولاه ولم یخبر وقت العقد انه حر او عبد ولم تعلم المرأة ایضا ولا اولیاؤها انه حر او عبد ثم ظهر انه عبد فان کانت المرأة هی التی باشرت عقد النکاح فلا خیار لها ولکن للاولیاء الخیار وان کان الاولیاء هم الذین باشروا عقد	

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	پانچواں باب۔ کفو ہونے کے احکام / کفو ہونے کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۵۰۔۵۴	(ا) اگر کسی عورت کا نکاح اس کے ولی نے غیر کفؤ میں کر دیا اس خاوند نے اس سے دخول کیا پھر اس نے اس عورت کو بائنہ طلاق دے دی پھر اس عورت نے اپنا نکاح اسی خاوند سے ولی کی رضامندی کے بغیر کر لیا تو اس ولی کو وہ نکاح فسخ کرانے کا حق ہوگا	قاضیخان
	(ب) اور اگر (مذکورہ صورت میں) اس خاوند نے اس عورت کو رجعی طلاق دیکر اس کے ولی کی رضامندی کے بغیر اس عورت پر رجوع کر لیا تو (اس صورت میں) اس ولی کو ان میں (یعنی اس خاوند اور بیوی میں) علیحدگی کرانے کا حق نہ ہوگا	خلاصہ
۵۵	منتقی ابن سماعہؒ میں امام محمدؒ سے مروی ہے کہ کوئی عورت ایسے مرد کی بیوی ہے جو اس کا کفو نہیں ہے تو اس عورت کے بھائی نے اس کے متعلق نزاع کیا اس عورت کا باپ غائب ہے اور اس کی غیبت، غیبت منقطعہ ہے یا اس عورت کے کسی اور ولی نے (اس نکاح کے فسخ کرانے کے لئے) نزاع کیا اور اس ولی کے علاوہ اس سے اونچے درجہ کا ولی بھی ہے اور وہ غائب ہے اس کی غیبت، غیبت منقطعہ ہے پس خاوند نے دعوی کیا کہ اونچے درجہ کے اس ولی نے (جو غائب ہے) اس سے (اس عورت کا) نکاح کر دیا ہے تو خاوند کو (اس پر) گواہی قائم کرنے کا حکم کیا جائے گا پس اگر اس نے اس پر گواہی قائم کر دی تو اس کی وہ گواہی قبول کی جائے گی اور اس کے متعلق اس اونچے درجہ کے ولی پر مؤاخذہ ہوگا ورنہ (یعنی اگر وہ خاوند مذکورہ گواہی قائم نہ کر سکا) تو ان دونوں (یعنی اس خاوند اور بیوی) میں علیحدگی کر دی جائے گی	ذخیرہ
۵۶	(ا) منتقی بشرؒ میں امام محمدؒ سے مروی ہے کہ کسی آدمی نے اپنی نابالغہ باندی کا نکاح ایک مرد سے کر دیا پھر اس آدمی نے یہ دعوی کیا کہ وہ اس کی بیٹی ہے تو (اس سے) اس کی نسب ثابت ہوگی اور وہ نکاح حسبِ حال رہے گا بشرطیکہ وہ خاوند (اس کی) کفو تھا اور اگر وہ خاوند اس کی کفو نہ تھا تو (بھی) از روئے قیاس نکاح لازم رہے گا اس لئے کہ وہ جس نے اس (نابالغہ) کا نکاح کر دیا ہے درانحالیکہ وہ ہی اس کا ولی ہے (ب) اور (اگر مذکورہ صورت میں) اس آدمی نے اس لڑکی کو (یعنی اپنی اس نابالغہ باندی کا نکاح کر دیا اور پھر اس کو) کسی مرد کے ہاتھ فروخت کر دیا پھر خریدنے والے نے یہ دعوی کیا کہ یہ میری بیٹی ہے تو بھی یہی حکم ہے (یعنی وہ نکاح حسبِ حال رہے گا) جبکہ وہ خاوند کفو تھا اور اگر وہ خاوند اس کی کفو نہ تھا تو (بھی) از روئے قیاس یہی حکم ہے اس لئے کہ اسے ولی مالک نے نکاح کر دیا ہے	محیط
۵۷	(ا) کتاب الاصل میں نکاح کی بحث میں مذکور ہے کہ کسی غلام نے اپنے آقا کی اجازت سے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس نے نکاح کے وقت یہ نہ بتایا کہ آزاد ہے یا غلام ہے اور اس عورت نے اور اس کے ولیوں نے بھی یہ نہ جانا کہ وہ آزاد ہے یا غلام ہے پھر (نکاح کے بعد) یہ ظاہر ہوا کہ وہ غلام ہے تو اس کے متعلق حکم یہ ہے کہ، اگر وہ عورت ہی اس نکاح کی مباشر تھی (یعنی اس عورت نے ہی وہ نکاح کیا تھا)، تو اسے (اس	

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	الباب الخامس۔ فی الاکفاء الاکفاء	حوالہ
۳۵۰-	النکاح علیھا وباقی المسئلۃ بحالھا فلاخیار للمرأۃ ولا للاولیاء وبمثلہ لواخبر الزوج انہ حر وباقی المسئلۃ بحالھا کان لھم الخیار فھذہ المسئلۃ دلیل علی ان المرأۃ اذا زوجت نفسھا من رجل ولم تشترط الکفاءۃ ولم تعلم انہ کفؤ او غیر کفؤ ثم علمت انہ غیر کفؤ لاخیار لھا ولکن للاولیاء الخیار وان کان الاولیاء ھم الذین باشروا عقد النکاح برضاھا ولم یعلموا انہ کفؤ او غیر کفؤ فلاخیار لواحد منھما واما اذا شرط الکفاءۃ او اخبرھم بالکفاءۃ ثم ظھر انہ غیر کفؤ کان لھم الخیار	کذا فی المحیط
۵۸	وسئل شیخ الاسلام عن مجھول النسب ھل ھو کفؤ لامرأۃ معروفۃ النسب قال لا	کذا فی المحیط
۵۹	ولوانتسب الزوج لھا نسبا غیر نسبہ فان ظھر دونہ وھو لیس بکفؤ فحق الفسخ ثابت للکل وان کان کفأ فحق الفسخ لھا دون الاولیاء وان کان ما ظھر فوق ما اخبر فلا فسخ لاحد	کذا فی الظھیریۃ
۶۰	ولوکانت ھی التی غرت الزوج وانتسبت الی غیر نسبھا لاخیار للزوج وھی امرأتہ ان شاء امسکھا وان شاء طلقھا۔	کذا فی شرح الجامع الصغیر لقاضیخان
۶۱	ولوتزوج امرأۃ علی انہ فلان بن فلان فاذا ھو اخوہ لابیہ او عمہ لابیہ کان لھا حق الفسخ	کذا فی فتاوی قاضیخان

[1] حکم نمبر ۵۸ تا ۶۳/۳۵۰ اور ۴/۳۵۰ مع حاشیہ ملاحظہ ہوں (مترجم) [2] حکم نمبر ۱ تا ۳/۳۵۰ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	پانچواں باب۔ کفو ہونے کے احکام / کفو ہونے کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۵-	نکاح کے فسخ کا) اختیار نہ ہوگا لیکن اس کے ولیوں کو اختیار ہوگا اور اگر اس عورت کے ولیوں نے خود اس عورت کا نکاح کر دیا تھا اور باقی صورت مسئلہ حسب حال تھی (یعنی وہ عورت بھی اس نکاح کی مباشر تھی) تو نہ اس عورت کو (اس نکاح کے فسخ کا) اختیار ہوگا اور نہ اس کے ولیوں کو اختیار ہوگا اور اسی طرح اگر (مذکورہ صورت میں) اس خاوند نے یہ بتایا کہ وہ آزاد ہے اور باقی صورت مسئلہ حسب حال تھی (یعنی وہ عورت اور اس کے ولی لوگ اس کے نکاح کے مباشر تھے) تو ان سب کو (یعنی اس عورت کو اور اس کے ولیوں کو وہ نکاح فسخ کرانے کا) اختیار ہوگا پس یہ مسئلہ اس امر کی دلیل ہے کہ جب کسی عورت نے اپنا نکاح کسی مرد سے کر لیا اور اس عورت نے کفو ہونے کی شرط نہ کی اور نہ اس نے یہ جانا کہ وہ مرد کفو ہے یا غیر کفو ہے پھر (نکاح کے بعد) اس عورت نے یہ جانا کہ وہ غیر کفو ہے تو اس عورت کو (وہ نکاح فسخ کرانے کا) اختیار نہ ہوگا لیکن اس کے ولیوں کو یہ اختیار ہوگا اور اگر اس عورت کے ولی لوگوں نے خود وہ نکاح اس عورت کی رضامندی سے کر دیا تھا اور انہوں نے یہ نہ جانا کہ وہ مرد کفو ہے یا غیر کفو ہے تو ان دونوں (یعنی عورت اور اس کے ولیوں) میں سے کسی ایک کو (اس نکاح کے فسخ کرانے کا) اختیار نہ ہوگا (ب) مگر جب (اس نکاح میں) کفو ہونا شرط کیا گیا یا خود اس نے انہیں یہ بتایا کہ وہ کفو ہے پھر (نکاح کے بعد) یہ ظاہر ہوا کہ وہ کفو نہیں ہے تو (اس صورت میں) ان سب کو (یعنی اس عورت کو اور اس کے ولیوں کو وہ نکاح فسخ کرانے کا) اختیار ہوگا	محیط
۵۸	شیخ الاسلامؒ سے ایک مجہول النسب مرد کے متعلق دریافت کیا گیا کہ کیا وہ (نکاح میں) معروفۃ النسب عورت کے لئے کفو پاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ نہیں ؎	محیط
۵۹	اگر (نکاح میں) خاوند نے اپنی نسب کے علاوہ نسب بیان کی تو (اس کے متعلق حکم یہ ہے کہ اگر اس کی نسب، اس کی بیان کردہ نسب سے کم درجہ کی ظاہر ہوئی اور وہ (اس عورت کے لئے) کفو نہیں قرار پاتا تو (اس نکاح کے) فسخ کرانے کا اختیار سبھی کو (یعنی اس عورت کو اور اس کے ولیوں کو) حاصل ہے اور اگر وہ اس عورت کا کفو قرار پاتا ہے تو (اس نکاح کے) فسخ کرانے کا اختیار اس عورت کو حاصل ہے اس کے ولیوں کو نہیں اور اگر اس کی نسب، اس کی بیان کردہ نسب سے اونچے درجہ کی ظاہر ہوئی تو کسی کو بھی (اس نکاح کے) فسخ کرانے کا اختیار نہیں	ظہیریہ
۶۰	اگر (نکاح میں نسب کے بیان میں) عورت نے خاوند کو دھوکا دیا اور اپنی نسب کے علاوہ نسب بیان کی تو اس خاوند کو (وہ نکاح فسخ کرانے کا) اختیار نہیں ہے اور وہ عورت اس کی بیوی ہے وہ خاوند چاہے تو اسے رکھے اور چاہے تو اسے طلاق دے ؎	شرح جامع صغیر
۶۱	اگر کسی مرد نے کسی عورت سے یہ بیان کر کے نکاح کیا کہ وہ خاوند فلاں بن فلاں ہے پھر یہ ظاہر ہوا کہ وہ اس بیان کردہ کا باپ کی طرف سے بھائی ہے (یعنی وہ اس بیان کردہ خاوند کا علاتی بھائی ہے) یا وہ اس بیان کردہ کا اسکے باپ کی طرف سے چچا ہے (یعنی وہ اس بیان کردہ خاوند کے باپ کا علاتی بھائی ہے) تو اس عورت کو (وہ نکاح) فسخ کرانے کا حق ہوگا	قاضیخان

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات/شق نمبر	الباب الخامس فی الاکفاء — الاکفاء	حوالہ
٣٥٠-٦٢	رجل تزوج امرأة مجهولة النسب ثم ادعاها رجل من بنی قریش واثبت القاضی نسبها منه وجعلها بنتاله وزوجها حجام فلهذا الاب ان یفرق بینها وبین زوجها ولو لم یکن کذلک لکن اقرت بالرق لرجل لم یکن لمولاها ان یبطل النکاح بینهما	کذا فی الذخیرة
٦٣	المرأة اذا زوجت نفسها من غیر کفء هل لها ان تمنع نفسها حتی یرضی الاولیاء افتی الفقیه ابو اللیثؒ ان لها ذلک وان کان خلاف ظاهر الروایة وکثیر من مشایخنا افتوا بظاهر الروایة لیس لها ان تمنع	کذا فی الخلاصة
٦٤	ولو تزوجت المرأة ونقصت من مهر مثلها فللولی الاعتراض علیها حتی یتم لها مهرها او یفارقها واذا فارقها قبل الدخول فلا مهر لها وان فارقها بعده فلها المسمی وکذا اذا مات احدهما قبل التفریق وهذا عند ابی حنیفةؒ وقالاؒ لیس له الاعتراض	هکذا فی التبیین
٦٥	ولا تکون هذه الفرقة الا عند القاضی ومالم یقض القاضی بالفرقة بینهما فحکم الطلاق والظهار والایلاء والمیراث باق	کذا فی السراج الوهاج
٦٦	السلطان اذا اکره رجلا لیزوج مولیته من کفء باقل من مهر مثلها ورضیت المرأة بذلک ثم زال الاکراه فللولی حق الخصومة مع الزوج حتی یبلغ مهر مثلها او یفرق القاضی بینهما وعلی قول ابی یوسفؒ ومحمدؒ لا حق للولی فی ذلک	کذا فی المحیط فیما یتصل بفصل معرفة الاولیاء
٦٧	وکذلک فی مسئلة اذا کانت المرأة مکرهة ثم زال الاکراه علی قول ابی حنیفةؒ حق الخصومة للمرأة مع الولی وعلی قولهماؒ حق الخصومة للمرأة لا غیر	کذا فی المحیط فیما یتصل بفصل معرفة الاولیاء

لہ اور بالعموم آقا کو ایسا حق ہوتا ہے چنانچہ در مختار ورد المحتار میں ہے کہ غلام، باندی، مکاتب، مدبر اور ام ولد کا نکاح ان کے آقا کی اجازت پر موقوف ہے وہ اجازت دے تو نافذ قرار پاتا ہے وہ رد قرار دے تو باطل قرار پاتا ہے۔ مفہوم ماخوذ از در مختار ورد المحتار ج ۲ ص ۴۰۲ (مترجم) ۲ؔ حکم نمبر $\frac{٦٢}{٣٥٠}$ کے ملاحظہ ہو اور ظہار اور ایلاء کے متعلق حکم نمبر $\frac{١}{٣٣٨}$ کا حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

حادثتی نمبر	پانچواں باب۔ کفو ہونے کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۵۰-۶۲	(و) ایک مرد نے کسی مجہولۃ النسب عورت سے نکاح کیا پھر بنو قریش کے ایک آدمی نے اس عورت کا (اپنی نسب سے ہونے کا) دعوی کیا اور قاضی (یعنی حاکم مجاز) نے اس عورت کی نسب اس قریشی سے ثابت قرار دی اور اس عورت کو اس قریش کی بیٹی قرار دیا اور اس کا وہ خاوند حجام (یعنی پچھنے لگانے والا) ہے تو اس باپ کو یہ حق حاصل ہو گا کہ وہ اس عورت اور اس کے اس خاوند کے مابین علیحدگی کرا دے (ب) اور اگر یوں ثابت نہ ہوا لیکن اس عورت نے یہ اقرار کیا کہ وہ فلاں مرد کی باندی ہے تو اس کے اس آقا کو یہ حق نہ ہو گا کہ وہ ان دونوں میں اس نکاح کو باطل کرا دے ۱؎	ذخیرہ
۶۳	کسی عورت نے جب اپنا نکاح غیر کفو میں کر لیا تو کیا اسے یہ اختیار ہو گا کہ وہ اپنے ولیوں کی رضامندی تک اپنے آپ سے (اس شوہر کو) منع کرے تو اس کے متعلق فقیہ ابو اللیث رح کا فتوی ہے کہ اسے یہ اختیار ہے اگرچہ یہ ظاہر روایت کے خلاف ہے اور ہمارے بہت سے مشائخ رح نے ظاہر روایت کے مطابق فتوی دیا ہے کہ اس عورت کو (مذکورہ) ممانعت کا اختیار نہیں ہے	خلاصہ
۶۴	(و) اگر کسی عورت نے نکاح کیا تو اس نے اپنا حق مہر، مہر مثل سے کم کر دیا تو اس کا ولی اس پر اعتراض کر سکتا ہے حتی کہ وہ خاوند، اس عورت کے لئے مہر مثل پورا کرے یا اسے علیحدہ کر دے۔ اور اس صورت میں جب اس نے اس عورت کو دخول سے پہلے علیحدہ کر دیا تو تو اس عورت کے لئے حق مہر نہ ہو گا۔ اور اگر اسے دخول کے بعد علیحدہ کیا تو اس عورت کو ذکر کردہ حق مہر ملے گا۔ اور یہی حکم اس صورت میں ہے جبکہ (ان دونوں میں) علیحدگی سے پہلے ان دونوں میں سے کسی ایک کی وفات ہو گئی یہ حکم امام ابو حنیفہ رح کے ہاں ہے (ب) اور صاحبین رح (یعنی امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح) کا قول یہ ہے کہ اس (ولی) کو اعتراض کا حق نہیں ہے	تبیین،
۶۵	اور یہ (مذکورہ) علیحدگی (یعنی غیر کفو میں نکاح ہونے کی بنا پر علیحدگی) قاضی (یعنی حاکم مجاز) کے ہاں ہی ہو سکتی ہے اور جبتک قاضی ان دونوں میں علیحدگی کا فیصلہ نہ دے اس وقت تک (اس نکاح میں) طلاق، ظہار، ایلاء، اور وراثت کے احکام باقی ہوں گے ۲؎	سراج وہاج
۶۶	(و) جب سلطان نے کسی مرد کو اس پر مجبور کیا کہ وہ فلاں عورت جس کا وہ ولی ہے اس کا نکاح مہر مثل سے کم پر کفو میں کر دے اور وہ عورت اس پر راضی ہو گئی پھر (نکاح کے بعد) سلطان کی طرف سے وہ جبر جاتا رہا تو اس ولی کو اس خاوند کے ساتھ نزاع کا حق حاصل ہے حتی کہ اس عورت کا حق مہر مہر مثل تک پہنچے یا قاضی (یعنی حاکم مجاز) ان دونوں (یعنی اس خاوند اور بیوی) کے مابین علیحدگی کرا دے (ب) اور امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح کے قول کے بموجب (اس صورت میں) اس کے ولی کو اس نزاع کا کوئی حق نہیں ہے ۳؎	محیط
۶۷	اسی (مذکورہ حکم کی) طرح یہی حکم اس مسئلہ میں ہے کہ جب (مذکورہ صورت میں) وہ عورت (مہر مثل سے کم قبول کرنے پر) مجبور کی گئی تھی پھر (نکاح کے بعد) وہ جبر جاتا رہا تو امام ابو حنیفہ رح کے قول کے بموجب اس عورت کو اسکے ولی سمیت (مذکورہ) نزاع کا حق حاصل ہے اور صاحبین رح (یعنی امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح) کے قول کے بموجب اس عورت کو (مذکورہ) نزاع کا حق حاصل ہے کسی اور کو نہیں ہے ۴؎	محیط

۳؎ حکم نمبر ۶۶ تا ۶۹ / ۳۵۰ مع حواشی ملاحظہ ہوں (مترجم)، ۴؎ حکم نمبر ۶۶ / ۳۵۰ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات و شق نمبر	الباب الخامس۔ فی الاکفاء الاکفاء	حوالہ
۳۵۰-۶۸	واذا اکرھت المرأۃ علی ان تزوج نفسھا من کفء بمھر المثل ثم زال الاکراہ فلا خیار لھا واما اذا اکرھت علی ان تزوج نفسھا من غیر الکفء او باقل من مھر المثل ثم زال الاکراہ فلھا الخیار	کذا فی المحیط
۶۹	واذا اکرھت المرأۃ علی النکاح نفعلت فانہ یجوز العقد ولا ضمان علی المکرہ بحال ثم ینظر ان کان الزوج کفأ والمسمی اکثر من مھر المثل اومثلہ جاز وان کان اقل من مھر المثل وطلبت التبلیغ الی مھر مثلھا یقال لہ اما ان تبلغ الیہ والا فارقھا فان بلغ فبھا ونعمت وان فارقھا قبل الدخول لا یلزمہ شئ وان دخل بھا وھی مکرھۃ فھذا رضا منہ للتبلیغ الی مھر المثل وان دخل بھا طائعۃ فھذا رضا منھا بالمسمی الاان للاولیاء الاعتراض علیھا عند ابی حنیفۃ رح وعندھما لیس لھم ذلک ھذا اذا کان الزوج کفأ اما اذا کان غیر کفء فللاولیاء ان یفرقوا بینھما فان دخل بھا ان کانت مکرھۃ لزمہ مھر المثل وحق الاعتراض لعدم الکفاءۃ باق وان دخل بھا طائعۃ یلزمہ المسمی ولا یزاد علیہ ویکون ھذا رضا منھا بالنکاح لان تمکینھا من نفسھا اجازۃ للعقد کقولھا رضیت ویسقط الخیاران الثابتان لھا التفریق لعدم الکفاءۃ واتمام مھر المثل وبقی الخیار للاولیاء فی التفریق لعدم الکفاءۃ ولنقصان المھر عند ابی حنیفۃ رح وعندھما لھما الخیار لعدم الکفاءۃ	

لے حکم نمبر ۶۶/۳۵۰ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم) سے یعنی جب کسی عورت نے نکاح کے لئے ایجاب یا قبول خود کیا مگر اسے ایسا کرنے پر مجبور کیا گیا تو وہ نکاح بتفصیل مذکور جائز قرار پاگیا۔ جیساکہ رد المحتار میں ہے کہ اس کے متعلق فقہاء احناف کی تحقیق میں عبارات مطلق ہیں کہ وہ نکاح جو جبرے ہو (بتفصیل مذکور) صحیح قرار پاتا ہے جیساکہ طلاق اور عتق کے متعلق حکم ہے اور یہ حکم مرد اور عورت دونوں کو شامل ہے الخ۔ مفہوم ماخوذ از رد المحتار ج ۲ صفحہ ۲۹۵۔ حکم نمبر ۶۶/۳۵۰ مع حاشیہ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات وشق نمبر	پانچواں باب۔ کفو ہونے کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۵۰-۶۸	(۱) جب کوئی عورت اس پر مجبور کی گئی کہ وہ اپنا نکاح مہر مثل پر کفو میں کرے پھر (اس نکاح کے بعد) وہ جبر جاتا رہا تو (اس صورت میں) اس عورت کو (وہ نکاح فسخ کرانے کا) اختیار نہ ہوگا (ب) اور اگر وہ عورت اس پر مجبور کی گئی کہ وہ اپنا نکاح غیر کفو میں کرے یا مہر مثل سے کم پر کرے پھر (اس نکاح کے بعد) وہ جبر جاتا رہا تو اس عورت کو (وہ نکاح فسخ کرانے کا) اختیار ہوگا سلہ	محیط
۶۹	(۱) جب کوئی عورت نکاح کرنے پر مجبور کی گئی تو اس نے ایسا کر دیا تو وہ نکاح جائز قرار پائے گا اور (اس نکاح پر) جبر کرنے والے پر کوئی ضمان لازم نہ ہوگی پھر یہ دیکھا جائے کہ اگر وہ خاوند کفو قرار پاتا ہے اور مقررہ حق مہر، مہر مثل سے زائد یا اس جتنا ہے تو جائز ہے اور اگر مقررہ حق مہر، مہر مثل سے کم ہے اور اس عورت نے مہر مثل تک حق مہر پورا کرنے کا مطالبہ کیا تو اس خاوند سے کہا جائے گا کہ وہ اس عورت کا حق مہر پورا کرے یا اس عورت کو علیحدہ کر دے پس اگر اس نے حق مہر پورا کر دیا تو فبہا اور ٹھیک اور اگر اس نے اس عورت کو علیحدہ کر دیا تو قبل الدخول (علیحدہ کرنے) کی صورت میں اس خاوند پر حق مہر میں سے کچھ لازم نہ ہوگا اور اگر اس سے دخول کیا اور اس میں اس پر جبر کیا گیا تھا تو یہ (یعنی اس مرد کا اس پر جبر کر کے دخول کرنا) اس مرد کی طرف سے مہر مثل پورا کرنے کے رضامندی قرار پائے گی اور اگر اس نے اس سے دخول کیا اور وہ اس میں رضامند تھی تو یہ (یعنی اس عورت کا اس دخول پر رضامند ہونا) اس عورت کی طرف سے مقررہ حق مہر پر رضامندی قرار پائے گی لیکن اس عورت کے ولیوں کو اس پر اعتراض کا حق ہوگا یہ حکم امام ابوحنیفہؒ کے ہاں ہے اور صاحبینؒ (یعنی امام ابو یوسف رحؒ اور امام محمدؒ) کے ہاں اس عورت کے ولیوں کو اس پر اعتراض کا حق نہ ہوگا یہ احکام اس صورت میں ہیں کہ وہ خاوند کفو تھا (ب) اگر (مذکورہ صورت میں) وہ خاوند کفو نہ تھا تو اس عورت کے ولیوں کو ان دونوں (یعنی اس عورت اور اس کے خاوند) میں علیحدگی کرانے کا حق ہوگا پس اگر اس نے اس سے دخول کیا تو اگر اس عورت پر (اس میں) جبر کیا گیا تھا تو اس خاوند پر مہر مثل لازم ہوگا اور کفو نہ ہونے کی وجہ سے اعتراض کا حق باقی رہے گا اور اگر اس نے اس سے دخول کیا اور وہ اس میں رضامند تھی تو اس خاوند پر مقررہ حق مہر لازم ہوگا اور اس پر اضافہ نہ کیا جائے گا اور یہ (یعنی اس عورت کا اس دخول پر رضامند ہونا) اس عورت کی طرف سے اس نکاح پر رضامندی قرار پائے گی اس لئے کہ اس عورت کا اپنے سے دخول پر قابو دینا اس نکاح کے لئے اجازت قرار پاتی ہے گویا کہ اس نے یوں کہا ہے کہ میں راضی ہوں اور (اس صورت میں) اس عورت کے لئے ثابت شدہ دونوں اختیار یعنی کفو نہ ہونے کی وجہ سے علیحدگی کا اختیار اور مہر مثل تک حق مہر پورا کرانے کی وجہ سے علیحدگی کرانے کا اختیار ساقط قرار پائیں گے اور اس عورت کے ولیوں کے لئے کفو ہونے اور حق مہر میں کمی کی وجہ سے علیحدگی کرانے کا اختیار باقی رہے گا یہ حکم امام ابوحنیفہؒ کے ہاں ہے اور صاحبینؒ (یعنی امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ) کے ہاں ان دونوں (یعنی اس عورت اور اسکے ولیوں) کیلئے کفو نہ ہونے کی وجہ سے علیحدگی کرانے کا) اختیار ہوگا اسکے علاوہ نہیں (یعنی صاحبینؒ کے ہاں حق مہر میں کمی کی وجہ سے (علیحدگی کا اختیار نہ ہوگا) (ج) اور	

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات و شق نمبر	الباب الخامس - فی الاکفاء الاکفاء	حوالہ
۳۵۰ -	لا غیر و لو فرق بینهما قبل الدخول لایلزمه شئ	کذا فی السراج الوهاج
۷۰	ولو زوج ولده الصغیر من غیر کفء بان زوج ابنه امة او ابنته عبدا او زوج بغبن فاحش بان زوج البنت و نقص من مهرها او زوج ابنه و زاد علی مهر امرأته جاز و هذا عند ابی حنیفة رح	فی کتاب الاکراه کذا فی التبیین
	وعندهما[1] لا تجوز الزیادة والحط الا بما یتغابن الناس فیه قال بعضهم فاما اصل النکاح تصحیح والاصح ان النکاح باطل عندهما رح	هکذا فی الکافی
	والصحیح قول ابی حنیفة رح	کذا فی المضمرات
	واجمعوا علی انه لا یجوز ذلک من غیر الاب والجد و لا من القاضی	کذا فی فتاوی قاضیخان
	والخلاف فیما اذا لم یعرف سوء اختیار الاب مجانة او فسقا اما اذا عرف ذلک منه فالنکاح باطل اجماعا وکذا اذا کان سکران لا یصح تزویجه لها اجماعا	کذا فی السراج الوهاج
۷۱	وان کانت الزیادة والنقصان بحیث یتغابن الناس فی مثله یجوز بالاتفاق وکذلک الجواب فی غیر الاب والجد من سائر الاولیاء	کذا فی المحیط
۷۲	والذی یتغابن فیه الناس مادون نصف المهر وقیل مادون العشر	کذا فی السراج الوهاج

واللہ اعلم

[1] حکم نمبر ۴۵، ۴۶، ۴۷ / ۳۴۹ اور ۳۸ / ۳۵۰ مع حواشی ملاحظہ ہوں اور سکران کی صورت میں اسکی نظیر کے متعلق حکم نمبر ۲۴ / ۳۲۴ ملاحظہ ہو (مترجم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دفعات شق نمبر	پانچواں باب۔ کفو ہونے کے احکام — کفو ہونے کے احکام کا بیان	حوالہ
۳۵۰	(ا) اگر ان دونوں (یعنی اس عورت اور اسکے خاوند) میں علیحدگی قبل الدخول کرادی گئی تو اس خاوند پر (حق مہر سے) کوئی شئی لازم نہ ہوگی	سراج وہاج
۷۰	(ا) اگر آدمی نے اپنی چھوٹی (یعنی نابالغ) اولاد کا نکاح غیر کفو میں کردیا مثلاً اس نے اپنے (نابالغ) بیٹے کا نکاح کسی باندی سے کردیا یا اس نے اپنی (نابالغہ) بیٹی کا نکاح کسی غلام سے کردیا یا اس نے غبن فاحش پر (یعنی ایسا کثیر خسارہ جو کسی ماہر کے اندازہ میں نہ ہو اس پر) نکاح کردیا مثلاً اس نے اپنی (نابالغہ) بیٹی کا نکاح کردیا اور اس کے مہر (مثل) سے کم دیا یا اس نے اپنے (نابالغ) بیٹے کا نکاح کیا تو اس کی بیوی کا حق مہر زیادہ کردیا تو (ایسا کرنا) جائز قرار پائے گا یہ حکم امام ابوحنیفہؒ کے ہاں ہے (ب) اور صاحبینؒ (یعنی امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ) کے ہاں (مذکورہ) کمی بیشی جائز نہیں ہے سوائے اسکے کہ وہ اتنا ہو کہ جتنا لوگ (عموماً) برداشت کرلیتے ہیں (ج) اور بعض کا قول یہ ہے کہ وہ اصل نکاح صحیح قرار پاتا ہے اور زیادہ صحیح حکم یہ ہے کہ ان دونوں (یعنی امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ) کے ہاں وہ نکاح باطل قرار پاتا ہے (د) اور (مذکورہ صورتوں کے احکام میں) صحیح قول امام ابوحنیفہؒ کا ہے (ر) اور اس پر اجماع ہے کہ یوں (یعنی مذکورہ $\frac{۷۰}{۳۵۰}$) کرنا باپ اور دادا کے سوا کسی اور (ولی) کیلئے جائز نہیں ہے اور نہ قاضی (یعنی حاکم مجاز کے لئے ایسا کرنا جائز ہے (س) اور (امام ابوحنیفہؒ اور صاحبینؒ کا مذکورہ) اختلاف اس صورت میں ہے جبکہ اس باپ کے اختیار کی برائی اسکی بے حیائی اور فسق کی وجہ سے جانی پہچانی نہ ہو اور جب اس کی وہ برائی جانی پہچانی ہو تو اسکا (اسطرح نکاح کردینا) بالاجماع باطل ہے اور اسیطرح جب وہ باپ نشہ میں (دھت) تھا تو اسکا اپنی بیٹی کا نکاح کردینا بالاجماع صحیح نہ ہوگا	تبیین کافی مضمرات قاضیخان سراج وہاج
۷۱	(ا) اگر (مذکورہ صورت $\frac{۷۰}{۳۵۰}$) میں وہ کمی بیشی اتنی ہو کہ لوگ اس کی مانند خسارہ برداشت کرلیتے ہیں تو (باپ کا وہ نکاح کردینا) بالاتفاق جائز ہوگا (ب) اور اسی طرح باپ دادا کے علاوہ باقی ولیوں کے نکاح کردینے کی صورت میں بھی یہی جواب ہے (یعنی بالاتفاق جائز ہوگا)	محیط
۷۲	(ا) اور (ان امور میں) لوگ جسقدر خسارہ برداشت کرلیتے ہیں وہ نصف حق مہر تک ہے (ب) بعض کا قول یہ ہے کہ وہ (حق مہر کے) دسویں حصہ سے کم ہے۔ واللہ اعلم	سراج وہاج

مترجم ابوالسعید محمد صادق مغل بن حافظؒ القادری

اللھم انا نسئلک الاخلاص فی القول والعمل وحسن الختام عند انتہاء الأجل والعون عند الاتمام

یاذاالجلال والاکرام والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصلحات. اللّٰھم تقبلہ واغفر لمؤلفہ

و لمترجمہ ولسامعہ و لمعانہ و لمحبہ. اللّٰھم اغفرلنا و لآبائنا ولامھاتنا ولاساتذتنا

و لمشائخنا ولعشائرنا ولقبائلنا ولاولادنا ولمن لہ حق علینا ولجمیع المؤمنین والمؤمنات

والمسلمین والمسلمات الاحیاء منھم والاموات ونسئل اللہ العافیۃ

فی الدنیا والآخرۃ ویرحم اللہ عبدا قال آمین

یاارحم الراحمین وصلی اللہ تعالٰی علٰی

سیدنا محمد وعلٰی آلہ

واصحابہ اجمعین آمین۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

حرفِ آخر

جلد ۶ از کتاب النکاح بفضلہ تعالٰی اشاعت پذیر ہوئی وللہ الحمد

قارئین کرام

فتاوی ہذا کی اس اشاعت میں جملہ احکام بعینہ حسب سابق ہیں۔ اشاعت کا اسلوب جدید تعارفی کتاب میں ملاحظہ ہو۔ مجلس نے اس عظیم کام کی نزاکت۔ عظمت اور اہمیت کے پیش نظر بساط بھر کوشش کی ہے کہ عربی عبارت صحیح ہو۔ اُردو میں اس کے مفہوم کی ترجمانی محتاط ہو۔ سابقہ متعین شدہ عنوانات اور انکی شقوں میں نکھار ہو۔ حوالہ جات میں وضاحت وموزونیت ہو کتابت کاغذ اور طباعت معیاری ہو۔ نیز استفادہ میں آسانی بہم پہنچانے کیلئے اہم مقامات میں علماء کرام ومفتی صاحبان سے مشورہ کے بعد حسب ضرورت [illegible] پر ایسے معلوماتی۔ تائیدی اور وضاحتی مستند نوٹ بھی دیئے گئے ہیں جن سے دوسرے نسخوں کی عبارت کی نشاندہی۔ مندرجہ حکم سے [illegible] جلتے دوسرے احکام کی طرف اشارہ۔ مذکورہ حکم کی مثال۔ اسکی نوعیت وحیثیت کی وضاحت میں مدد ملتی ہے! اور اس محنت میں فتاوی ھذا کے دیگر نسخوں۔ فقہ وفتاوی کی کئی دوسری کتابوں۔ قدیم تراجم اور مستند عربی لغات سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

سیعرف قدر الترجمان وجهده ومحنته من یبتلی ببلا ئها

اعتذار واستدعا

تاہم مجلسِ سہو وخطا سے مبرّا نہیں ہے۔ ہمیں اپنی بے بضاعتی۔ تہی دستی اور علمی فرومائیگی کا احساس ہے۔ اہل علم حضرات اگر کہیں کوئی غلطی ملاحظہ فرمائیں تو درست فرما کر ممنون فرمائیں۔ اور اپنے زرین مشوروں سے سرفراز فرمانا چاہیں تو ناظم مجلس کو مطلع فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم وتب علينا انك انت التواب الرحيم۔ ربنا لا تؤاخذنا ان نسينا او اخطأنا وكف عنه لسان المجادلين اللهم هذا منك ولك فتقبله واجعله ذخيرة لنجاتی وثقلا فی میزانی واغفرلی ولوالدی ولجمیع اساتذتی ومشائخی ولمن سعی فیه۔ بحرمة سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم وعلى آله واصحابه اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين۔ آمین۔

بارگاہ [illegible] میں بغایت عجز وانکسار [illegible]

[illegible] اس گنہگار کیلئے میرے [illegible] کیلئے [illegible]

[illegible] لکل بنی الدنیا [illegible]

[illegible] بلغ فی علم الشريعة مبلغ [illegible]

دعا جو: خادم اہل السنۃ [illegible]

[illegible] موبائل [illegible]

[illegible] ملاحظہ ہوں اور سکران کی صورت میں اسکی نظیر کے متعلق حکم نمبر ۲۴/۳۲۴ ملاحظہ ہو (مترجم)